بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

(العنکبوت 69)

جولوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے۔

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life

Means یعنی

رَاہِ سُلُوک

The Polite & The Mystical Way of Life

مرتبہ

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

M.S. (ece), MIETE.

المعروف منیر پاشاہ قادری سابق مہتمم پولیس حیدر آباد

ناشر لطیف اکیڈمی پبلکیشنز، ٹولی چوکی حیدر آباد، انڈیا۔ فون 23568160

سلامِ خیر الانام ﷺ

نورِ ربّ العلیٰ سلام علیک — مصطفیٰ مجتبیٰ سلام علیک
یا نبی ﷺ آپ کے وسیلہ سے — خود خدا مل گیا سلام علیک
آپ ﷺ کی نسبت ہی سے ملتا ہے — یاں صلہ واں جزاء سلام علیک
جی رہے ہیں تمہاری الفت میں — یا حبیبِ خدا ﷺ سلام علیک
نظر رحمت ہو ہم غریبوں پر — جگ کے مشکل کشا سلام علیک
رحمت العلمین ہو تم ﷺ واللہ — گنجینۂ جود و عطا ﷺ سلام علیک
میں کیا میری حقیقت مولیٰ ﷺ — تم ﷺ پہ سب ہیں فدا سلام علیک
دیجئے اپنے در کی بھیک ہمیں — ہے یہ سب کی صدا سلام علیک

عاصی عاجز ہے قادریؔ یا نبی ﷺ
ہو نہ تم ﷺ سے جدا سلام علیک

لطیف قادریؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں انکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life)

یعنی

Means

رَاہِ سُلُوک

The Polite & The Mystical Way of Life

مرتبہ

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری M.S. (ece), MIETE.

المعروف منیر پاشاہ قادری سابق منتظم پولیس حیدرآباد

فرزند و جانشین

ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: لطیف اکیڈمی پبلیکیشنز، دولی چوکی، حیدرآباد، انڈیا۔ فون: 23568160

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسم تصنیف : صراطِ مستقیم یعنی راہِ سلوک

مرتبہ : الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، المعروف منیر پاشاہ

رسم اجراء بدست : حضرت محمد غوث محی الدین صدیقی قادری مدظلہ العالی
فرزند و جانشین بحر العلوم حسرت صدیقیؒ

اشاعت : محرم الحرام ۱۴۲۸ھ فبروری ۲۰۰۷ء

تعداد اشاعت : 1000 قیمت: -/15

کمپیوٹر کتابت : لمعان کمپیوٹر گرافکس
چھتہ بازار، حیدرآباد فون: 9440877806

ناشرین : لطیف اکیڈمی پبلکیشنز، ٹولی چوکی، حیدرآباد

ملنے کے پتے

1) **Lateef Academi,**
Quadri Manzil, H.No. 9-4-135/A/5,
7 Tomes Road, Toli Chowki, Hyderabd. Ph. 23568160

2) **Khaja Moinuddin Khaledi, Al-Quadri,**
Astan-e-Khaled, Barkas, Hyderabad. Ph. 24440135

3) **Dr. Abdul Quadeer Siddiqui,**
Astan-e-Izzat, Sidiqu Gulshan, Bahadurpura, Hyd.
Cell: 9885020348

4) **Lam'a_n Computer Graphics,**
Naser Commercial Complex, Chatta Bazar, Hyd. Cell: 9440877806

http://lateefacademy.page.tl
E Mail: lateefacademy@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صراط الذین انعمت علیہم

راہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا

﴿1﴾ فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	سلسلہ نمبر
3	فہرست مضامین (List)	1
9	دیباچہ (Introduction)	2
10	مقدمہ	3
14	"صراطِ مستقیم یعنی راہِ سلوک" تأثرات جناب نصر الحق القادری صاحب	4
15	حصہ اول Part I	
	جدول 1 ایمان (Belief) Flow-Chart 1	5
16	حمد باری تعالیٰ (The Praise of Almighty)	6
17	توبہ (Repentance)	7
	توبہ سے کیا مراد ہے؟	
	توبہ کرنے سے متعلق فرمانِ خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ بیان کرو؟	
	توبہ کرنے کا افضل طریقہ کیا ہے؟	
	توبہ کے مفید اثرات کیا ہیں؟	
20	تقویٰ (Abstinence)	8
	تقویٰ کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالیے؟	
	خوفِ الٰہی (خشیۃ اللہ) سے کیا مراد ہے؟ اس کے حصول کا طریقہ کیا ہے؟	

23	توکل علی اللہ (Trust in Allah)	9
	توکل الی اللہ سے کیا مراد ہے؟	
	توکل کی حقیقت وفضیلت اور بمطابق سنت توکل کا طریقہ بیان کرو؟	
25	Part II حصہ دوم	
26	حمد باری تعالی	10
27	ابتلاء (امتحان) (Trial)	11
	ابتلاء یا امتحان کیوں ضروری ہے؟ ابتلاء عموماً کن امور میں ہوتی ہے؟	
	ابتلاء یا امتحان کے وقت صبر وشکر کرنے والوں کیلئے کیا بشارتیں ہیں؟	
29	صبر (Patience)	12
	"صبر" اختیار کرنے سے کیا مراد ہے؟	
	"صبر" کن امور میں کرنا چاہیے؟	
	"صبر" کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول......؟	
30	تسلیم (Acceptance)	13
	مرتبہ تسلیم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ اس کی کیا فضیلت ہے؟	
31	رضا (Acquiescence)	14
	رضائے الٰہی کب اور کیسے حاصل ہوتی ہے؟	
	"تقدیر معلق" سے کیا مراد ہے؟ مثال کے ذریعہ سمجھاؤ؟	
32	تہذیب (تذکیہ) نفس (Refinement of Self)	15
	اختیار فضائل سے پہلے رذائل سے بچنا کیوں ضروری ہے؟	
	"تزکیہ نفس" یا "تہذیب نفس" سے کیا مراد ہے اور طریقہ انکا اصول بتاؤ؟	
	شریعت وطریقت پھر معرفت وحقیقت سے کیا مراد ہے؟	
	سرکار دوعالم ﷺ کس طرح اصحاب کرام کا تزکیہ نفس فرمایا کرتے تھے؟	

16	بعیت و اِرادت Premigiance & Devotion	37
	بیعت وارادت سے کیا مراد ہے؟	
	کسی "شیخ" کے ہاتھ پر بیعت کرنیکی کیا ضرورت؟	
	شیخ (مرشد) کیسا ہونا چاہیے؟	
	کیا ہر شخص کو "مرید" ہونا (بیعت کرنا) ضروری ہے؟	
	سلاسل قادری، چشتی، سہروردی اور نقشبندی وغیرہ کسطرح پیدا ہوئے؟	
	حصہ سوم Part III	43
17	نعت شریف :	
18	جدول 2 ایمانِ حقیقی Flow-Chart 2	
19	تصورِ شیخ (Conceptuation of Shaikh)	45
	"تصورِ شیخ" کی افادیت اور اہمیت کیا ہے؟	
	کیا تصورِ شیخ شرک یا کفر ہے؟	
	صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ کے مصداق کون ہیں۔	
	"تصورِ شیخ" سے مقصود کیا ہونا چاہیے؟ اسکا طریقہ وفائدہ کیا ہوتا ہے؟	
20	خطرات و دافع خطرات (Consideration & their prevention)	48
	خطرات سے کیا مراد ہے؟	
	خطرات انسان کو کتنے قسم کے آتے ہیں اور انکا نفسِ انسانی پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟	
	کیا خطرات قابلِ گرفت ہوتے ہیں؟	
21	توجہ (Will power or Attention)	52
	"توجہ" اور "قوتِ ارادی" سے کیا مراد ہے؟	

	نیک اور بدلوگوں کی قوتِ ارادی یا توجہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟	
	دیدارِ محبوب کیلئے کن اوصاف کی ضرورت ہے؟	
57	چلّہ کشی (Invocation of Tranquility)	22
	چلّہ کشی یا اعتکاف سے مراد اور اسکی سنتِ انبیاء علیہم السلام سے نسبت!	
	خیال کا ایک نقطہ پر آنا۔ خطرات کا دفع ہونا۔	
59	لطائف (Subtleties)	23
	لطائف سے کیا مراد ہے اور ان کے آثار (Effects) کیا ہیں؟	
	"لطائف ستہ" کیا ہیں؟ اجمالِ لطائف سے کیا مراد ہے؟	
	لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح کی تفصیل بیان کرو؟	
	لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح کی تفصیل بیان کرو؟	
67	حصہ چہارم Part IV	
68	اللہ مدد کریگا مولیٰ مدد کرے گا	24
69	ذکر (Invocation of Allah)	25
	ذکر کے متعلق احکامِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کے بارے میں بتاؤ؟	
	طریقہ قادریہ میں ذکر کیلئے زکوۃِ اسماء الٰہیہ توجہات کیساتھ کس طرح دی جاتی ہیں؟	
	ذکر کرنے کے متعلق احکامِ الٰہی اور آیاتِ قرآنی بیان کرو؟	
	بہ نگرانیٔ مرشدِ کامل "ذکرِ کثیر" کی اہمیت اور فوائد کو اختصاراً بیان کرو؟	
73	اقسامِ ذکر (Kinds of Invocation)	26
	ذکر کی دو قسمیں ذکرِ جہری اور ذکرِ خفی سے کیا مراد ہیں؟	
	ذکرِ جہری اور ذکرِ خفی کی کیفیات میں کیا فرق ہے؟	
	حضور ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کی اہمیت و فضیلت بتاؤ؟	
	تزکیہ قلب کیلئے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے کے طریقوں کے نام کیا ہیں؟	

77	اشغال	27
	اشغال سے کیا مراد ہے؟ اشغال کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	
	اشغال سے بالآخر کیسے بندے میں حبّ اللہ و رسول ﷺ پیدا ہوتی ہے؟	
	آخر یہ حبّ یا محبت ہے کیا؟	
79	Part V حصہ پنجم	
80	بے شک خدا دکھائیگا صورت رسول ﷺ کی	28
81	غنا (Religious Vocalization)	29
	غنا یا سماع سے کیا مراد ہے؟	
	کیا غنا کا اثر فطری و طبعی ہے؟ ایسا اثر کیا جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے؟	
	احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں غنا و سماع، شعر و نعت گوئی......؟	
	کیا سماع یا قوالی میں "وجد" طاری ہونے کا ماخذ قرآن و حدیث ہے؟	
87	قرب نوافل و فرائض (Supererogatory & Obligatory Proximity)	30
	قربِ نوافل اور قربِ فرائض سے کیا مراد ہے؟	
	امرِ الٰہی کے کتنے اقسام ہوتے ہیں؟ اور ان پر عمل کا احسن طریقہ کیا ہے؟	
	استخارہ کے بعد الہام اور کشف پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟!	
	استخارہ کے جواب آنے کی کیا صورتیں ہوتی ہیں؟	
	صراطِ مستقیم یعنی راہِ حق کونسا راستہ ہے؟ کیسے اس پر قائم رہا جاتا ہے؟	
	قربِ نوافل اور قربِ فرائض والوں میں کیا کوئی فرق ہوتا ہے؟	
93	فنائے افعال، صفات، ذات Extinction of Deeds, Attributes & Person	31
	فنائے افعال و صفات کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	
	یہ عمل کس طرح تزکیہ قلب کا باعث ہوتا ہے؟	

	فنائے ذات سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے مراحل میں حاصل کیا جاتا ہے؟	
	فناء کے بعد بقاء کے حصول کا کیا مطلب ہے؟	
	دوامِ حضور اور کمالِ حضور حالتِ بقاء کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	
96	سیر (Preambulation)	32
	سیر سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے قسم کی ہوتیں ہیں؟	
	فنافی الشیخ، فناء فی رسول اور فنافی اللہ کے کیفیات اور احوال کے مطلق......	
	کیا سیر فی اللہ ہر کسی کو میسر ہوتی ہے؟	
	اہلِ طریقت سالک حضرات کتنے طرح کے ہوتے ہیں؟	
99	تمثیل محبت (The Parable for Love)	33
	محبت کیلئے مجاز کو حقیقت کی تمثیل کے طور پر بیان کرو؟	
	تمثیل محبت میں کسطرح کثرت سے وحدت کی طرف راہ معلوم ہوتی ہے؟	
	تمثیل محبت میں کسطرح ایثارِ جان و مال عزت و آبروئی عبدیت کے لوازم......	
102	عبداللہ (Servant of Allah)	34
	رجوع الی اللہ کتنے طور سے کیا جاسکتا ہے؟	
	ایک عارف کب "عبداللہ" کہلاتا ہے؟	

جوابات کیلئے سوالات پر کلک (click) کریں۔

Please click on the relative question to read the answers.

Page No	Questions	S.No.
12	اس کتاب کے مقدمہ میں راہ سلوک کے مختلف اصطلاحات کو واضع کرو؟	1
18	تزکیہ نفس کو ایمان کے فلوچارٹ کے ذریعہ واضع کرو۔	2
	حمدِ باری تعالیٰ۔حضرت لطیف قادری قبلہ کی پیش کرو۔	3
19	توبہ کرنے سے متعلق فرمان خدا تعالی اور رسول ﷺ بیان کرو؟	4
21	توبہ کرنے کا افضل طریقہ کیا ہے؟	5
23	توبہ کے مفید اثرات کیا ہیں؟	6
23	:توبہ کے ساتھ اصلاحِ نفس و روح یعنی تقویٰ کس طرح اختیار کرنا چاہیے؟	7
23	تقویٰ کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالیے؟	8

24	خوفِ الٰہی اور خشیۃ اللہ سے کیا مراد ہے؟ ان صفات کے حصول کا طریقہ کیا ہے؟	9
24	خوف ورجا کے اعتدال پر ہونے کے فوائد اور بے اعتدالی کی صورت میں نقصانات بیان کرو؟	10
25	…ینے سے کیا مراد ہے؟ تقویٰ قائم رکھنے سے انسان کس طرح قرب الٰہی کے منازل طے کرتا ہے؟	11
26	توکل الی اللہ سے کیا مراد ہے؟	12
26	توکل کی حقیقت، وفضیلت کیا ہے؟ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق توکل کا طریقہ بیان کرو؟	13
27	توکل کے ساتھ ساتھ صبر اور تسلیم ورضا کا کیا ربط اور ضرورت ہے؟	14
28	حمدِ باری تعالیٰ۔حضرت عزّت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کرو۔	15
30	ابتلاء یا امتحان کیوں ضروری ہے؟ ابتلاء عموماً کن امور میں ہوتی ہے؟	16
31	ابتلاء یا امتحان کے وقت صبر وشکر سے کام لینے والوں کیلئے کیا کیا بشارتیں ہیں؟	17
31	ایثار (ابتلاء) میں پورے اترنے کی یعنی کامیاب ہونے کی بہتر مثال کن سے لی جا سکتی ہے؟	18
32	صبر اور اختیار سے کیا مراد ہے؟	19
32	صبر کن امور میں کرچاہیئے؟	20

33	"صبر" کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول اور دوسرے بزرگانِ دین کے اقوال کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہیے؟	21
33	مرتبۂ تسلیم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ اسکی کیا فضیلت ہے؟	22
34	رضائے الٰہی کب اور کیسے حاصل ہوتی ہے؟	23
34	"تقدیر کھلنے" سے کیا مراد ہے؟ مثال کے ذریعہ سمجھاؤ؟	24
35	فضائل کے اختیار کرنے سے پہلے رذائل سے بچنا کیوں ضروری ہے؟	25
36	"تزکیۂ نفس" یا "تہذیبِ نفس" سے کیا مراد ہے اور اس کے حصول کے طریقے کیا ہیں؟	26
37	شریعت و طریقت پھر معرفت و حقیقت سے کیا مراد ہے؟ کس طرح ان طریقوں پر عمل کیا جا سکتا ہے؟	27
39	سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اصحابِ کرام کا تزکیہ نفس فرمایا کرتے تھے؟	28
40	بیعت و ارادت سے کیا مراد ہے؟ بیعت کے اقسام اور اس کی ضرورت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	29
41	قرآن وحدیث اور کتبِ فقہ سب ہمارے سامنے ہیں۔ پھر کسی "شیخ" کے ہاتھ پر بیعت کرنیکی کیا ضرورت؟	30
42	شیخ (مرشد) کیسا ہونا چاہیے؟	31
43	کیا ہر شخص کو "مرید" ہونا (بیعت کرنا) ضروری ہے؟	32
44	مرید اپنے مرشد کو کیوں چاہتا ہے؟	33

44	یہ مختلف سلاسل' قادری' 'چشتی' سہروردی' اور نقشبندی وغیرہ کس طرح پیدا ہوئے؟	34
45	تہذیب نفس کیلئے اور تزکیہ قلب کیلئے بالترتیب کن صفاتِ حسنہ کی منازل طے کرنے کی ضرورت ہے؟	35
46	نعتِ شریف۔ حضرت خالد وجودی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کیجئے۔	36
47	تزکیہ قلب کو ایمانِ حقیقی کے فلو چارٹ کے ذریعہ واضح کرو۔	37
48	''تصورِ شیخ'' کی افادیت اور اہمیت کیا ہے؟	35
49	کیا تصورِ شیخ شرک یا کفر ہے؟	36
50	صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مصداق کون ہیں؟	37
50	''تصورِ شیخ'' سے مقصود کیا ہونا چاہیے؟ اس کا طریقہ اور فائدہ کیا ہوتا ہے؟	38
52	خطرات سے کیا مراد ہے؟	39
52	خطرات انسان کو کتنے طرح یا قسم کے آتے ہیں اور ان کا نفسِ انسانی پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟	40
53	کیا، خطرات قابلِ گرفت (سزا) ہوتے ہیں؟	41
53	''نظر بہ قدم، خلوت در انجمن'' سے کیا مراد ہے اور یہ عمل کس طرح دفع خطرات کے لئے موثر ہوتا ہے؟	42
54	دفع خطرات کے چند مجرب (Useful) طریقے کیا ہیں؟	43
56	''توبہ'' اور ''قوتِ ارادی'' سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعہ سمجھاؤ؟	44
56	نیک لوگوں اور بدلوگوں کی قوتِ ارادی یا توجہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟	45

58	خیالات کے ''تموج'' سے کیا مراد ہے؟	46
59	توجہ اور قوتِ ارادی سے متعلق چند اہم واقعاتِ صحابہ کرامؓ و اکابرانِ دین بیان کرو؟	47
61	کیا توجہ اور قوتِ ارادی، یہ سب باتیں مشائخین کی نکالی ہوئی اختراعات (نئی چیزیں) یا بدعات ہیں؟	48
62	''توجہ'' یا القاء کو ترقی دینے کے متعلق چند طریقہ بیان کرو؟	49
62	دیدارِ محبوب کیلئے کن اوصاف کی ضرورت ہے؟	50
63	چلہ کشی یا اعتکاف سے کیا مراد ہے؟ اس کی سنتِ انبیاء علیھم السلام سے کیا نسبت ہے؟	51
64	لطائف سے کیا مراد ہے اور ان کے آثار (Effects) کیا ہیں؟	52
64	'لطائف ستہ'' کیا ہیں؟ اجمالِ لطائف سے کیا مراد ہے؟	53
64	:لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح کی تفصیل بیان کرو؟	54
65	لطیفۂ نفس اور لطیفۂ سر کی تفصیل بیان کرو؟	55
66	لطیفۂ خفی اور لطیفۂ اخفیٰ کی تفصیل بیان کرو؟	56
67	حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے قول کے مطابق لطائف کے مختلف رنگ یا نور کیا کیا ہیں؟	57
67	لطائف کے متعلق حضرت سید آدم بنوریؒ کا قول بیان کرو؟	58
68		59

	حضرت مولانا جامیؒ اور حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ (مرشد حضرات یوسفینؒ) کے خیال کے مطابق آثارِ لطائف بیان کرو؟	
60	دل اور ارادہ کے متعلق حکماء (عارف Sage) کا کیا خیال ہے۔ طریقہ قادریہ میں ارادہ وخیال کی کیا اہمیت ہے؟ یعنی لطائف کی اصلاح کا کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے؟	68
61	حمدِ باری تعالیٰ۔ حضرت عزّت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کرو۔	71
62	ذکر کرنے کے متعلق احکامِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟	72
63	طریقہ قادریہ میں ذکر کیلئے زکوۃِ اسماء الٰہیہ توجہات کے ساتھ کس طرح دی جاتیں ہیں؟	73
64	ذکر کرنے کے متعلق احکامِ الٰہی اور آیاتِ قرآنی بیان کرو؟	73
65	کیا ذکر کرنے کے طریقہ عمل مختلف ہیں؟ اور ذکر کا انتخاب کرنا کن کا کام ہے؟	75
66	مرشدِ کامل کی نگرانی میں ''ذکر کثیر'' کرنے کی اہمیت اور فوائد کو اختصاراً بیان کریں؟	76
67	ذکر کی دو قسمیں ذکرِ جہری اور ذکرِ خفی سے کیا مراد ہیں؟	76
68	ذکرِ جہری اور ذکرِ خفی کی کیفیات میں کیا فرق ہے؟	77
69	ذکر کے دوسرے طریقوں کے نام بتاؤ؟	77
70	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوۃ وسلام پیش کرنے کی اہمیت و فضیلت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	78
72	تزکیہ قلب کیلئے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے کے چار جامع طریقوں کے نام کیا ہیں؟	78
73	ذکر چار ضربی کا طریقہ بیان کرو؟ اس ذکر سے کیسے خطرات دفع ہوتے ہیں اور ذکر نفسِ امارہ نفسِ مطمئنہ میں بدل سکتا ہے؟	79
74	ذکر سہ ضربی کا طریقہ اور اس کے فوائد بیان کرو؟	79

75	اشغال سے کیا مراد ہے؟ اشغال کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	81
76	اشغال سے بالآخر کیسے بندے میں حب اللہ ورسول ﷺ پیدا ہوتی ہے؟	81
77	آخر یہ حب یا محبت ہے کیا؟	81
78	نعتِ شریف۔ حضرت عزّت صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کرو۔	83
79	غنا یا سماع سے کیا مراد ہے؟ عشق و محبت کیسے جذبات ابھارنے میں غناء کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	84
80	کیا غنا کا اثر فطری وطبعی ہے؟ ایسا اثر کیا جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے؟	85
81	کیا احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں غنا وسماع، شعر ونعت گوئی کے واقعات ملتے ہیں؟	86
82	سماع یا غنا، گانا، ایک طبعی چیز ہے اور طبعی چیز کے متعلق دینِ اسلام میں کس طرح تائید آئی ہے؟	88
83	کیا سماع یا قوالی میں 'وجد' طاری ہونے کا ماخذ قرآن وحدیث ہے؟	88
84	قربِ نوافل اور قربِ فرائض سے کیا مراد ہے؟	90
85	امرِ الٰہی کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟ اور ان پر عمل کرنے کا احسن طریقہ کیا ہے؟	90
86	استخارہ کے بعد الہام اور کشف پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟ استخارہ کن باتوں (کاموں) پر کیا جاتا ہے؟	91
87	''استخارہ'' کا جواب آنے کی کیا صورتیں ہوتی ہیں؟	92
88	صراط المستقیم یعنی راہِ حق کونسا راستہ ہے؟ کیسے اس صراط مستقیم پر قائم رہا جاتا ہے؟	93

89	قربِ نوافل اور قربِ فرائض والوں میں کیا کوئی فرق ہوتا ہے جبکہ دونوں سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے؟	94
90	فنائے افعال وصفات کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ یہ عمل کس طرح تزکیہ قلب کا باعث ہوتا ہے؟	96
91	فنائے ذات سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے مراحل میں حاصل کیا جاتا ہے؟	97
92	فناء کے بعد بقاء کے حصول کا کیا مطلب ہے؟ حالتِ بقاء سے کیا امتیاز حاصل ہوتا ہے؟	97
93	دوامِ حضور اور کمالِ حضور کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟	98
94	سیر سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے قسم کی ہوتیں ہیں؟	99
95	فنافی الشیخ، فناء فی الرسول، اور فنافی اللہ کے کیفیات اور احوال کے مطلق تم کیا جانتے ہو؟	99
96	کیا سیر فی اللہ ہر کسی کو میسر ہوتی ہے؟ برزخ کبریٰ وواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور ضرورت بیان کرو؟	100
97	اہلِ طریقت سالک حضرات کتنے طرح کے ہوتے ہیں؟	100
98	محبت کیلئے مجاز کو حقیقت کی تمثیل کے طور پر بیان کرو؟ کہ اس میں کس طرح تفرید سے توحید کی طرف اشارہ نکلتا ہے؟	102
99	تمثیل محبت میں کس طرح کثرت سے وحدت کی طرف راہ معلوم ہوتی ہے؟	103
100	تمثیل محبت میں کس طرح ایثار جان و مال عزت و آبرو ہی عبدیت کے لوازم تصور ہوتے ہیں؟	103
101	اِس تمثیل میں ہر ایک کے حقوق کی ادائی کے ساتھ کس طرح فناء و بقاء کے	104

105	رجوع الی اللہ کتنے طور سے کیا جا سکتا ہے؟	102
105	ایک عارف کب ’’عبداللہ‘‘ کہلاتا ہے؟	103
106	عارفین کے مختلف اقسام پائے جانے کی کیا وجہ ہے؟	104
106	حقیقت میں کون ’’عبداللہ‘‘ کہلانے کا مستحق ہے؟	105

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿2﴾ دیباچہ (Introduction)

الشیخ خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ •

2/ مئی (1919) تا 24/ جون (1972)

پدرِ ماجد سیدی و مُرشدی ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مؤمن علی شاہ قادری چشتی کا شمار حیدرآباد کے سادات گھرانے کے نامور صالحین واقطابِ زمانہ میں ہوتا ہے حضرت قبلہؒ اپنے جدِ اعلیٰ حضرت محبوب سُبحانی غوث ِاعظم الشیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیدائی و نورِنظر ہیں۔ آپؒ کی پوری زندگی بہترین اخلاق و کردار صبر و شکر الٰہی کا نمونہ رہی۔ آپؒ کو ربُّ العزت حق سبحانہ تعالیٰ نے قلبِ سلیم اور چشمِ بیناؔ سے سرفراز فرمایا۔

بے شمار مُریدیں معتقدین آپؒ کی تعلیم وتربیت اور صُحبتِ بابرکت سے فہمِ صحیح اور تزکیہ نفس سے آراستہ ہوتے رہے۔ مجھ کمتر پر بھی آپؒ کی خُصوصی کرم نوازیاں ہیں۔ اُسی سلسلہ تعلیم کو عام فہم انداز میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی ضرورت کے پیش نظر مجھ فقیر حقیر نے یہ درسی کُتب کی ترتیب و اِشاعت کے اہم کام کی شروعات کی ہے اور بفضل تعالیٰ دینیاتی اور اخلاقی نظریہ فکر کی تکمیل میں کُتب عرفانی شائع کئے جارہے ہیں جو نہایت عام فہم ہیں۔ بلکہ حسب ضرورت انگریزی الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

گوکہ یہ کام انتہائی مشکل ہے لیکن میرے والدین کے منشأ کی تکمیل ہے میں اس نصابی کتاب کو جو باشعور بچوں اور طالب حق حضرات کیلئے "صراطِ مستقیم یعنی راہِ سلوک" سے متعارف کرانے کے طور پر ترتیب دی گئی ہے میرے پدرِ ماجد عالی مقام سیدی حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ کی نذر کرتا ہوں۔ اور اِسے اُنکی کی نظر کرم کا صلہ تصور کرتا ہوں۔ نیز جو کتب زیرِ طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر حسب ذیل کتب ہیں۔

۱) مراءاتِ معراج المبارک ۲) غزواتِ نبوی ﷺ ۳) فضائلِ رمضان المبارک
۴) طریقہ ومسائلِ حج وعمرہ ۵) آسان علم تجوید قرآن ۶) کشکولِ قادریہ (خانقاہ حسانیہ)
۷) نقشِ قدم رسول ﷺ (أئمہ ومجتہدین اور فنِ حدیث کے متعلق)

اور جو کتب جو شائع ہو چکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ توحید ورسالت ۲۔ دینیات واخلاقیات

۳۔ ارکان دین ۴۔ آسان تجوید وقراءت قرآن مجید

مزید ٹیلی ایجوکیشن (Tele-Education) کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیو سی ڈیز اور کیسٹ خود میری اپنی آواز میں تیار ہو رہے ہیں تا کہ قرآن فہمی کو خصوصاً طلباء و طالبات میں عام کیا جا سکے۔ بفضلِ تعالیٰ یہ بہت مقبول ہو رہے ہیں۔

آخر میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے مرشدین کامل کے وسیلہ وطفیل میں میری سعی کو اپنی مقبولیت سے سرفراز فرمائے اور میری جانی انجانی کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین! خادم

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

سابق مہتمم پولس حیدرآباد M.S (ece), MIETE.

محرم الحرام ۱۴۲۸ء فبروری ۲۰۰۷ء

﴿3﴾ مقدمہ

(PREFACE)

نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِهِ الکَرِیم

امابعد ﴿1﴾ فَاَعُوذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

شَرَعَ لَکُم مِّنَ الدِّینِ مَاوَصّٰی بِهٖ نُوحًا وَّالَّذِیٓ اَوحَینَآاِلَیکَ وَمَاوَصَّینَابِهٖٓ

اِبرَاهِیمَ وَمُوسٰی وَعِیسٰٓی اَن اَقِیمُوالدِّینَ وَلَا تَتَفَرَّقُوافِیهِ (شوریٰ 13)

ترجمہ:- تمہارے لئے دین کی وہ راہ ڈالی جس کا حکم اس نے (اللہ نے) نوح علیہ السلام کو دیا اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور جسکا حکم ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیا کہ دین ٹھیک رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

☆ اِس آیت سے مراد شریعت ہے۔ شریعت کیا ہے؟ احکام الٰہی کے مطابق ہر ایک کا

حق ادا کرنا۔ شریعت (Exoteric observance) سے ظاہری اصلاح (تربیت) (Physical Reform) ہوتی ہے۔

﴿2﴾ اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (سورۃ الفاتحۃ5)

صراط یعنی طریق یا راستے کو کہتے ہیں۔

☆ لہذا طریقت (Esoteric Practice) کیا ہے۔راہ خدا پر چلنا۔یعنی اللہ کی خاطر (اسکی رضا کیلئے) کام کرنا، گویا دل بہ یار دست بہ کار (یعنی خلوت در انجمن رہے)۔

☆ پس حقیقت (Cognizance of Truth) کیا ہے۔حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھنا۔یعنی اللہ تعالیٰ کی حضوری (کے احساس) میں ہر وقت رہنا۔احساس ترقی کرتا ہے تو شعور بن جاتا ہے۔

☆ رات دن اللہ کی دھن میں رہنا محویت (Absorption) ہے اُسکے مقابل سَہو (Omission or negligence) ہے۔ رات دن اُس کی یاد ہے۔یاد میں دل شاد ہے۔

☆ عبدیت (servitute): اس سے مراد دوام حضور اور کمال حضور کے ساتھ (with the vision & Presence of Allah) حقوق اللہ اور حقوق العباد ملحوظ رکھنا کہ محبت کا پہلو تباہ نہ ہونے پائے۔ ''عشق اللہ، یاد اللہ'' پر قائم رہنا بڑی دولت ہے۔

☆ انسان کے اعمال، اُس کی نیت یا خیالات یا ارادہ پر مبنی ہوتے ہیں۔لیکن انسان کے ذہن میں خطرات (Consideration) کا ہجوم رہتا ہے۔یاد رہے کہ خطرہ وہ ہے جو آئے اور چلا جائے۔جب خطرہ پکا ہو جاتا ہے یعنی ارادے میں بدل جاتا ہے تو یہ قابلِ پُرسش ہے گو کہ اُس پر ابھی تک عمل کی صورت نہیں آئی۔مگر عمل کی صورت میں سزا زیادہ ہوگی۔ خطرات تین قسم کے ہوتے ہیں۔

☆ خطرۂ نفسانی (Anima's Consideration): اِس میں انسان اپنے ضروریاتِ جسم کا طالب رہتا ہے جیسے کھانا، پینا، نفسانی خواہشات، آرام طلبی وغیرہ۔ نفس اور شیطان کی کوشش اور کشمکش بھی خواہشات ہی ہوتے ہیں۔ نفس اور شیطان کا خطرہ' نفس اَمّارہ (Villainous Anima) کا نتیجہ ہوتا ہے۔جو بُرے کاموں کی طرف مائل (Incline) کرتا ہے۔

☆ خطرۂ مَلکی (Angelic Consideration): اِس میں انسان کو فرشتے (مَلک) ہمیشہ اچھی باتوں کی طرف ہدایت اور بُری باتوں سے بچنے کیلئے مُتنبہ (Alert) کرتے رہتے ہیں۔

یہ صفت ''نفس لوامہ'' کی ہے۔ یعنی نفس امارہ ترقی کرتا ہے تو نفس لوامہ ہو جاتا ہے۔

☆ خطرۂ رحمٰن (Beneficent's Consideration): اس میں انسان ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ یہہ کام ''نفس مطمئنہ'' (Satisficed Anima) کا ہوتا ہے یعنی ''نفس لوامہ'' (Concious Anima) ترقی کرتا ہے تو ''نفس مطمئن'' ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسکو چاہے عطا کرتا ہے۔

☆ یہی تو تہذیب نفس اور تزکیہ قلب (Refinement of Anima and Heart) ہے کہ نفس امارہ ترقی کر کے نفس لوامہ اور پھر بالآخر نفس مطمئنہ ہو جائے جس کو بندہ راہِ سلوک طے کر کے ہی یعنی اللہ کی راہ میں مجاہدہ (کوشش) کر کے ہی پا سکتا ہے۔

☆ اسطرح راہِ سلوک میں بندہ شریعت سے طریقت پھر حقیقت اور معرفت کے منازل (تقوئ) طے کرتا ہے، مگر کسی پاک نفس عارف کی نگرانی میں جسکے ہاتھ پر وہ بیعت کرتا ہے۔

☆ بیعت ایک معاہدہ ہے کہ بندہ تمام برائیوں سے توبہ کرتا ہے۔ اور دل سے اُس توبہ پر عمل پیرا رہنے کا ارادہ کرتا ہے۔

☆ کمال مجاہدہ: یہ دوسرے معنوں میں ''کمال سلوک'' ہی ہے'' جو کمال حضور'' پر دلالت کرتا ہے اور جسکی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں رہنمائی فرمائی۔ جبرئیل علیہ السلام نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ احسان ہے کہ تم خدا کی عبادت اسطرح کرو گویا تم اُس (اللہ) کو دیکھ رہے ہو۔ اگر بظاہر تمہیں دکھائی نہیں دیتا تو اس بات پر یقین کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ آدمی مرتبہ احسان پر اُسوقت پہونچتا ہے جب وہ سیدھا راستہ (صراطِ مستقیم) اختیار کرتا ہے۔ اپنے حال کی اصلاح اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اپنے دل کی اچھی طرح نگہبانی کرتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جو سانسیں نکلیں اُنکا نگہبان رہے اور اس بات پر یقین کرے کہ اللہ اپنے دل کے قریب ہے۔ میرے تمام حال سے وہ واقف ہے۔ احوال کو دیکھ رہا ہے۔ میری تمام باتوں کو وہ سنتا ہے۔ یہہ ہی تو صراط مستقیم اور راہ سلوک ہے۔ جس پر چل کر انسان کا علم الیقین، عین الیقین میں پھر حق الیقین میں ترقی کرتا ہے۔ یعنی اُس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب (Close) بن جاتا ہے۔ مگر ہوشیار رہے کہ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی

(حدیث) یعنی اللہ دیتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم قاسم ہیں، تقسیم کرتے ہیں اور پھر وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدہ 35) کے فردِ اعلیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اگر کوئی فنافی اللہ بھی ہو جائے تو وہ فی الرسول ہی ہو سکتا ہے یعنی رسول ﷺ کے توسط سے ہی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا علم ہو سکے۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اچھی عینک کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاف ہو کر اللہ کو دکھا دیتے ہیں، اور وہ سمجھتا ہے کہ میں راست اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔

نہ اُٹھا ہے نہ اُٹھے گا کبھی بیچ سے پردہ
تو اَئے نورِ خدا [ﷺ] بیشک حجاب رُوئے وحدت ہے
(حسرت صدیقی)

☆ میں نے اپنے بھائیوں کے اُصرار پر اور محلے کی مسجد کے مُصلیان جن میں جناب اعظم صاحب، جناب ہاشم صاحب ہیں اُن کی خواہش پر یہ سعی کی ہے کہ صراطِ مستقیم کے اہم تقاضوں اور طریقوں کو بیان کروں۔ چنانچہ اس رسالہ کی تکمیل میں تفسیر صدیقی اور نظام العمل فقراء تصنیف بحرالعلوم مولانا محمد عبد القدیر صدیقی ؒ صاحب حسرت (جو میرے مرشد قبلہ ہیں) اور ''غنیۃ الطالبین'' تصنیف محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اِستفادہ کیا گیا ہے۔ اسکی تحریر میں جناب محمد شجاعت اللہ خان صاحب، کمپیوٹر کمپوزنگ میں جناب سید شاہ عبد القادر حسینی سلمان قادری صاحب کی بہت محنت رہی جن کا ممنون ہوں۔ گو کہ ہر چند یہ کوشش کی گئی ہے کہ کوئی سہو نہ ہونے پائے۔ پھر بھی اگر کوتاہی نظر آئے تو متنبہ فرمائیں تو مشکور رہونگا تاکہ اُس کا سدباب ہو سکے گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے میری اِس سَعی کو قبول فرمائے اور ملت کے بھائیوں اور خود مجھے اِس سے اِستفادہ اُٹھانے کی توفیق فرمائے۔ آمین!

خادم

فقیر سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی القدیری
M.S (ece), MIETE.
فرزند و جانشین ڈاکٹر خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

﴿4﴾ صراطِ مستقیم یعنی راہِ سلوک

اللہ جل شانہ قادری صاحب کے فیضانِ قلم کو جاری وساری رکھے آمین۔

اس سوال نامہ کی تیاری پر میری طرف سے اُن کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش ہے۔اس کو دیکھنے سے جو برکتیں حاصل ہوئیں اور جو کیفیتیں آتی جاتی رہیں ان کا تعلق کسی اور دنیا سے ہے۔

در سینہ نصیرالدینؒ جز عشق نمی گنجد
ایں طرفہ تماشہ ہیں دریا بحباب اندر

میرے خیال میں یہ سوالنامہ ایک ریفرنس اور ریمائنڈر کی حیثیت سے اس علم کے کسی بھی منزل پر فائز شخصیت کیلئے ایک مفصل ومبسوط کتاب سے زیادہ مفید ہے۔

نصر الحق القادری

(محترم جناب سید غوث محی الدین حسینی نصر الحق القادری
ابن مولوی سید علی حسینی علی رحمۃ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دکھادیتا ہے

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life)

Means یعنی

رَاہِ سُلُوک

The Polite & The Mystical Way of Life

حصہ اول

Part I

﴿6﴾ حمد باری تعالیٰ

مقصدِ دل تو تیری رُویت ہے　　چھپا پَردے میں تو یہ حکمت ہے
جلوہ گر تو ہی سارے عالم میں　　ہر طرف تیری ہی تو صورت ہے
کاش، جانے یہ بندۂ خاکی　　ذات کو اپنی جو حقیقت ہے
سارے مسئلوں کا ایک ہی حل ہے　　تیری مرضی میں سب کی نصرت ہے
نہیں موجود جب کہ تیرے سوا　　قطرہ دریا ہی فی الحقیقت ہے
پائے تجھ ہی کو جو ہر اک شئے میں　　دیکھو توحید اُنکی فطرت ہے
ہوا ظاہر حجاب میں ایسا　　ہر جگہ بس تیری حکومت ہے
خود ہوا اپنے آپ پر شیدا　　عشق ہی حسن کی علامت ہے
ذکر و یاد و فراق میں تیرے　　بھولے خود کو تیری عنایت ہے
خوشبو احمد ﷺ کی یہ بتاتی ہے　　بوئے عالی ہی بوئے وحدت ہے

قادری تم غلام ہو جس کے
مظہرِ تام عالی ہمت ہے

لطیف قادری

Back to Questions

﴿5﴾

تذکیہ نفس

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ایمان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

[۱] اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سیدھی راہ چلا، راہ شریعت و طریقت یعنی راہ سلوک طے کرنا

[۲] علم ظاہری و اصلاح ظاہری۔ رذائل سے اجتناب یعنی غیر اللہ سے ہٹنا۔ تقویٰ اختیار کرو

توبہ
Page No. 17

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ

(پوچھ لیا کرو اہل علم حضرات سے)

گرانی پیر کامل
Page No. 83

ذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ
Page No. 67

فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ

(اللہ کا ذکر کرو کثرت سے، اللہ کی طرف ایک قدم آگے بڑھاؤ، دس قدم تمہاری طرف بڑھا جائیگا۔

تقویٰ
Page No. 20

وَاتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ

توبہ کے بعد پرہیز کرنا اور ناجائز سے بچنا

تزکیہ نفس
Page No. 32

اِبتلا (آزمائش)
Page No. 27

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

اور ہم تمہارا امتحان لینگے۔ کچھ خوف سے کچھ بھوک سے اور نا داری سے، یعنی مال و جان سے اور پیداوار کے نقصان سے

توکل علی اللہ
Page No. 23

(وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ)

صبر سے مقاصد کو اللہ ہی پر رکھے

نفس امارہ
Page No. 49

صبر
Page No. 29

[۱] صبر علی البلاء [۲] صبر عبادت کی تکلیف پر

[۳] صبر دشمن سے تکلیف اور خواہشات پورے نہ ہونے پر

(صبر میں تکلیف ہوتی ہے گو اسے سہتا ہے۔ مگر لذت نہیں)

اپنے تمام کام اللہ کے سپرد کر دو

نفس لوامہ
Page No. 49

تسلیم
Page No. 30

(طبیعت میں صبر پر ناگواری بھی ہے اور پیرا ئی کی لذت بھی ہے)

اللہ تعالیٰ کی دادو دہش (تعریف و شکر) کرے

تقدیر پر کھلا پن ہی چیز ہے

نفس مطمئنہ
Page No. 49

رضا
Page No. 31

وَرِضْوَانُ اللّٰهِ

یعنی اب صبر میں لذت ہی لذت ہے گویا کہ خوشی کا احساس ہے، درد و غم کا اثر

فقیر و خادم

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی القدیری

M.S. (ece), MIETE.

سابق مہتمم پولیس حیدرآباد

فرزند و جانشین

ڈاکٹر حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادری

Back to Questions

﴿7﴾ توبہ

Repentence

سوال 1: توبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: عربی میں توبہ کے معنی ہیں بازگشت یعنی جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے کسی کام سے توبہ کرلی تو مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اُس کام سے باز آ گیا۔ بچ گیا۔

شرع میں توبہ کے معنی ہیں برے کاموں سے باز آ کر نیک کاموں کی طرف متوجہ ہونا ہے "توبہ نصوح" سے مراد ہے کہ توبہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔ جس میں ذاتی غرض نہ پائی جائے۔ بلکہ صرف اللہ کی رضا کیلئے ایسا کرے (جس طرح کہ گناہ کو اختیار کرتے وقت اُسے اپنی نفس کی خاطر اختیار کیا تھا۔) تاکہ اس شخص کا خاتمہ نیکی پر ہو۔ اور توبہ آخر وقت تک سلامت رہے۔

سوال 2: توبہ کرنے سے متعلق فرمانِ خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ بیان کرو؟

جواب: وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّاتِ (شوریٰ 25)

یعنی، اللہ وہی ہے جو بندے کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور اسکے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

☆ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ (حدیث)

Back to Questions

یعنی توبہ سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

☆ اللہ تعالیٰ تین طرح سے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

۱) گناہوں کو چھپا دیتا ہے۔ ۲) (ختم) مٹا دیتا ہے۔

۳) نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

سوال ۹: توبہ کرنے کا افضل طریقہ کیا ہے؟

جواب : بندہ جب خدا کا راستہ چلنا چاہتا ہے تو پہلے اپنی گزشتہ غفلت، اپنی بے حکمی، نافرمانی پر نادم (Repent) ہوتا ہے۔

☆ پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہے یا مانگتا ہے۔ اسطرح دل سے پکا ارادہ کرتا ہے۔ اور منہ سے اقرار کرتا ہے کہ آئندہ خدا کی نافرمانی نہ کرونگا۔ پھر بندگان خدا کے حقوق کی تلافی کرتا ہے۔ اور ان سے معافی مانگتا ہے۔

☆ اس طرح بندے کا توبہ کرنا ایک بہترین اور اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ عمل ہے۔

☆ ایک نیک آدمی بھی توبہ کرتا ہے، یہ اس میں خشیۃ اللہ (Awesome of Allah) ہونے کے اثر کا اظہار ہے۔

☆ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دن میں ۷۰ مرتبہ توبہ فرماتے ہیں، باوجود اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں یعنی گناہ کو آپ ﷺ تک رسائی نہیں ہے۔

☆ ہم کو بھی چاہیے ضرور توبہ کرتے رہیں۔ کم از کم دن میں ۱۰۰ مرتبہ یا پھر ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد، یہی سنت عمل ہوگا۔

Back to Questions

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "توبہ کرنے والے لوگوں کی صُحبت اختیار کرو۔ اِس لئے کہ اُن کے دِل نرم ہوتے ہیں۔"

☆ توبہ کرنا یعنی ماضی (Past) پر ندامت (Repentence) اور مستقبل (Future) میں اَحکامِ دین پر اِستقامت (Stability)، نہایت بڑا فعل (عمل) ہے۔

سوال 4: توبہ کے مفید اثرات کیا ہیں؟

جواب: توبہ کا اَثر گناہوں کو ڈھانک دیتا ہے۔ مٹا دیتا ہے۔ نیکی سے مُبدل کر دیتا ہے۔ یہ سب توبہ کی قوت پر منی (depend) ہے۔

سوال 5: توبہ کے ساتھ اصلاحِ نفس وروح یعنی تقویٰ کس طرح اختیار کرنا چاہیئے؟

جواب : توبہ کیساتھ اِنسان کو اپنی اِصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِنسان رُوح وتَن کے مجموعہ کا نام ہے۔ تَن (جسم) کی اِصلاح شریعت وطریقت سے ہوتی ہے اور رُوح کی اِصلاح حقیقت اور معرفت سے ہوتی ہے۔

☆ جسم اپنے حوائج (ضروری چیزوں) کو طلب کرتا ہے۔ جیسے کھانا، پینا، بیوی کا حق ادا کرنا وغیرہ

اِس مثال پر غور کریں جسم بمنزل گھوڑا ہے۔ گھوڑے کو دانہ چارہ نہ ڈالو تو وہ بیٹھ جاتا ہے۔ زیادہ کھلاؤ تو شریر ہو جائیگا۔ لہذا شہسوار کو چاہیے کہ گھوڑے کو دانہ چارہ دے۔ اُسکو دوڑائے۔ اُسکو آرام طلب نہ ہونے دے۔ مگر اُسکے آرام کا خیال بھی رکھے۔ تاکہ گھوڑے کی صحت برقرار ہے۔ اگر کھانے پینے سے مَست ہوکر دولتّیاں جھاڑنے لگے یا بک مارنے لگے تو اُسکا دانہ چارہ کم کر دے۔ اور کاوِے دیکر

Back to Questions

(دوڑا کر) اُسکو تھکا کر راستے پر لائے۔

☆ دیکھو تھوڑے کھانے پر راضی ہونا قناعت (Contenment) ہے۔زیادہ طلبی حرص (Greediness) ہے اور آرام طلبی سے انسان کاہل اور بیکار ہو جاتا ہے اور برے کاموں کا ارادہ کرتا ہے۔

☆ توبہ کے بعد دوسرے خواہشات نفسانی (carnal desires) اپنی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں۔ جس چیز کو ترک کردیا تھا پھر اُسی میں مبتلا (involve) کرنا چاہتے ہیں۔

☆ بندہ کا اپنے آپ کو ناجائز کاموں کا نہ کرنے دینا ہی ''تقویٰ'' کہلاتا ہے۔ لہٰذا اب تقویٰ کی ضرورت ہوتی ہے۔

﴿8﴾ تقویٰ

Abstinence

سوال 8: تقویٰ کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالیے؟

جواب: ''تقویٰ'' کی ابتداء توبہ کرتے ہی شروع ہوجاتی ہے۔ ہر ایک چیز جس سے نقصان ہو اُس سے بچنا ''لوازمِ تقویٰ'' سے ہے۔ یعنی کم کھانا کم سونا، کم بولنا، بیکار گفتگو یا لوگوں کی برائی نہ کرنا ''تقویٰ'' میں شامل ہے۔ دیکھو! دوسروں کی تنقید کرنا اور اپنی تنقید (Criticise) بھول جانا حماقت (Stupity) کے سوا کیا ہے

☆ ترکِ واجب یعنی جو کام فرض و واجب ہوں اُنکو ادا نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

ارتکابِ حرام یعنی جو کام ناجائز ہوں اُن کاموں میں ملوث (Involve) ہونا بھی گناہ ہے۔

Back to Questions

لہٰذا اُن دونوں سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔ جو تقویٰ کے لوازم (Requirement) ہیں۔

سوال 7: خوفِ الٰہی اور خشیۃ اللہ سے کیا مراد ہے؟ ان صفات کے حصول کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: گناہ گار، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہے۔ یہ **خوفِ الٰہی** (Fear of Allah) ہے۔

☆ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال و کمال (exaltation) سے **مرعوب** (awe-inspire) ہوتے ہیں۔ یہ خشیۃِ الٰہی (رعب یا دبدبہ الٰہی) ہے۔

☆ دیکھو! خوف بمنزلِ دوا (Medicine) کے ہے جو ایک نیک بندہ کو گناہ کے ارتکاب (Commit) کرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے تا کہ توبہ کرلے۔

☆ محبت یعنی حُبُّ اللہ بمنزلِ غذا (Food) کے ہے جو ایک نیک بندہ کو اللہ تعالیٰ کی کبریائی (بڑائی) کے احساس کا نتیجہ ہے تا کہ خشیۃ الٰہی اختیار کرلے۔ لہٰذا دوا (خوف) کا استعمال ضرورتاً ہو جب اس سے گناہ سرزد ہو اور غذا (حب اللہ) ملحوظ ہر وقت ہونا چاہیے۔

☆ مسلمان کا ایمان بین خوف و رَجا (اُمید) رہتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے خوف اور اُمید دونوں برابر ہوں۔ یہی اعتدال (Balance) کا راستہ ہے۔

سوال 8: خوف و رجا کے اعتدال پر ہونے کے فوائد اور بے اعتدالی کی صورت میں نقصانات بیان کرو؟

جواب: "خوف" میں زیادتی، انسان کو مایوسی کا شکار بنا دیتی ہے اور کبھی اللہ کا نافرمان بنا دیتی ہے۔

☆ رجاء (امید) کی زیادتی، انسان کو کاہل اور اللہ سے غفلت میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اور کبھی، اللہ سے بد اعتقادی اور شرک کرنے پر مائل کرتی ہے۔

Back to Questions

☆ اسلام کا راز (Secret) فکر وعمل میں ہے۔ علم بغیر عمل کے وبال (Burdon) ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی وضلال (Astrag) ہے۔

سوال 9: تقویٰ کو ترقی دینے سے کیا مراد ہے؟ تقویٰ قائم رکھنے سے انسان کس طرح قرب الٰہی کے منازل طے کرتا ہے؟

جواب: اسلام میں ہمیشہ تقویٰ پر زور دیا جاتا ہے کہ مُضر (Harmful) چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ مسلمان جب تقویٰ اِختیار کرتا ہے پھر اُس پر قائم ہو جاتا ہے تو اعتدال کا راستہ اِختیار کرتا ہے اور وہ ترقی کرتا ہے۔

☆ اسطرح وہ شریعت سے طریقت پھر حقیقت ومعرفت کے منازل طئے کرتا جاتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ گویا وہ ''علم الیقین'' (ایمانِ حقیقی) سے ''عین الیقین'' (مشاہدہ) اور پھر ''حق الیقین'' (فناء وبقاء) پر فائز ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اُسکے ''تقویٰ'' پر قائم رہنے کی وجہ سے اسکا ''نفس امارہ''، ''نفسِ لوامہ'' اور پھر ''نفس مطمئنہ'' ہو جاتا ہے۔

☆ جو نفس مطمئنہ ہو وہ دوسروں کے نفوس کا تزکیہ (Purify) کرنیکے قابل ہوتا ہے۔ اور منصبِ رُشد وہدایت اُدا کر سکتا ہے۔

☆ پھر اُسکے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی تائید ہوتی ہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (توبہ، ورد) یعنی اللہ تعالیٰ تقویٰ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

☆ جب انسان تقویٰ پر قائم ہو جاتا ہے تو اُس کو ہر منزل (وقت) پر ''توکل علی اللہ'' کرنا پڑتا ہے۔ یعنی اَب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

Back to Questions

﴿9﴾ توکل علی اللہ

Trust in Allah

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سوال 10: توکل الی اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہ بات ظاہر کہ انسان کی بہت سی حاجتیں (Needs) اور مقاصد (Aimes) ہیں۔ اور اُن کو حاصل کرنے کیلئے اپنی سعی (کوشش یا تدبیر) کو موثر (Effective) سمجھنا غلطی ہے۔

☆ بلکہ اپنے حاجات کے پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرنا ہی "توکل علی اللہ (TRUST)" کہلاتا ہے۔

☆ کام نہ کرنے کا نام توکل نہیں۔ کام نہ کرنا تو آرام طلبی ہے اور اپنی قوتوں (Abilities) کو جو اللہ تعالیٰ کے عطایا (Bestowals) ہیں، بیکار کر دینا ہے۔ اسطرح عطایائے الٰہی کی سخت ناقدری ہوگی۔ بلکہ جائز اور صحیح وسائل اختیار کر کے صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ (اعتماد) کرنا "توکل" ہے۔ اور یہ سنتِ رسول ﷺ بھی ہے۔

☆ اگر کوئی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور اعتماد رکھتا ہے تو وہ (اللہ) بغیر وسائل کے بھی دے سکتا ہے۔

☆ توکل کرنے والے کے تمام کاموں کو اللہ تعالیٰ پورا کرتا ہے۔

سوال 11: توکل کی حقیقت وفضیلت کیا ہے؟ اور سنت رسول ﷺ کے مطابق توکل کا طریقہ بیان کرو؟

Back to Questions

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ ایک معمولی کام جیسے جوتے کی ڈوری ٹوٹ جائے تو پہلے اللہ سے رجوع کرو، اور پورا بھروسہ رکھو، پھر موچی (Cobbler) کی خدمت سے استفادہ (فائدہ حاصل) کرو۔ معلوم ہوا کہ تدبیر (Effort) کے اِختیار کرنیکے باوجود اللہ تعالیٰ ہی پر اِعتماد و اُمید رکھنا یہی "توکل" کے لوازم (Assentials) ہیں۔

☆ توکل کرنے کی ایک اعلیٰ مثال حضرت یعقوب علیہ السلام کے اُس عمل سے نمایاں ہوتی ہے کہ آپؑ نے باوجود اِس اطلاع کے کہ حضرت یوسف علیہ السلام (اُن کے لڑکے) کو بھیڑیے نے کھالیا ہے، اللہ تعالیٰ پر اپنے اعتماد و توکل میں فرق نہیں لایا اور پھر تقریباً چالیس (40) سال تک اللہ پر بھروسہ کرتے رہے کہ انشاء اللہ وہ ضرور یوسفؑ سے ملیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنکو دوبارہ یوسف علیہ السلام سے ملایا۔ سورۃ یوسف میں اِس بات کا تذکرہ ہے۔

☆ "توکل" تو یہ ہے کہ اپنے آپکو یعنی اپنے ہر معاملہ کو خدا پر چھوڑ دے کہ خدا جو چاہے کرے۔ ہاں مناسب وسائل اختیار کرسکتے ہیں۔

سوال 12: توکل کے ساتھ ساتھ صبر اور تسلیم و رضا کا کیا ربط اور ضرورت ہے؟

جواب: توکل کرنے کے وقت جو تکلیف ہوتی ہے اُسے محسوس کرنا "صبر" (Patience) ہے۔ اُس تکلیف کو خوشی سے برداشت کرنا "تسلیم" (Acceptance) ہے اور تکلیف اُٹھاتے وقت مزہ لینا "رضا" (Acquiescence) ہے۔ گویا اِس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک افیون (Opium) کھانے والا باوجود کڑوی ہونے کے مزہ لیتا اور خوش رہتا ہے۔

☆ جب بندہ اپنے تمام کاموں کو پورا کرنیکے لیے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے لگتا ہے تو پھر اُس کا امتحان شروع ہوجاتا ہے۔ یہی "ابتلاء" (اِمتحان) ہے۔

Back to Questions

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life)

Means یعنی

رَاہِ سُلُوکُ

The Polite & The Mystical Way of Life

حصہ دوم

Part II

Back to Questions

﴿10﴾ حمد باری تعالیٰ

تیری دھن رہے مجھے اے خدا تیری شان جل جلالہٗ
مجھے ہے تو تیرا ہی آسرا تیری شان جل جلالہٗ

گو ہزاروں ہیں مرے گناہ تیری چشم لطف میں ہیں پنہاں
تو معاف کر مری ہر خطا تیری شان جل جلالہٗ

مجھے تیری یاد میں ہو سرور میرے دل میں بھر دے تو اپنا نور
میرا دل بنے تیرا آئینہ تیری شان جل جلالہٗ

میری آنکھ میں رہے تو بسا مجھے ہو نظارہ اَیْنَمَا
میرے روز و شب رہیں پرفضا تیری شان جل جلالہٗ

تو لطیف ہے تو کریم ہے تو جلیل ہے تو عظیم ہے
مجھے اپنے فضل میں لے چھپا تیری شان جل جلالہٗ

تو علیم ہے تو حکیم ہے تو بصیر ہے تو قدیر ہے
تیری حکمتوں سے کر آشنا تیری شان جل جلالہٗ

مجھے رحمتوں میں لپیٹ لے مجھے ہر طرف سے سمیٹ لے
مجھے ایسا قرب تو کر عطا تیری شان جل جلالہٗ

میں محمدی ہوں محمدیؐ میرا کام تجھ سے ہے عاجزی
مجھے بندگی میں ملے مزہ تیری شان جل جلالہٗ

تجھے یاد کر کے جیوں سدا مرے جان و دل ہوں تیرے فدا
زہے عزت یہ تیری صدا تیری شان جل جلالہٗ

عزت صدیقی

Back to Questions

﴿11﴾ اِبتلاء

﴿امتحان.................Trial﴾

سوال 13: ابتلاء یا امتحان کیوں ضروری ہے؟ ابتلاء عموماً کن امور میں ہوتی ہے؟

جواب : جب اللہ تعالیٰ ملاحظہ فرماتا ہے یعنی دیکھتا ہے کہ بندہ کے خیالات دُرست ہیں اور خدا پر اُسکا اِعتماد قوی (Strong) ہے اور بندہ اسکی (اللہ کی) فرمابرداری کررہا ہے تو اَب اُس بندے کا امتحان (Trial) شروع ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ 155)

ترجمہ:— اور ہم تمہارا امتحان لینگے۔ کچھ بھوک سے اور ناداری سے، کچھ مال وجان سے اور پیداوار کے نقصان سے اور بار آوری (بارش) کی کمی سے۔ اور صبر کرنے والوں کو بشارت وخوشخبری دو۔

☆ دنیا تمام دشمن ہو جاتی ہے اور اُسکو اللہ تعالیٰ مصائب (Troubles) اَمراض (Deseases) فاقے (Hunger) اور احتیاج (Indigence) میں مبتلا کرتا ہے اور الہام (Inspiration) کرتا اور فرماتا ہے کہ تمکو میری اطاعت (فرمانبرداری) کرنی چاہیے نہ کہ مجھے تمہاری۔ ایک طرف سے مفلسی (Poverty) آتی ہے اور ایک طرف سے امراض (Deseases)۔ یہ حالت بڑی ناگوار (Unpleasent) ہوتی ہے۔ اور اُس وقت ''صبر (Patiene)'' کی ضرورت ہوتی ہے۔

Back to Questions

☆ تکالیف کو اور مصائب کو بادلِ ناخواستہ (خاموشی سے) برداشت (Tolerate) کرنیکا نام ہی تو "صبر" ہے۔

سوال 14: ابتلاء یا امتحان کے وقت صبر وشکر سے کام لینے والوں کیلئے کیا کیا بشارتیں ہیں؟

جواب : بشارت (خوشخبری) ہے صبر وشکر کرنیوالوں کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(سورۃ البقرہ آیت 156، 157)

ترجمہ:- وہ جن کو کچھ مصیبت پہونچتی ہے تو کہتے ہیں (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ) ہم تو اللہ کی مِلک ہیں اور اُسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنکو اُنکے ربّ کی طرف سے ثواب ورحمت ہے اور یہی ہیں (کامیاب) راہ یاب (سیدھے راستے پر)۔

☆ گو کہ ابتلاء (امتحان) کے وقت ایمان اور صراط مستقیم پر قائم رہنا صابروں کا کام ہے اور اُنکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت شامل حال ہوتی ہے۔

سوال 15: ایثار (ابتلاء) میں پورے اترنے کی یعنی کامیاب ہونے کی بہتر مثال کن سے لی جاسکتی ہے؟

جواب: دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت بی بی ہاجرہ "قربانی اور صفاء ومروہ کے درمیان دوڑنا جیسے اعمال میں اِبتلاء اور صبر کی بہترین مثال موجود ہے۔ اور اُن کے اِن اعمال کی نقل کرنا ہمارے لئے حج میں عبادت بنادی گئی۔

☆ "اعتماد علی اللہ" میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

Back to Questions

☆ بندہ جب یہ محسوس کرتا ہے کہ اسوقت ایسا ہی ہونا تھا اور کچھ ممکن نہیں تھا۔ جو کچھ کر رہا ہے، اللہ اچھا ہی کر رہا ہے۔ یہی "تقدیر کا" کھلنا ہے۔ اس میں بڑا لطف آتا ہے۔ آگے چل کر بندہ تسلیم و رضا کی منزلیں طے کرتا ہے۔

﴿12﴾ صبر ...... Patience

سوال ۱۶: "صبر" اختیار کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: توکل اور ابتلاء (امتحان) کے وقت تکالیف اور مصائب کو محسوس کرنا مگر اسکو برداشت کرنا ہی تو "صبر" ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ۔ (البقرہ ۱۵۳)

"اللہ تعالیٰ صابروں سے محبت کرتا ہے۔"

دیکھو! صبر کے زمانے میں دل و خیال کو نقطۂ اعتدال (Balance) پر رکھنا مردانِ خدا کا کام ہے۔

☆ قرآن میں ہے "اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ" (البقرہ ۱۵۳) (اے ایمان والو! صبر اور صلوٰۃ (نماز) سے مدد طلب کرو بیشک اللہ تعالیٰ صابروں کیساتھ ہے۔)

سوال ۱۷: "صبر" کن امور میں کرنا چاہیئے؟

جواب: "صبر" تین قسم کا ہوتا ہے۔

۱) خدا کیلئے صبر یعنی احکام خدا بجالانے اور عبادت کی مشقت (تکلیف) پر صبر۔

۲) "صبر" اللہ کے ساتھ۔ یعنی تقدیر پر۔ مصیبت و بلاء پر۔ دشمن سے تکلیف پہنچنے اور خواہشات پورے نہ ہونے پر۔

Back to Questions

۳) ''صبر'' خدا کے اُوپر یعنی روزی کے کشادہ (زیادہ) ہونے کی امید پر اور آخرت کے ثواب کے وعدہ پر۔

سوال ۱۵: ''صبر'' کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول اور دوسرے بزرگانِ دین کے اقوال کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ''صبر'' ایمان کا سر (Head) ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ بزرگوں کا ارشاد ہے ''صبر'' یہ ہے کہ انسان خدا کی راہ میں ثابت قدم (Firm) رہے۔ یعنی احکام الٰہی اور سنت نبوی پر مظبوطی سے قائم رہے۔

☆ صبر کی عادت ڈالو: نماز پڑھو، دربار خداوندی میں حاضر ہوتے رہو، وہ تمہارے ساتھ ہے۔ تمکو تمام مشکلات میں کامیابی عطا کریگا۔ یہی تو سیدھا راستہ ہے ۔یعنی صراط مستقیم ہے جو سب راستوں سے چھوٹا (Shortst) ہے جس پر چل کر مقصد تک جلد پہونچ جاؤ گے۔

﴿13﴾ تسلیم ...... Acceptance

سوال ۱۶: مرتبہ تسلیم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ اس کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: بندہ جب تکالیف کو برداشت (صبر) کرنے کا عادی ہو جاتا ہے اور اُسکو احکام الٰہی کی ادائی میں کسی قسم کی گرانی (بار) نہو تو اس حالت کو ''تسلیم'' کہتے ہیں۔

بالفاظ دیگر بندہ احکام الٰہی کو بلا انکار اور کراہت قبول کرلے تو اُس کا نام ''تسلیم'' ہے۔

Back to Questions

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' قریب ہے کہ تم جس چیز کو اپنے حق میں مکروہ (ناپسند) جانتے ہو وہ تمہارے لئے نیک (اچھی) ہو۔ اور جسے تم اپنے حق میں نیک سمجھتے ہو، وہ تمہارے لئے بُری ہو۔ خدا ہی اِس اَمر (بات) کو جانتا ہے تم نہیں جانتے۔'' (القرآن)

☆ لہذا تمہارے دین ودنیا کی نیکی (بھلائی) کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ تقدیرِ الٰہی پر شاد (خوش) رہنا ''تسلیم'' کہلاتا ہے۔ ایسی حالت میں بندہ غم (Sorrow) سے آزاد ہو جاتا ہے۔

﴿14﴾ رضا......Acquiscence

سوال 20: رضائے الٰہی کب اور کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: بندہ جب تکالیف برداشت کرنے کا عادی (Habituated) ہو جاتا ہے اور اُحکامِ الٰہی پر عمل کرنا اس پر سہل (Easy) ہو جاتا ہے یہاں تک کہ تکلیف میں مزہ لیتا ہے' جیسے کڑوی افیون (Opium) کھانے والا اُسکا مزہ لیتا ہے۔ اِس لطف (مزہ) اُٹھانے کا نام ہی ''رضا'' ہے۔ رِضْوَانٌ مِنَ اللّٰہِ اَکْبَر یعنی خدا کی رضامندی بڑی چیز ہے۔ (آلِ عمران 15) اب اُس کیلئے حزن (Grief) ہے نہ ملال (Affliction) ہے۔

سوال 21: ''تقدیر کھلنے'' سے کیا مراد ہے؟ مثال کے ذریعہ سمجھاؤ؟

جواب: **حدیث** : کسی نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تکلیف کو سیدھے ہاتھ سے لیتا ہوں اور راحت کو بائیں ہاتھ سے، تو امام حسن عالی مقام رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' خدا

Back to Questions

اَبوذر غفاریؓ پر رحم فرمائے۔ میں تو رَنج و راحت سب کو سیدھے ہاتھ سے لیتا ہوں۔ یعنی مجھے رنج و راحت میں کوئی امتیاز (فرق) نہیں رہا۔ یہ ہے مقام کُلْتَا یَمِیْنَ اللّٰهُ کا یعنی "اللہ کے دونوں ہاتھ سیدھے ہی ہیں"۔ اور یہ مرتبہ "تسلیم و رضا" ہے۔ اس منزل میں بندہ پر تقدیر کھلتی ہے اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہے۔ اس طرح اُسکا عمل حکم الٰہی کے تابع ہو جاتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ راضی ہے مسلمانوں سے اور وہ راضی ہیں اُس (خدا) سے" (مائدہ 118 توبہ 105) پھر فرمایا "میں مسلمانوں کو بشارت دیتا ہوں ساتھ رحمت اور رضامندی کے" (توبہ 21)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے پر راضی ہوا۔ اُس نے ایمان کا مزا چکھا۔ (حدیث)

☆ جو شخص رضائے الٰہی پر راضی رہے، وہ تقدیر الٰہی (Destiny) پر اعتراض نہیں کرتا۔

☆ قضاء (Fate) پر راضی ہونا، دنیا کی بہشت (جنت) ہے۔ جو شخص "رضا" سے آراستہ ہوا، خدائے تعالیٰ اُسے بزرگی کا بڑا درجہ عطا فرماتا ہے۔

﴿15﴾ تہذیب (تزکیہ) نفس

Refinement of Corporeal Self

سوال 22: فضائل کے اختیار کرنے سے پہلے رذائل سے بچنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: فضائل (virtues) سے متعلق جو اعمال ہیں وہ نجات کا سامان ہیں۔ فضائل کے مقابل (Against) رذائل (sins) ہیں جو ہلاکت (Fatality) کا باعث ہیں۔ اُن رذائل سے

Back to Questions

اِجتناب (بچنے) کی ضرورت ہے۔ رذائل جو زبان سے متعلق (Related) ہیں جیسے جھوٹ (lie) غیبت (Back Biting)، چغلخوری (Talk Bearing)۔ اور جو رذائل دل سے متعلق ہیں جیسے تکبر (Pride)، عُجب یعنی خود پسندی، حسد (Jea lousy) یعنی دوسروں کا زوال چاہنا، ریاکاری (Hyprocrisy) یعنی دکھاوے کی عبادت۔ اور دوسرے رزائل میں زِنا (Adultry) قتل (Killing)، شراب خوری، جوابازی (Gambling)، وغیرہ ہیں۔ پہلے اِن سب برائیوں سے بچنے کی شدید ضرورت ہے۔

جس طرح صحت کیلئے دوائیں کھانے سے پہلے نقصاندہ چیزوں سے پرہیز کی ضرورت ہے پھر دوا کھانی چاہئے۔ اُسی طرح اوّل رزائل (Sins) سے بچنا چاہئے پھر فضائل (Vertues) پر عمل پیرا رہنا فائدہ بخش ہوتا ہے۔

سوال 23: ''تزکیۂ نفس'' یا ''تہذیبِ نفس'' سے کیا مراد ہے اور اس کے حصول کے طریقے کیا ہیں؟

جواب: یادرکھو! انسان میں کی تین طرح کی قوتیں (Vigours) ہیں۔

ا۔ غضبی (Rage) ۲۔ شہوی (Passion)
۳۔ عقلی (Intellegence)

ا۔ **قوت غضبی** (Vigour of Rage) : یعنی دوسروں سے نہیں ڈرنا۔ یہ قوت اعتدال (Balance) پر ہو تو ''خودداری یا شجاعت'' (Bravery)، زیادہ ہو جائے تو ''ظلم'' (cruelty) اور کم ہو جائے تو بزدلی (Cowardiness) پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ **قوت شہوی** (Vigour of Cornal Passion): اِس قوت کی زیادتی سے ''عیش پرستی'' (Luxuary)، کمی سے ''جمود'' (Lack of Vitality) اور اعتدال (Balance) سے پاکدامنی (Modesty)۔ پیدا ہوتی ہے۔

Back to Questions

۳۔ **قوت عقلی** (Vigour of Intelligence): اِس قوت کی زیادتی سے ''مکاری'' (Cunning) اور کمی سے ''بیوقوفی'' اور اِعتدال (Balence) سے ''حکمت'' یا عقل سلیم (Wisdom) حاصل ہوتی ہے۔

خوب سمجھو! قوتِ غضبی ''قلب'' (Heart) سے متعلق (Related) ہے۔ قوتِ شہوی ''جگر'' (Liver) سے متعلق ہے۔ اور قوتِ عقلی ''دماغ'' (Brain) سے متعلق ہے۔ اِن قوتوں سے مختلف جذبات وخصائل (Qualities) پیدا ہوتے ہیں۔ اِن ہی جذبات (Immotions) کو اِعتدال پر رکھنا' اُنکی تہذیب (Refinement) ہے۔ یہی تہذیب شرعی مقصود بھی ہے۔ یعنی یہی ''تزکیہ نفس'' کہلاتا ہے۔

☆ یاد رکھو! ایک بار امتحان میں پاس ہو چکے ہو تو اَب بے فکری ہے۔ نہیں، نہیں۔ اِمتحان کا سلسلہ تازیست (زندگی بھر) رہیگا۔ کیونکہ ایک دشمن پہلو میں (ساتھ ہی) ''نفس'' ہے اور ایک گھات میں (چھپا) ''شیطان'' بیٹھا ہے موقع پاتے ہی اپنا کام شروع کر دیتے ہیں یعنی بہکانا اُنکا کام ہے۔

اِن دونوں دشمنوں سے باخبر اور اُن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ (Refuge) میں رہنے کی ضرورت ہے۔ کسی کامل شیخ کی نگرانی میں خطرات سے واقف ہونے اور دفعِ خطرات یعنی وساوس کا سدباب کرنیکی ضرورت ہے۔

سوال 24: شریعت وطریقت پھر معرفت وحقیقت سے کیا مراد ہے؟ کس طرح ان طریقوں پر عمل کیا جا سکتا ہے؟

جواب: دفعِ خطرات کیلئے توبہ، تقوی، توکل علی اللہ، صبر اور نیز تصور شیخ ''۔''

Back to Questions

چھلہ کشی۔(اعتکاف) لطایف، توجہ، ذکر، اشغال مفید ہوتے ہیں۔یہ اُمور(اعمال) شریعت وطریقت سے متعلق (Related) ہیں۔

دفعِ خطرات کے بعد "قرب نوافل اور فرائض" کے ذریعہ نفس کو مہذب بنانے کی ضرورت ہے۔ جو حقیقت اور معرفت سے متعلق ہے۔ یہ سب راہ خدا طے کرنے کے طریقے ہیں۔ اِن کو راہ سلوک کہتے ہیں۔اسکے متعلق علم،علمِ لدنی (باطن) یا علم تصوف ہے۔جس کا ماخذ (Base) قرآن وحدیث ہے جو اصل اُصول (Basic principle) اور تمام سلاسل (اہلِ طریقت) کا متفق علیہ (Commonly accepted) طریقہ ہے۔ طریقہ عمل میں ایک سلسلہ دوسرے سلسلہ سے جدا ہوتا ہے۔گو کہ اُن کی تعلیمِ وعقیدہ صحیح آپس میں جدا نہیں ہوتی۔

تہذیب نفس کی ضرورت واہمیت ان آیات قرآنی سے معلوم ہوتی ہے۔

ا۔قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (الاعلی۔۱۱) یقیناً با مُرادھوا، فلاح پایا جو پاک نفس ہوا۔

۲۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج (آل عمران۔۱۶۴)

ترجمہ: بے شک اللہ نے مومنین پر احسان فرمایا، جب اُن کے اندر اُن ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُنہیں اُس کی (اللہ کی) آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کو پاک نفس کرتا۔اور اُنہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

"یُزَکِّیْھِمْ" سے معلوم ہوتا ہے علم اور چیز ہے، "تزکیہ نفس" اور چیز۔صرف باتوں اور واعظ بیان سے "تزکیہ نفس" نہیں ہوتا۔ یہ عملی چیز ہے، روحانی چیز اور نفسانی

Back to Questions

چیز ہے۔ اسلیئے کاملین شیوخ کی صحبت توجہ کی ضرورت ہے۔

سوال 25: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اصحابِ کرامؓ کا تزکیہ نفس فرمایا کرتے تھے؟

جواب: سرکارِ دو عالم ﷺ نے کسی کو سینۂ مبارک سے لگایا۔ کسی کے سینہ پر ہاتھ مارا۔ کسی کے دامن میں اشارہ سے کچھ عطا کیا اور وہ اپنے سینے کو لگائے۔ اکثر جو آپ ﷺ کی صحبت عالی میں آیا وہ ایمان کے ساتھ نوازا گیا۔

☆ ''تزکیہ نفس'' دو طرح کا ہوتا ہے۔

ا۔ توجہ خاص سے (Attention/Will Power)

۲۔ صحبت نیک سے (Vertuous Companionship)

بہرِ حال سالکانِ طریقت کا راستہ نامعلوم راستہ ہے، یعنی مجاہدہ کا راستہ ہے۔ اسلیئے سیدھی راہ پانے کیلیئے مرشدِ کامل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو ہدایت (Guid) کرنے والا ہو۔ اور ایسی کشش رکھتا ہو جو انسان کو اللہ کی طرف کھینچے۔ مُرید کو مجاہدہ کرنے اِخلاص اور راستی اختیار کرنے کے راستے بتائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 56) یعنی ''جو لوگ خدا کی راہ میں کوشش (مجاہدہ) کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی راہ دیکھا دیتے ہیں''۔ ہادی مطلق (Absolute Guide) تو اللہ تعالیٰ ہے اور جو شخص صدق دل سے پیرِ کامل کی نگرانی میں اِس باب (راستہ) میں کوشش کرتا ہے تو خدا اَپنے فضل سے اُسکو کبھی محروم نہیں رکھتا۔

Back to Questions

﴿16﴾ بیعت وارادت

PROMIGIANCE & DEVOTION

سوال 26: بیعت وارادت سے کیا مراد ہے؟ بیعت کے اقسام اوراس کی ضرورت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب: قرآن شریف میں ہے۔

[۱] اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهِ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (الفتح آیت۱۰)

[۲] لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةُ (الفتح آیت۱۸)

ترجمہ: [۱] ”بیشک جولوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہی ہاتھ اُنکے ہاتھوں پر ہے۔“

[۲] ”یقیناً اللہ اُن مومنین سے راضی (خوش) ہوگیا جو درخت کے نیچے تمہاری بیعت کرتے ہیں۔“

☆ ”بیعت“ ایک معاہدہ (Promigance) ہے۔ کسی اہم بات کی تاکید پر بیعت لی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی مسلمان ہوتا تو بیعت کرتا، توبہ کرتا تو بیعت لی جاتی۔ بیعت عورتوں سے بھی لی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

”یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَاجَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥ (سورہ الممتحنۃ 12 پارہ 28)

ترجمہ:- اے پیغمبر! تمہارے پاس ایماندار عورتیں تمہارے ہاتھ پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گی اور نہ سرقہ چوری کریں گی۔ اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ بہتان اور تہمت لگائیں گی۔ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے (یعنی کھلم کھلا) اور نہ تمہاری نافرمانی کریں گی کسی بات میں (ایسی بات جو دستور کے موافق ہے جس کو سب جانتے ہیں) تو اُن سے بیعت لو اور ان کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کرو، بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

☆ بعض دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور اُس کے رسول کی محبت میں ثابت قدم رہنے کیلئے بیعت لی۔

سوال 27: قرآن وحدیث اور کتبِ فقہ سب ہمارے سامنے ہیں۔ پھر کسی "شیخ" کے ہاتھ پر بیعت کرنیکی کیا ضرورت؟

جواب: اسکے لئے اِن مثالوں پر غور کرو۔

(۱) حساب (Maths) ایسا یقینی علم ہے کہ بمشکل کوئی دوسرا علم ایسا یقینی و قطعی ہوسکتا ہے۔ مگر حساب کی تعلیم بھی اُساتذہ (Teachers) سے حاصل کی جاتی ہے تب کہیں اُس میں مہارت (Expertiy) حاصل ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آدمی کو اپنی غلطی معلوم نہیں ہوسکتی۔ اُستاد شاگرد کی غلطی کو پکڑتا جاتا ہے اور متنبہ (ware) کرتا اور نگرانی کرتا رہتا ہے۔ جب دُنیاوی کاموں میں اُستاد کی ضرورت ہوتی ہے تو (سلوک) راہِ خدا میں اُستاد روحانی (یا شیخ) کی ضرورت کیوں نہ ہوگی۔ بیشک ہوگی۔

(۲) اُسی طرح کسی اہم مقدمہ (Case) میں ہر روز ایک وکیل (Advocate) بدلا جائے تو نہ پیروی برابر ہوسکتی ہے اور نہ کامیابی کی توقع ہے۔ کیا قانون کی کتابیں دیکھ کر

Back to Questions

مقدمہ کو چلا سکتے ہیں؟ نہیں ہر کام میں ایک شخص ماہر (Expert) ہوتا ہے اُسی پر اعتماد کر کے اپنے تمام مقدمات (Cases) و معاملات (Dealings) کو اُسکے حوالے کرنیکی ضرورت ہے۔

سوال 28: شیخ (مرشد) کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: مریدی کی غرض اور مقصد کو پورا کرنے کی قابلیت رکھنے والا ہو۔ شیخ یا مُرشد کچھ قرآن شریف کے احکام کی آیتیں اور حدیث وفقہ کے ضروری مسائل سے واقف ہو۔ اور کسی تجربہ کار ہستی کے فیضِ محبت سے باریاب (مستفید) ہو کر سرفراز (Exalted) ہوا ہو۔

اچھا مُرشد وہ ہو سکتا ہے، جسکی صحبت میں فضول خیالات سب بند ہو جائیں۔ اور آدمی کا خیال خدا اور رسول کے ساتھ وابستہ (Connected) ہو جائے۔

☆ اس مثال پر غور کرو۔

(۱) پانی میں ایک کنکر (Gravel) ڈالیں تو اُس سے تھوڑا تموج (Vibration) اور چھوٹا دائرہ (Circle) پیدا ہوتا ہے۔ اگر بڑا پتھر ڈالیں تو اُس سے زیادہ تموج اور بڑا دائرہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک کنکر اور ایک پتھر دونوں بہ ایک وقت ڈالیں تو پتھر، کنکر کے تموج کو اپنے تموج میں مضمحل (ختم) کر دے گا۔

(۲) اسی طرح معمولی خیالات اور کمزور یقین والا شخص، کسی کامل کی صحبت میں بیٹھنے سے اُسکے واہی تباہی خیالات معدوم (ختم) ہو جائینگے۔ اور وہ قوی ارادے والے کامل شخص کے اثرِ صحبت سے متاثر ہو جائیگا۔ الغرض شیخِ کامل کی صحبت کی ضرورت اور اُسکے اثرات ناقابلِ انکار ہیں۔

صحبت صالح ترا صالح کند   صحبت طالح ترا طالح کند

(نیک صحبت اختیار کرنے سے آدمی نیک ہو جاتا ہے۔ اور بری صحبت سے برا ہو جاتا ہے۔)

Back to Questions

☆ اگر بے گناہ شخص بھی اُستغفار (توبہ) کرلے تو یہ اُسکے حق میں اچھا ہی ہوگا۔

ایک دفعہ ایک صحابی رسول نے سرکار کے دست (ہاتھ) مبارک پر بیعت کی اور کچھ دیر بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی بیعت کرلو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے بیعت کرلی۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مضائقہ (حرج) ہے پھر بیعت کرلو۔

سوال 29: کیا ہر شخص کو "مرید" ہونا (بیعت کرنا) ضروری ہے؟

جواب : ایک شخص رذائل (برائیوں) سے مجتنب (بچنا) اور وصائف (اچھائیوں) سے متصف (Decorate) ہونے کو ضروری سمجھتا ہے اور اُنکو ایک اعلیٰ معیار (Standard) پر اُدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپ اِسکو ضروری نہ سمجھیں تو آپکو محرومیت مبارک۔ بزرگوں کا مقولہ ہے۔

مَنْ لَاشَیْخَ لَهُ فَیَشْخَهُ الشَّیْطَانَ یعنی "بے پیر کا پیر شیطان ہوتا ہے"۔

☆ قرآن شریف میں ہے۔

وَلَوْاَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُ وْ كَ فَاسْتَغْفَرُو اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابَارَّحِيْمًاo (النساء 64)

ترجمہ: "اے پیغمبر ﷺ! اور وہ لوگ جو اپنے نفسوں پر ظلم کریں اور تمہارے پاس آئیں تو تم اُن کیلئے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔ جب رسول ﷺ اُنکے لئے استغفار کرینگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنیوالا پائینگے"۔

☆ دیکھو لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابَارَّحِيْمًا کی علت (شرط) تو وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ ہے۔ اِس سے تو صاف معلوم ہو رہا ہے کہ اکیلے اور تنہا استغفار کرنے سے

Back to Questions

کام نہیں چلتا۔ کسی روشن دل شخص کی دعائیں لینی چاہئے۔

☆ جب تک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نہیں فرمائے تھے، آپ ﷺ خود دعائے مغفرت فرماتے تھے۔ اب جب کہ جاہلوں کی آنکھوں سے پردہ فرمایا ہے تو اُن کا جانشین اُن کا قائم مقام، دعائے مغفرت دیگا جسکی اُمید قبولیت ہے۔

☆ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہ بڑی چیز ہے۔ یعنی حدیث میں ہے اللہ کے واسطے محبت رکھنے والوں کیلئے نور کا منبر لگایا جائیگا۔ جس پر پیغمبر بھی غبطہ (آرزو) کرینگے۔

سوال 30: مرید اپنے مرشد کو کیوں چاہتا ہے؟

جواب: اللہ کے واسطے چاہتا ہے۔ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہ دونوں کے درمیان میں رہتا ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ یعنی جو جس کو چاہے (محبت کرے) وہ اُسکے ساتھ، تم جسکو چاہو اُسکے ساتھ۔ قرآن شریف میں یہ بھی ہے اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (الطور) یعنی اولاد اگر عمل میں کم بھی ہیں تو اللہ تعالی اُنکو اُنکے ماں باپ سے ملا دیتا ہے"۔ یہ مرید بھی روحانی اولاد ہیں۔ ان شاء اللہ مریدین اپنے مرشد سے ملحق (Join) ہو جائینگے۔ اُنکے ساتھ اُٹھیں گے۔ جہاں مرشد رہینگے وہیں مرید بھی رہینگے۔

سوال 31: یہ مختلف سلاسل 'قادری' 'چشتی' 'سہروردی' اور نقشبندی وغیرہ کس طرح پیدا ہوئے؟

جواب: اسکا جواب یہہ ہے کہ قرآن وحدیث سے اِستنباط (Interpretation) کرنیوالے فقہا (Authorised Muslim Jurist) جس طرح مختلف ہیں اور کوئی حنفی، کوئی شافعی، کوئی مالکی اور کوئی حنبلی ہے۔ اسی طرح راہ سلوک طے کرنیوالے بھی قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی وغیرہ ہیں۔ جنکے طریقے ذکر و اشغال کسی قدر جدا مگر

Back to Questions

عقیدہ کے لحاظ سے ایک اور صحیح العقیدہ ہوتے ہیں۔

☆ لوگوں کے مذاق (پسند) مختلف ہوتے ہیں۔ انکے طبائع (Nature) جدا ہوتے ہیں کسی کو شوخی (Humour) اور محبت پسند ہوتی ہے۔ اور کسی کو متانت (soberness) و سنجیدگی۔ اسطرح کسی میں محبت کسی میں توحید کسی میں عبدیت کا زور ہوتا ہے۔ ہر ایک اپنے ہم مذاق شیخ کو ڈھونڈتا ہے۔ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا (البقرہ ۱۴۸) ترجمہ: ہر ایک کیلئے توجہ کی ایک سمت (راستہ) ہے اللہ اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔

☆ بعض شیوخ مختلف خانوادوں (سلسلوں) کے اجازت یافتہ ہوتے ہیں۔ اور اُصولی تعلیم (Basic Education) سے بہرہ ور (واقف) ہوتے ہیں دیکھو یہ اللہ کا فضل عظیم ہے جسے چاہتا ہے دیدیتا ہے۔

☆ اعتقاد صحیح (True Faith) تہذیب نفس (Purification of self) اور دوام حضور (ہر وقت اللہ کی حضوری) تمام سلاسل کا متفق علیہ (Common Way) ہے۔

سوال 32: تہذیب نفس کیلئے اور تزکیہ قلب کیلئے بالترتیب کن صفاتِ حسنہ کی یا منازل طے کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: تہذیب نفس (Refinement of Corporeal Self) کیلئے سب سے پہلے "توبہ" ہے پھر "تقویٰ" پھر "توکل" پھر "صبر" پھر "تسلیم" و رضا ہے۔ جن کا بیان ہو چکا۔ تہذیب نفس کے بعد "تزکیہ قلب کیلئے قرب نوافل و فرائض" پھر "فنائے افعال" پھر "فنائے صفات" پھر "فنائے ذات" اور آخر میں "عبدیت" ہے۔ جنکے متعلق آگے بیان کیا جائے گا۔

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت69)

جولوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life)

Means یعنی

رَاہِ سُلُوک

The Polite & The Mystical Way of Life

حصہ سوم

Part III

﴾17﴿ نعتِ شریف

پردے میں عبدیت تو گنجِ خفی ہیں آپ ﷺ
کیا جانے کوئی آپ کو پردے میں کیا ہیں آپ ﷺ

حدِ نظر میں دید کے نور ضیاء ہیں آپ ﷺ
نور محمدی ﷺ ہیں کہ نورِ خدا ہیں آپ ﷺ

گو صورتاً ہیں بندہ مگر کیا بتاؤں میں
دیکھو حقیقت بخدا رب نما ہیں آپ ﷺ

صورت بغیر ہوگا بھلا کس طرح ظہور
عین تعینات ہیں اور ماسوا ہیں آپ ﷺ

کونین کی نمائش ہیں دارین کا ثبوت
آخر میں سب کے سبکی تو ابتداء ہیں آپ ﷺ

معنی پہ اپنی نظر ہے لفظوں سے کیا غرض
مفہوم ہے خیال میں سمجھا کہ کیا ہیں آپ ﷺ

دل نذر کر چکا تو انہیں جاں بھی دیدیا
جب مین نہیں رہا تو کہو مجھ میں کیا ہیں آپ ﷺ

خالدؔ کو در سے آپ ﷺ کے نسبت رہی سدا
صَرفِ سجود اُسکا ہے سر سجدہ گاہ ہیں آپ ﷺ

خالدؔ وجودیؒ

Back to Questions

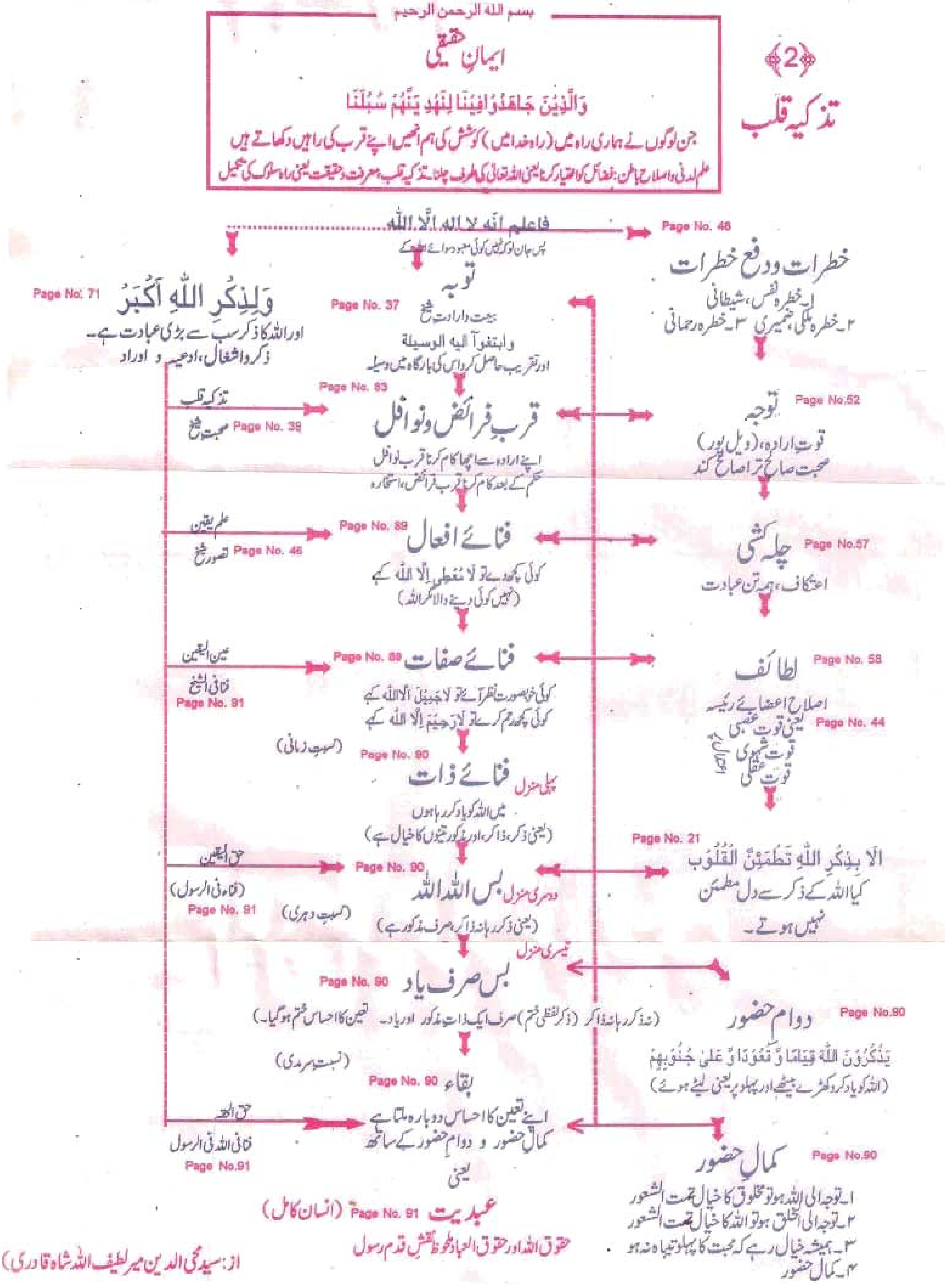

Back to Questions

﴿19﴾ تصورِ شیخ

(Conceptuation of Shaik)

سوال 33: ''تصورِ شیخ'' کی افادیت اور اہمیت کیا ہے؟

جواب: حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہند ابن ابی ہالہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ اُن سے پوچھا کہ ''ماموں ماموں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک (features) کیسا تھا فرمائیے' تاکہ آپ ﷺ کے تصور (Conseptuation) سے میں وابستہ (attach) ہو جاؤں۔ اِمامؓ کے الفاظ ہیں'' لِاَتَعَلَّقَ بِہٖ'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جاؤں''۔

یہی وجہ ہے کہ شیوخ طریقت کے پاس تصورِ شیخ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ تصورِ شیخ سے ہی عالمِ مثال (World of Similitude) جلد کھلتا ہے۔

سوال 34: کیا تصورِ شیخ شرک یا کفر ہے؟

جواب: بعض (نادان) لوگ تصورِ شیخ کو شرک کُفر جانے کیا کیا سمجھتے ہیں۔ اُن کو عبادت کے معنی بھی معلوم نہیں۔ عبادت (worship) اللہ کی ہوتی ہے۔ اور واجب التعظیم (Respectable) حضرات کی تعظیم ہوتی ہے نہ کہ عبادت۔

غور کریں تو معلوم ہوگا کہ شیر (Tiger) کے تصوّر سے ہیبت (Fear) اور عورت کے تصوّر سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ اِحتلام (Wet-Dream) تک ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ انسانی جسم پر خیال یا تصوّر کا کتنا بڑا اثر ہوتا ہے۔

Back to Questions

☆ مرشد کا تصور آئیگا تو اَدب اور دِل جمی (confidence) کو اور اُن اَسرار (Devine Secrets) کو جو شیخ میں موجود ہیں لیکر آئیگا اور اُس سے عظیم الشان فائدہ ہوگا۔ مُرشد کا تصور جم جانا آسان ہوتا ہے کیونکہ مرشد کو دیکھتے رہتے ہیں۔

سوال 35: صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مصداق کون ہیں؟

جواب: ایک بات یاد رکھو کہ لفظ کیساتھ معنٰی اور معنٰی کے **مِصداق (موصوف)** (Person) اور مصداق کے ساتھ خیال (Image) آتا ہے، دوست کا نام لوگے تو خوشی کا جذبہ پیدا ہوگا، دشمنوں کا نام لیں تو غصے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ جب صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ پڑھیں جس کے فردِ علیٰ (مصداق) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو آپ ﷺ کا خیال اور صورت ضرور ذہن میں آئے گی۔

☆ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی دیکھا اور ابوجہل نے بھی۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو شک نہیں آیا۔ اور ابوجہل کو یقین نہیں آیا۔ ایمان اور دلی محبت بڑی چیز ہے۔ یقین کا ہونا لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ایمان محبت اور یقینِ صادق عطا فرمائے (آمین)

سوال 36: "تصورِ شیخ" سے مقصود کیا ہونا چاہئے؟ اس کا طریقہ اور فائدہ کیا ہوتا ہے؟

جواب: شیخ کے تصوّر سے مقصود خیال کا ایک نقطہ پر قائم ہونا ہے۔ تصوّر جمانے کے وقت یہہ خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ایک تیز روشنی (Focusing light) سرچ لائیٹ کے جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک (Heart) میں پہونچ رہی ہے۔ وہاں سے شیخ کے دل میں پھر میرے دل میں پہونچ رہی ہے۔ اُس روشنی کو پوری توجہ سے

Back to Questions

اُپنے دل کی طرف کھینچو۔ اُن کو نرے (بیکار) خیالات مت سمجھو۔ یہہ بابِ فتوح (Opening door) ہے۔ترقی کرتے ہیں تو عجیب وغریب تماشے دکھائی دیتے ہیں بے صورت کی صُورت سامنے آجاتی ہے عالم مثال (world of similitude) کھل جاتا ہے۔ خیال اور قوی (Strong) ہوتا ہے تو سمجھنے لگتا ہے کہ میں شیخ کی صورت میں ہوں۔

☆ اپنا خیال کرتا ہے تو شیخ کی صورت نظر آتی ہے' ظاہر (Physical look) پر بھی اِتنا اثر بڑھتا ہے کہ مُرید کی صورت وشکل میں شیخ کی جھلک (Appearance) معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے لوگ بھی اُسکے شیخ کی جھلک محسوس کرتے ہیں۔ آواز بھی ملتی جھلتی ہوجاتی ہے۔

میں کہوں تو زبان سے میرے تو ہی نکلے

میں نظر جس پہ کروں تو ہی میرا ہو منظور

(حسرت صدیقیؒ)

پھر آگے سیر (Delightful Experience) ہیں۔

Back to Questions

﴿20﴾ خطرات ودافع خطرات

Consideration & Their Prevention

سوال 37: خطرات سے کیا مراد ہے؟

جواب: سالک (Devine Way Farer) جب راہِ خدا میں قدم رکھتا ہے تو نیک عمل اور ذِکرواشغال کے ذریعہ تہذیب نفس (Refining Corporeal Self) کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن شیطان اور نفس یہ دودشمن جوگھاٹ میں (چھپے) بیٹھے ہوتے ہیں اُسکوراہ حق سے پھیرنے اور عملِ خیر سے روکنے میں کوشاں (کوشش کرتے) ہوتے ہیں۔ یہی تو خطرات (Considiration) ہیں۔

سوال 38: خطرات انسان کو کتنے طرح یا قسم کے آتے ہیں اوران کا نفسِ انسانی پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟

جواب: **خطرات چار قسم کے ھیں۔**

۱۔ **خطرہٗ شیطانی** Satanic Consideration:۔ اِسکا کام خُدا سے بد عقیدہ کرنا۔لہوولعاب (کھیل وتماشہ) میں مشغول کرنا تا کہ خُدا سے غفلت ہو سکے۔

۲۔ **خطرہٗ نفس** Anima's Consideration:۔کھانا' پینا' شادی وآرام طلبی اس سے متعلق ہیں۔ایسے نفس کو نفسِ اَمارہ (Villainous Anima) کہتے ہیں۔مگر نفس کو اچھی تربیت کرو تو اچھا بھی ہو جاتا ہے۔اس لئے نفس کو مارنا نہیں چاہیئے بلکہ اس کی اصلاح (Training) کرنا چاہیئے۔یعنی اچھے کام کرنے کا عادی بنانا چاہیئے۔

Back to Questions

۳۔ **خطرۂ مَلک** Angelic Consideration:۔ بھلائی کو بھلائی اور بُرائی کو بُرائی دکھاتا ہے یہہ فرشتوں سے متعلق ہوتا ہے اور بُرائیوں سے روکتا ہے یعنی اب ''نفسِ لوامہ'' (Concious Anima) کا کام ہے۔

۴۔ **خطرہ رحمانی** Beneficent's consideration:۔ معارف الہیہ سے مالا مال کردیتا ہے۔ اس وقت نفسِ ''مطمئنہ'' (Satisfied Anima) ہو جاتا ہے۔

سوال 39: کیا خطرات قابلِ گرفت (سزا) ہوتے ہیں؟

جواب: یاد رکھو ''خطرہ'' وہ ہے جو آئے اور فوراً چلا جائے۔ ایسا خطرہ قابل معافی ہے

☆ جب کسی چیز کا پختہ ارادہ کر لیتے ہیں تو وہ خطرہ، عزم (Determination) ہو جاتا ہے۔ عزم ناقابل معافی ہے۔

☆ پختہ ارادہ کرنیکے بعد کسی وجہ سے وہ عملی صورت نہ لے سکے تو بھی یہہ عزم جو گناہ ہے اس پر سزا ہوگی مگر فعل بد سے کم۔ عزم پر باز پُرس (جواب دہی) ہے نہ کہ خطرہ پر۔ یعنی اَپنا اِرادہ رکھنا ''شرک فی اِرادہ'' ہے۔ اِسلئے ارادے کو احکام الٰہی کے تابع کر دینا چاہئیے۔ ایسا عمل ''قربِ فرائض'' میں داخل ہے۔

سوال 40: ''نظر بہ قدم، خلوت در انجمن'' سے کیا مراد ہے اور یہ عمل کس طرح دفع خطرات کے لئے موثر ہوتا ہے؟

جواب: خطرات کے دفع (ختم) کرنے کے سلسلے میں اہم یہ ہے کہ نظر بہ قدم رہے خلوت در انجمن ہو یعنی ہمیشہ نیچی نگاہ رکھو۔ اِدھر اُدھر نہ دیکھو۔ انسان کی صورت میں بڑی دلکشی (Attraction) ہے۔ چوطرف دیکھتے رہو گے تو دِل پریشان ہو جائیگا۔ خاطر جمی

Back to Questions

(Tranquility) کہاں حاصل ہوگی۔ انسان کی صورت آفت ہے قیامت ہے۔ فقیرلوگ کہتے ہیں انسان کا سر تصویرِ رحمٰن ہوتا ہے۔ حیات اِس میں، علم اِس میں، سب تو سب اُنس ومحبت (Attraction & Affection) بھی اِس میں ہے۔

لال ڈورے ہیں بند پائے نظر
صید کرتی ہیں یار کی آنکھیں

حسرتؔ صدیقیؒ

☆ چندروز اپنی نظر کی حفاظت کرو۔ اور دوسروں کی نظر سے بچو۔ جب دِل ایک نقطہ پر قائم ہو جائیگا تو حقیقت (Fact) سامنے آجائے گی۔ پھر کوئی چیز ضرر رَساں (Troublesom) نہ ہوگی۔ غیریت (Otherness) نہ رہے گی تو پریشانی کیوں کر آئیگی۔ جس کو دیکھو گے عینیت (Precision) کی عینک سے دیکھو گے۔ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰاتِنَافِی الْاٰ فَاقِ وَفِی اِنْفُسِهِمْ (سورہ 41 حٰم سجدہ آیت 53) یعنی ہم کھول دیتے ہیں (دیکھا دیتے ہیں) اُنکو اپنی نشانیاں اُنکے نفسوں میں (جانوں میں) اور آفاق میں (خلاء ملامیں)۔

سوال 41: دفع خطرات کے چند مجرب (Useful) طریقے کیا ہیں؟

جواب: دفع خطرات کے چنداور مجرب (فائدہ بخش) طریقے حسب ذیل ہیں۔

ا۔ جب خطرات کثرت سے آئیں تو حالت کو بدلو، بیٹھے ہوں تو کھڑے ہو جاؤ۔ کھڑے ہوں تو چلو۔ یا بیٹھ جاؤ۔ اِسکا اصل اُصول حرکت (Movement) ہے

۲۔ جب دل میں خطرہ آئے تو خیال میں اُس سے بھاگو۔ تھوڑی دیر میں خطرہ پیچھے رہ

Back to Questions

جائے گا۔ اور تم نکل جاؤ گے۔ اُس سے رہائی ہوگی۔

۳۔ ہوں، ہوں، بول کر سانس کو زور سے باہر کی جانب چھوڑو۔

۴۔ اس آیت کے پڑھنے سے بھی خطرات کم ہو جاتے ہیں۔ اِنْ يَّشَاءْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (سورہ ابراہیم 19، 20) اگر اللہ چاہے تم کو لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔ یہ آیت نماز میں بھی پڑھی جائے تو نماز خراب نہیں ہوتی۔

۵۔ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ پڑھنا۔ ترجمہ: تم کہہ دو سب اللہ کی طرف سے۔

۶۔ يَا خَلَّاقُ يَا فَعَّالُ۔ يَا مُصَوِّرُ۔ يَاقَهَّارُ اسمائے الٰہی پڑھنا۔

۷۔ سب سے اچھا اور بہتر طریقہ جسکی تعلیم اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ استعاذہ (اللہ کی پناہ مانگنا) ہے، جو دعا ہے اور دعا مُخُّ الْعِبَادَہ ہے (Primary form of workshop) ہے۔ بندے ہو تو اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کرو۔ خوب سمجھو! وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه۔ "نہیں ہے کسی میں حول وقوت مگر اللہ تعالیٰ میں" اپنے مالک (اللہ) کی پناہ میں آجاؤ۔ وہ تم کو بالکل کافی ہے۔ تم کو کون گمراہ کر سکتا ہے؟ قرآن میں ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 58) یعنی "جن لوگوں نے ہماری راہ میں (راہ خدا میں) کوشش کی ہم انھیں اپنے قُرب کی راہیں دکھاتے ہیں"۔ اللہ تعالیٰ خطرات کو دفع فرمادے گا اور سُلوک یعنی راہ خدا پر چلنا آسان فرمادے گا۔

Back to Questions

﴿21﴾ توجہ

Will Power Or Attention

سوال 42: ''توبہ'' اور ''قوتِ ارادی'' سے کیا مراد ہے؟ مثالوں کے ذریعہ سمجھاؤ؟

جواب: اس مثال پر غور کیجئے! چوہے کو بلّی گھور کر دیکھتی ہے تو چوہا اُچھلنا، کودنا بھول جاتا ہے۔ اسطرح شیر (Tiger) ہرن (Dear) کو گھور کر دیکھتا ہے تو ہرن چوکڑیاں بھرنا بھول جاتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جانوروں میں بھی ایک حد تک قوتِ اِرادی ہے۔

☆ اِنسان سے اُسکے خیالات کا تموج (Vibration) اُٹھتا ہے جو اِس تموج میں آجاتا ہے تو وہ مُتاثر (Under Influence) ہو جاتا ہے۔

☆ اپنی قوتِ ارادی (Will Power) کو استعمال کرنے کا نام ''توجہ'' (Attention) ہے۔ اِسکو تصرف (Exercising Authority) ہمیت یا اَلقا (Inspiration) بھی کہتے ہیں۔ قوتِ ارادی (Will Power) کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہے کہ اپنے خطرات کو روک کر ایک نقطہ پر خیال کو قائم کردیں۔

سوال 43: نیک لوگوں اور بدلوگوں کی قوتِ ارادی یا توجہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: اَلقا اور توجہ' نیک اور بد دونوں قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ مگر نیک لوگ اَرواحِ طیبہ (پاک روح) سے اور اسماء الٰہی (اللہ کے ناموں) سے اور آیاتِ قرآنی سے مدد لیتے ہیں اور پھر اُسکا اثر دوسروں پر ڈالتے ہیں۔

☆ ہپٹانیزم (Hypnotists) والے (بدلوگ) اپنی توجہ سے دوسروں کو بے ہوش کردیتے

Back to Questions

ہیں اور اپنا معمول (ماتحت) (Subordinate) بنالیتے ہیں۔ ایسے شخص کی قوتِ ارادی بالکل شخصی ہے جو اُسکے نفس (Corporeal Self) سے اُٹھتی ہے اور نیچے درجہ کی ''سفلی'' کہلاتی ہے اور یہ اُن کے ذاتی اغراض اور شر پسندی سے متعلق ہوتی ہے۔

☆ نیک لوگوں کا یعنی بزرگان دین اور مرشدین کا مقصد، نہ حکومت نہ پیسہ ٹکا حاصل کرنا ہوتا ہے جیسا ''ہپناٹایزم'' والے کرتے ہیں بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مرید اچھا ہوجائے۔ اُسکے خیالات پاکیزہ ہوجائیں۔ اُنکی ساری محنت اللہ کیلئے ہوتی ہے۔ یہ نیک لوگ صاحبِ توجہ، ہمت اور اپنا ذاتی اِرادہ رکھنے والے ہیں یعنی ویل پور (Will power) والے ہیں۔

سوال 44: خیالات کے ''تموج'' سے کیا مراد ہے؟

☆ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خاص توجہ نہیں کرتے۔ یہہ لوگ تموج (Vibration) والے ہیں۔ اُستاد (مرشد) اپنے خیالات کے تموج سے شاگرد (مرید) کے خیالات (خطرات) فنا (ختم) کردیتے ہیں۔ یہ لوگ صحبت صالح ترا صالح کند کے مصداق (موصوف) ہیں۔ یعنی ان کی صحبت میں رہنے والے بھی نیک ہوجاتے ہیں۔

سوال 45: توجہ اور قوتِ ارادی سے متعلق چند اہم واقعاتِ صحابہ کرامؓ و اکابرانِ دین بیان کرو؟

☆ ذرا اِن واقعات اور 'توجہ' کی مثالوں پر غور کریں۔

(ا) حضرت عبداللہؓ بن عباس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی کہ انکو قرآن شریف کی تعلیم عطا فرما۔ وہ پہلے مُفسر ہوئے پھر تفسیرِ قرآن

Back to Questions

کرنیوالوں کے سردار بن گئے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ احادیث سنتے مگر اُنکو یاد نہ رہتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا رومال بچھاؤ اور اُس پر آپ ﷺ نے اپنی توجہ شریف ڈالی۔ ابو ہریرہؓ نے اُس کپڑے کو اپنے سینے سے لگایا۔ اُن کا حافظہ (Memory Power) قوی ہو گیا۔ اور احادیث اُنکو یاد رہنے لگے۔

(۳) بعض حضرات کسی کو بخار یا آسیب (سایہ) ہو تو کہدیتے ہیں۔ ''بخار کو جاؤ بولو'' یا ''شیطان کو کہدو کہ نہ ستائے اور چلا جائے''۔ جو خدا کے بندے ہیں شیطان اور آسیب زدہ اُنکو آنکھ ملا کر دیکھ نہیں سکتا۔

(۴) قوت خیال جنکی قوی (Strong) ہوتی ہے تو ناسوت (Universe) اور اہل دنیا اسکو نظر آجاتے ہیں۔ اور متعدد (مختلف) مقامات میں بھی وہ دوسرں کو نظر آجاتے ہیں۔ لوگوں کو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور بڑے بڑے تصرفات (Excercising Authorities) کرتے ہیں۔

☆ یہہ واقعہ مُرشد قبلہ حضرت بحرالعلوم محمد عبدالقدیر صدیقی حسرتؒ سے منقول (بیان کیا گیا) ہے کہ امریکن مسپرزم (جادو) کرنیوالا میرٹھ آیا۔ اُسکی قوتِ خیالی اِتنی قوی تھی کہ جس جگہ چاہے ریل گاڑی (TRAIN) کو روک لیتا تھا۔ لوگ 'عبداللہ شاہ صاحب قادری' نامی ایک بزرگ کے پاس پہنچے کہ حضرت آپؒ بھی اپنا کمال بتائے، اُنہوں نے کہا مسلمانوں کے خیالات اپنی کمزوری کی وجہ سے خراب ہو رہے ہیں پھر شاہ صاحب آ کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور اُس ریل (TRAIN) روکنے والے کیلئے ایک جگہ مقرر فرمائی۔

Back to Questions

وہ لاکھ زور لگایا مگر ریل نہ رُکی اُلٹے اُسکی ساری قوت سَلب (ختم) ہوگئی۔ شاہ صاحب نے وعدہ لیا کہ آئندہ وہ مسلمانوں سے مقابلہ نہ کرے گا اور سَلب شُدہ قوت واپس کردی۔

سوال 48: کیا توجہ اور قوتِ ارادی، یہ سب باتیں مشائخین کی نکالی ہوئی اختراعات (نئی چیزیں) یا بدعات ہیں؟

جواب: نئی چیزیں یا بدعت آتی ہے وہابیوں (سلبی مُسلک والوں) کے پاس سے۔ بزرگوں کے جتنے کام ہیں سب نسبت (Connection) اور ماخذ سے ہیں۔ اِن واقعات پر غور کریں۔ یہ توجہ کا ماخذ ہے۔

☆ دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگا کر زور سے دبایا۔ حضرت عمرؓ کانپنے لگے اور کفر اسلام سے بدل گیا۔

☆ ایک صاحب (صحابی) کے دل میں وساوس بہت آتے تھے۔ آپ ﷺ نے اُنکے سینے پر ہاتھ مارا وہ پسینہ پسینہ ہوگئے اور اُنکے تمام خطرات کافور (ختم) ہوگئے۔

☆ صحابہ عرض کرتے آپ ﷺ کی صحبت میں جب بیٹھتے ہیں تب اِدھر اُدھر کا کوئی خیال نہیں آتا، جب اپنے گھر جاتے ہیں تو پہلے کی طرح۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہہ حالت ہمیشہ ہو جائے تو فرشتے بھی تم سے مصافحہ (Shake hand) کریں۔ یہ تموج (Vibration) کا ماخذ ہے۔ یہاں دینے دِلانے کی بحث نہیں ہے۔ یہاں بغیر مانگے ملتا ہے تم کسی اچھے کیساتھ بیٹھو تو تم بھی اچھے ہو جاؤ گے۔ بُرے کیساتھ بیٹھو گے تو اسکی برائی کے تموج سے تم بھی خراب ہو جاؤ گے اس لئے کہا جاتا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند

(اچھے کی صحبت میں اچھے ہو جاؤ گے اور برے کی صحبت میں برے ہو جاؤ گے۔)

☆ بڑے بزرگ مُرشِد کی طرف توجہ کرنے کو مبلغ الخیر (بھلائی پہنچانا) سمجھتے ہیں۔ اس میں اصل اُصول خیال کا ایک نقطہ پر جم جانا ہے۔

سوال 47: ''توجہ'' یا القاء کو ترقی دینے کے متعلق چند طریقہ بیان کرو؟

☆ بعض حضرات کاغذ پر ایک دائرہ کھینچتے اس پر ایک چھوٹا سا (کالا) دائرہ بنا دیتے ہیں۔ سیاہ دائرہ کو بغیر پلک مارے کے گھور کر دیکھتے ہیں۔ چند روز میں خیال ایک نقطہ پر قائم ہو جاتا ہے۔ حاضرات کا عمل اُسی سے کھلتا ہے۔ بعض لوگ ایک انگشتری (Ring) پہنتے ہیں۔ نگینہ پر ایک سیاہ ٹیکہ قائم کرتے ہیں۔ اُسکو طلسمی انگوٹھی کہتے ہیں۔

یہ سب دنیوی اغراض کیلئے کرتے ہیں۔ کب تک دنیا اور اسکے فوائد حاصل کرنے کی کوشش، تمکو خدا سے کچھ اُنس بھی ہے؟ کچھ محبت بھی ہے۔ کبھی تم نے ہمہ تن ہو کر (Wholeheartedly) خدا کو یاد بھی کیا۔ اُس کا ذکرِ کثیر بھی کیا، کسی کامل اہلِ دل کی صحبت میں اپنا تزکیہ نفس کیا؟ ان ہی اُمور سے قوت روحانی کا ارتقاء (عروج) ہوتا ہے۔

سوال 48: دیدارِ محبوب کیلئے کن اوصاف کی ضرورت ہے؟

جواب: دیکھو! جب تک پانی ہلتا رہتا ہے اس میں کسی کی صورت نظر نہ آئیگی۔ جس کا دل و دماغ پراگندہ (Distrub) ہو۔ مختلف خواہشات میں پھنسا ہوا ہو۔ اُسے محبوب کی صورت کس طرح دکھے گی۔ یاد رکھو۔ خوب سمجھو۔ جب بیقرار پارہ (Mercury) قائم النار ہو جاتا ہے۔ یعنی جل کر ٹھہر جاتا ہے۔ تو چاندی (Silver) ہو جاتا ہے۔ اسکو رنگنے والا

Back to Questions

رنگ دیتا ہے تو سونا (Gold) ہو جاتا ہے۔ تم بھی سونا بنو۔ چاندی بنو۔ یہہ بھی نہو سکے تو پارہ (Mercury) ہی رہو تو کسی کانچ کے شیشے کو لپیٹ جاؤ، اور آئینہ بن جاؤ۔ خود بھی دیکھو گے اور دوسروں کو بھی دکھاؤ گے۔ یعنی اپنی خودی کو خدا کے حوالے کر دو تو پھر تصویرِ محبوب بن جاؤ گے۔ آئینہ حق بن جاؤ گے۔

﴿22﴾ چلّہ کشی

INVOCATION OF TRANQUILITY

سوال 49: چلّہ کشی یا اعتکاف سے کیا مراد ہے؟ اس کی سنتِ انبیاء علیہم السلام سے کیا نسبت ہے؟

جواب: چلّہ کشی بھی اِعتکاف (Seclusive Practice) ہی ہے۔ اِس میں آدمی ہمہ تن (دل سے) عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور اس کا خیال ایک نقطہ پر ہو جاتا ہے۔ کامل توجہ (Perfect Devotion) عبادت کی جان ہے۔

دیکھو! ابتدائے وحی کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں تشریف رکھتے۔ اور ایسا توشہ لیجاتے جو آٹھ آٹھ دن خراب نہ ہوتا۔ ظاہر ہے یہ گوشت اور گھی کی غذا نہیں ہو سکتی۔ اِسی سے ضرورتاً ترکِ حیوانات (Abdication of non-vegetarian food) جمالی وجلالی (Majestic & Grace ful) کا ماخذ نکلتا ہے۔

☆ ہمارے بعض بزرگ لوگ اِعتکاف کیساتھ صوم مریم بھی رکھتے ہیں۔ یعنی دن

Back to Questions

﴿23﴾ لطائف

SUBTLETIES

سوال 51: لطائف سے کیا مراد ہے اور ان کے آثار (Effects) کیا ہیں؟

جواب: لطائف یعنی اِنسان کے جسم میں وہ اُعضاء (Parts) جس سے انکی قوتیں (Vigour) متعلق ہوتی ہیں۔ جیسے قوت غضبی (Vigour of Rage)، قوت شہوی (Vigour of Carnal Passions) قوت عقلی (Vigour of intelligence) وغیرہ۔

قادری حضرات اور اللہ والے لوگ اِن لطائف (اعضائے رئیسہ) پر ذکر الٰہی سے ضَرب (Impulse) دیتے ہیں تو کثافت (Impurity) دور ہوتی ہے۔ اور نور (Divine Light) پیدا ہوتا ہے۔ اُسکے بعد یہ تینوں انسانی قوتیں (غضبی، شہوی اور عقلی) احکام شرعی کے مطابق ہو جاتی ہیں۔ اب یہی قوتیں سر (Laten)، خفی (Hiden) اور اخفیٰ (Recondite) کہلاتی ہیں۔ اِن قوتوں کے فنا ہونے سے مُراد اِن قوتوں کا اِعتدال (Moduration) پر ہو جاتا ہے۔ پہلے قوت غضبی فنا ہوتی ہے۔ پھر قوت شہوی، پھر قوت عقلی۔

☆ اِن قوتوں کے فنا ہو جانیکے بعد رہا کیا؟ جو باقی (اللہ) ہے باقی رہے گا اور فانی (بندہ) ہے فنا ہو جائیگا۔ یعنی بندہ اللہ کی مرضی کے تحت ہو جائیگا۔ اِن لطائف کی نسبت (Connection) خاص خاص پیغمبر کے تحت قدم ہوتی ہے۔

سوال 52: "لطائف ستہ" کیا ہیں؟ اجمالِ لطائف سے کیا مراد ہے؟

جواب: **لطائف ستہ** :۔ قلب، نفس، روح، سر، خفی، اخفیٰ ہیں۔

اجمال لطائف (Summary) کا مقام وسطِ سر ہے۔ انسان کو "علم" اور "اِرادہ"

Back to Questions

اُمّ الدماغ (Centre of Brain) یعنی اوسط سر سے پہونچتا ہے۔ اور وہاں سے تمام اُعضاء (Parts) میں پھیلتا ہے۔ اُس مقام کو اِخفی کہتے ہیں۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (حدیث) کے تحت قدم ہے۔ یعنی قاسم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام پیغمبروں کو پہونچتا ہے۔ یہ اجمال (Summary) قبل تفصیل (Details) ہے۔

سوال 53: لطیفۂ قلب اور لطیفۂ روح کی تفصیل بیان کرو؟

جواب: لطیفہ قلب (HEART)۔ اس سے قوت غضبی (Viguse of Rage) متعلق ہے۔ غیرتِ الٰہی (Sence of Devine honour) کا مرکز ہے۔ یہ آدم علیہ السلام اور بقول بعض کے نوح علیہ السلام کے تحت قدم ہے۔

نوح علیہ السلام نے تو نو سو (900) برس تک تبلیغ کی۔ کسی نے اُنکی بات نہیں مانی۔ انہوں نے دعا کی۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا (سورۃ نوح 26) یعنی زمین پر کسی بسنے والے (کافروں) کو نہ رکھ۔ سب کو غرق عذاب کر دے۔

اس لطیفہ پر یعنی قلب پر "لا الٰہ الا اللہ" کا ضرب دینے سے غیرت الٰہی اور بُغض للہ جوش کرتا ہے۔

☆ لطیفہ رُوح (Subtlely of Soul): اس سے قوت شہوی (Vigure of carnal passion) متعلق ہے۔ جگر (Liver) لطیفہ روح کا محل (مقام) ہے۔ جو قوت شہوی کا مرکز ہے۔ یہاں سے غذا لطیف (Light) ہو کر دل کو پہونچتی ہے۔ اور پمپ ہو کر تمام جسم کو پہونچتی ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تحت قدم (Subordinated to Abraham) ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام خواہشات کو فنا کر کے ہر کام پر "جی دُرست" کہتے ہیں۔ آگ میں گرنے تیار۔ بیٹے اور بیوی اکیلے میدانِ مکہ میں چھوڑنے کو تیار۔

Back to Questions

چھری سے بیٹے کا گلہ کاٹنے کو تیار۔ یعنی فناء افعال، فنا صفات، سب کو خدا کے سپرد کر دینا حضرت ابراھیم علیہ السلام کا کام ہے۔

سوال 54: لطیفۂ نفس اور لطیفہ سر کی تفصیل بیان کرو؟

جواب: لطیفہ نفس (ANIMA): معدہ (STOMACH or Digestive system) اِس سے متعلق ہے۔ یہہ معدہ کیا ہے گویا ایک باورچن (Lady cook) ہے۔

باورچن اگر اچھی نہو۔ کھانا خراب پکائے تو نہ جگر دُرست نہ شُش دُرست نہ دل درست نہ دماغ دُرست۔ سارہ جسم تباہ۔

حلال کا کھاؤ۔ وہ بھی کم کھاؤ۔ جب تک پیٹ بھرا ہوا ہے۔ اسمیں کوئی چیز نہیں آسکتی۔ اسکو خالی رکھو گے تو محبوب کی محبت سے بھر جائے۔ اُسکو درست رکھو، تمہاری سب چیزیں درست ہونگی۔

خالی پیٹ سے اللہ کی یاد کرو تو اللہ ملے گا۔ اس وقت اُسکو ''لطیفہ نفس'' (Subtle of Anima) کہتے ہیں۔

☆ لطیفہ سر (LATENT):۔ دماغ (Brain) کے ابتدائی حصہ اُسکا محل (مقام) ہے۔ دماغ کے ابتدائی حصہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت ودیعت (عنایت) کی ہے کہ طالب دیدار ہو۔ لطیفہ سرِ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تحت قدم ہے۔

موسیٰ علیہ السلام آنکھیں کھولتے ہیں اور محبوب کی صورت نظر نہیں آتی تو تڑپ جاتے ہیں۔ بے قرار ہوتے ہیں۔ چیخ اُٹھتے ہیں رَبِّ اَرِنِی اَنظُرَ اِلَیکَ (اے اللہ میں تیرے دیدار کا طالب ہوں)۔ (سورۃ البقرۃ)

Back to Questions

محبوب یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا لَنْ تَرَانِی (یعنی مجھے تم نہیں دیکھ سکتے)۔ ضد کرتے ہیں، اصرار کرتے ہیں، محبوب فرماتا ہے ذرا اپنے اَنانیت کے پہاڑ کو دیکھو اگر وہ تاب لائے تو میرے دیدار (Devine Vision) سے مشرف (Blessed) ہو سکتے ہو۔

انانیت کے پہاڑ پر تجلی ہوتی ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام چیخ مار کر گر جاتے ہیں۔ یہہ تجلی کیا ہے! ایک بجلی ہے کہ گری۔

سوال 55: لطیفہ خفی اور لطیفہ اخفیٰ کی تفصیل بیان کرو؟

جواب: لطیفہ خفی (HIDDEN):۔ اس کا محل (مقام) شُش (پھیپڑا) ہے۔ شُش صبح سے شام تک چلتا رہتا ہے۔ فاسد (WASTE) کو پھنکتا ہے اور اچھے کو کھنچتا ہے۔ اس لطیفہ (Subtlety) کو خفی (Hidden) کہتے ہیں۔ اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تحت قدم ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اللہ کے سواء کسی کو باقی نہیں سمجھتے۔ تجلی ذاتی کا مرکز بن جاتے ہیں۔ اُنکے نادان متعلقین (Ignorent followers) ان ہی کو خدا سمجھنے لگتے ہیں۔

☆ لطیفہ اخفی (Recondite subtlety):۔ اُمّ الدماغ یا وسط سَر (Centr of brain or middle of head) اس کا محل (مقام) ہے۔ اِسی (لطیفہ) سے ابتدا ہوئی اور اسی پر انتہا ہے۔ حدیث میں ہے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي یعنی "اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔" یہہ 'قاسم' کون ہیں۔ 'قاسم' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور لطیفہ اخفی آپ ﷺ ہی کے تحتِ قدم ہے۔

ا۔ آپ ﷺ کا طرزِ عمل کیا تھا! اللہ کا حق اللہ کو دینا۔ بندے کا حق بندے کو دینا۔ یہہ آپ ﷺ ہی کا کام ہے۔

Back to Questions

۲۔ دست بہ کار دِل بہ یار یعنی ہاتھ کام میں اور دل دوست (اللہ) کی یاد میں مشغول یہ اُن ہی کا شیوہ (طریقہ) ہے۔

۳۔ آپ ﷺ بچھو (Scarpion) کو اُس کا حق دیتے ہیں۔ اور کاٹتا ہے تو فرماتے ہیں۔ ارے نمازی اور بے نمازی کو تمیز نہیں کرتا۔

۴۔ آپ ﷺ پتھر کو اُسکا حق دیتے ہیں۔ اور دندان مبارک (Teeth) شہید ہوتے ہیں۔

۵۔ دشمنوں سے لڑنے کیوقت لڑتے ہیں۔ بیوی کے ساتھ دوڑنے کے وقت دوڑتے بھی ہیں۔ اور کہتے ہیں ''کیوں جب تم بڑھ گئی تھیں۔ اَب مَیں بڑھ گیا۔''

۶۔ ایک ایسا بھی وقت آتا ہے۔ اَکیلے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہے۔ اور سامنے بیوی آتی ہے تو پوچھتے ہیں ''مَن'' یعنی کون۔ بیوی عرض کرتیں ہیں ''عائشہ'' پھر فرماتے ہیں 'مَن عائشہ' بیوی فرماتی ہیں ''عائشہ بنتِ صدیق'' پھر فرماتے ہیں 'مَن صدیق' تو فرماتیں ہیں ''صدیق محمد'' یعنی محمد کے صدیق پھر فرماتے ہیں 'مَن محمد''۔ بیوی وہاں سے فوراً چلی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ کی یہ حالت اس حدیث مبارک میں بیان کی گئی ہے۔ لِي مَعَ اللهِ وَقتٌ لَا يَسعَنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرسَلٌ ۔(حدیث) ''یعنی اللہ تعالیٰ کیساتھ آپ ﷺ کا ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُنکے درمیان کسی مقرّب فرشتہ یا نبی مرسل کی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔'' آپ سمجھ گئے؟ نبی مرسل کے کیا معنی ہیں! یعنی اُس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی گنجائش نہیں۔ (صرف اللہ ہی اللہ ہے یعنی فنا فی اللہ کی شان ہے)۔

Back to Questions

سوال 58: حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کے قول کے مطابق لطائف کے مختلف رنگ یا نور کیا کیا ہیں؟

جواب : حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ کے قول کے مطابق اِن لطائف سے مختلف رنگ یا نور کا اظہار ہوتا ہے۔ اسکی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

لطیفہ قلب: قلب (قلب) پستان چپ (بائیں چھاتی) کے زیر دو [۲] انگشت (انگلیاں) نیچے ہے۔ لطیفہ قلب کا نور زرد (پیلا Yellow) رنگ کا ہے۔ یہ آدم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔ جس کا دل ذاکر ہے۔ اسکو "آدمی المشرف" کہتے ہیں۔

لطیفہ روح Soul: پستانِ راست (سیدھی چھاتی) کے دو انگشت (دو انگلی) نیچے ہے اور تحت قدم ابراہیم علیہ السلام ہے۔ رنگ نور سُرخ (لال Red) ہے۔

لطیفہ سر Latent: قلب (دل) سے دو انگشت اُوپر مائل (طرف) بجانب وسط (Centre) ہے۔ یہ تحت قدم موسیٰؑ ہے۔ رنگ نور سفید (White) ہے۔

لطیفہ خفی Hidden: روح سے دو انگشت اوپر مائل طرف وسط (centre) ہے۔ یہ تحت قدم عیسیٰ ہے۔ رنگ نور سیاہ (Black) ہے۔

لطیفہ اخفیٰ Recondite: کا مقام اوسط سر (اُمّ الدماغ) (Centre of Head) ہے یہ تحت قدم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ رنگ نور سبز، ہرا (Green) ہے۔ لطیفہ نفس (Anima) ان سب لطائف کے مجموعہ کا نام ہے۔

سوال 57: لطائف کے متعلق حضرت سید آدم بنوریؒ کا قول بیان کرو؟

جواب: حضرت سید آدم بنوریؒ کے قول کے مطابق۔ "قلب" تو دل ہے اُس کا

رنگ سرخ (Red) ہے۔ ''روح'' جس کا محل (مقام) جگر ہے نور کا رنگ سفید (white) ہے۔ ''نفس'' اُس کا مقام ناف (Pubic) ہے رنگ نور خاکستر (Gray) ہے۔ ''خفی'' کا مقام پیشانی ہے نور کا رنگ سیاہ (Black) ہے۔ ''سر'' کا مقام شش (پھیپھڑے) ہیں پھیپھڑا جو وسط سینہ سے ذرا بلند ہے، نور کا رنگ سبز (Green) ہے۔ ''اخفیٰ'' وسط سر (ام الدماغ) ہے۔ رنگِ نور بے رنگ (Colour Less) ہے بعض قادری لوگ بھی انہیں لطائف پر ضرب لگاتے ہیں۔

سوال 58: حضرت مولانا جامیؒ اور حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ (مرشد حضرات یوسفینؒ) کے خیال کے مطابق آثارِ لطائف بیان کرو؟

جواب: حضرت مولانا جامیؒ اور حضرت شاہ کلیم اللہؒ جہاں آبادی کے خیال کے مطابق اگر خواہشات نفسانی غالب ہیں تو یہ ''نفس'' (Anima) ہے۔ اگر کبھی نفسانی خواہشات رہیں اور کبھی نہ رہیں تو یہ قلب (Heart) ہے اگر اچھے خواہشات کا غلبہ ہے تو وہ ''روح'' (Soul) ہے۔ اگر خواہشات کو بھی چھوڑ کر ذات حقہ (اللہ) کی طرف متوجہ ہو جائے تو یہ ''سر'' (Latent) ہے۔ اگر اپنی طرف سے منہ موڑ کر صرف مذکور (اللہ) کا خیال رہے تو یہ خفی (Hidden) ہے۔ اگر درمیان سے ذکر ہی اٹھ جائے نہ ذاکر کا خیال نہ مذکور کا خیال تو یہ اخفیٰ (Recondite) ہے۔

سوال 59: دل اور ارادہ کے متعلق حکماء (عارف Sage) کا کیا خیال ہے۔ طریقہ قادریہ میں ارادہ وخیال کی کیا اہمیت ہے؟ یعنی لطائف کی اصلاح کا کیا نتیجہ حاصل ہوتا ہے؟

جواب: سب سے پہلے دل حرکت کرتا ہے۔ اور سب سے آخر بھی دل کی حرکت بند ہوتی ہے۔ اسلئے بعض حکما کے پاس ذِکر و شغل سب دل سے متعلق ہوتے ہیں اور یہ حضرات ذکر میں دل پر ضرب لگاتے ہیں۔ اکثر قادری طریقہ کے لوگ اپنی ساری توجہ ارادہ اور خیال پر رکھتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ بالارادہ جرم (Crime with intention) کریں تو سزا ملے گی۔

☆ اصل یہ ہے کہ ارادہ کرنے کے بعد انسان مختار سمجھا جاتا ہے۔ جس کو ارادہ نہیں۔ اختیار نہیں۔ چونکہ ارادہ سے پہلے کے جو اسباب ہیں۔ انسانی اختیار کو اسمیں دخل نہیں۔ اس واسطے تاکید کی جاتی ہے کہ بے ارادہ رہو۔ لطائف کی اِصلاح (Reform) کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اس بند (اشعار) میں بیان کیا گیا ہے۔

میں کہوں تو زبان سے میری تو ہی نکلے
میں نظر جس پہ کروں تو ہی مرا ہو منظور
میری ہر سانس سے جاری نفسِ رحمانی
میرا ہر لفظ ہے شرحِ کتابِ مسطور

حسرتؔ صدیقی

Back to Questions

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life)

یعنی
Means

رَاہِ سُلُوک

The Polite & The Mystical Way of Life

حصہ چہارم

Part IV

﴿24﴾ اللہ مدد کرے گا مولیٰ مدد کرے گا

اللہ ہے ہمارا اللہ مدد کرے گا اللہ پہ کر بھروسہ اللہ مدد کریگا
اُس سے کرو محبت اُسکی کرو اطاعت مانگو جو دل میں آیا اللہ مدد کریگا
توبہ اگر ہو دل سے عصیاں رہینگے کیسے کر اختیار تقویٰ اللہ مدد کریگا
مولیٰ پہ کر توکل صبر اور شکر کر کے لے یہ سبق ہے تیرا اللہ مدد کریگا
اک اور سبق پہ عامل ہونا پڑیگا تجھ کو تسلیم اور رضا کا اللہ مدد کریگا
آسان ہو فقر و فاقہ پھر ہے تمہارا راستہ توحید کا فنا کا اللہ مدد کریگا
انسان کامل ہوگا عبد خدا بنے گا آخر سبق ہمارا اللہ مدد کریگا
محبوب رب عالم سردار دو جہاں کا ہے بیچ میں وسیلہ اللہ مدد کریگا
لا تقنطوا سے مجھ کو امید ہے کرم کی بس ایک ہے سہارا اللہ مدد کریگا

مست جنوں کو اُسکے پروا نہیں کسی کی
عزتؔ کا ہے یہ نعرہ اللہ مدد کریگا

عزتؔ صدیقی

Back to Questions

﴿25﴾ ذکر

Invocation

سوال 60: ذکر کرنے کے متعلق احکامِ الٰہی اور ذاکرین کی فضیلت کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

جواب: اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے! فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (البقرہ 152) یعنی تم خدا کو یاد کرو تو خدا بھی تمہیں یاد کریگا۔ یاد کرو ہمیشہ اس سے فریاد کرو۔ غفلت جائیگی تو اللہ کی محبت آئیگی۔ جسکو خدا سے کام نہیں، اُس کا نیک انجام نہیں۔

☆ خدا کے دربار میں جانا ہے۔ اسکو مونہہ دکھانا ہے۔ خالی ہاتھ جاؤ گے تو پھل کہاں سے پاؤ گے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر......

☆ جو نادان (Careless) ہوتے ہیں اپنی عمر برباد کرتے ہیں۔ نہ ذکر، نہ فکر۔ جو ہوشیار (Careful) ہوتے ہیں وہ ہر طرح خبردار (Alert) رہتے ہیں، اپنی ہر سانس کو غنیمت (Blessing) جانتے ہیں۔

☆ تجربہ سے معلوم ہوتا ہیکہ انسان رات دن میں چوبیس (24) ہزار بار سانس (Breath) لیتا ہے۔ ذاکر حضرات ایک ایک سانس میں کئی کئی بار اللہ کا نام لیتے ہیں۔ اسطرح ان کا کوئی سانس ذکرِ الٰہی سے خالی نہیں رہتا۔ سانس کیساتھ ذکر کرنے کو ''پاس انفاس'' (Breathing Invocation) کہتے ہیں۔ اس سے ''دوامِ حضور'' حاصل ہوتا ہے۔

Back to Questions

سوال 81: طریقۂ قادریہ میں ذکر کیلئے زکوۃِ اسماء الٰہیہ توجہات کے ساتھ کس طرح دی جاتیں ہیں؟

جواب: قادریہ طریقہ میں ''توجہات تشریف'' (Concluding Supplication) کیساتھ اسماء الٰہی (Divine Epithets) کی زکوۃ دیتے ہیں۔ یہ زکوۃ کیا ہے؟ ایک (لاکھ) دفعہ اللہ کا نام لینا ہے۔ بعض لوگ ''زکواۃ'' کی تعداد ایک ہزار بار، دس ہزار مرتبہ اللہ کا نام لینے کو کہتے ہیں۔

☆ ہر وقت الگ دعائیں۔ ہر ہفتہ کی جدا ادعیہ (مختلف دعائیں) ہیں اُسکو ''اُسبوع شریف'' (Weekly Supplication) کہتے ہیں ہر نماز کیساتھ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کے عدد کے موافق یعنی (140) بار کلمہ شریف پڑھتے ہیں اور اسکو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پر ختم کرتے ہیں۔ اپنے دل و زبان کو ذکر الٰہی سے ایسا بھر دیتے ہیں کہ بیکار باتوں کی بلکہ خیالات کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ذکر کرنیوالا ''اللہ'' نام کا ورد (بار بار) کرتا ہے۔ پہلے زبان سے ذکر کرتا ہے رفتہ رفتہ دل بھی اُسکے ساتھ ہو جاتا ہے۔

☆ غفلت اسکے پاس نہیں پھٹکتی۔ البتہ ذکر کرتے کرتے خود کو بھول جاتے ہیں۔ اب ذاکر کہاں اور ذکر کدھر؟ اب مذکور ہی مذکور ہے۔ یعنی اللہ ہی اللہ ہے۔ مذکور (اللہ) سے دل معمور (بھرا ہوا) ہے۔ یہی کمال حضور (Epitome of presence) ہے۔ حق الحق (Truth of truth) ہے۔

سوال 82: ذکر کرنے کے متعلق احکامِ الٰہی اور آیاتِ قرآنی بیان کرو؟

جواب: ذکر (INVOCATION) کرنے کے تعلق سے جو تین چار چیزیں مخصوص

Back to Questions

(Definete) ہیں۔اور قرآن شریف میں مذکور (بیان کردی گئی) ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

1) قرآن میں ہے۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یعنی ''جان لو بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔عبادت کے لائق نہیں''۔ لہٰذا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا ذکر مشائخوں کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ حکم خدا ہے۔اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے حاصل ہوا ہے۔

2) ایک دوسری جگہ قرآن شریف میں ہے وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَر یعنی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔(العنکبوت 45) لہٰذا ''اللہ اللہ'' کا ذکر کرنے کا حکم بھی قرآن شریف سے ثابت ہے۔

3) قرآن شریف میں یہ بھی ہے اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ (العمران 191) یعنی ''اللہ کا ذکرو اسکی یاد میں رہو چاہے تم کھڑے رہو یا بیٹھے اور کروٹ لیٹے رہو یا آرام سے پڑے رہو''۔اس سے تو ''دوام حضور'' (Perpetuity of presence) (ہروقت حاضری) کی تعلیم نکلتی ہے۔جو قرآن شریف سے ثابت ہے۔

قرآن شریف میں یہ بھی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (سورۃ احزاب 56)

ترجمہ :- ''یقیناً اللہ اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس کے پیغمبر ﷺ پر اَے مسلمانوں، اَے ایمان، والو تم بھی اُسکے رسول [ﷺ] پر صلوۃ وسلام بھیجو۔اور اِس پر نہایت اہتمام کرو''

Back to Questions

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا قرآن کے حکم سے ہے۔

5) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ (الحشر 24) یعنی "اُسکے (اللہ کے) اسماء حسنہ ہیں، سب اسکی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔" لہٰذا خدا تعالیٰ کے بہت سے اسماء حسنہ (Graceful Epithets) ہیں۔ جو اُن اسماء کو یاد رکھے اور مداومت (Continuance) ورد کرے وہ جنت میں جانیکا مُستحق ہو جائیگا۔

☆ اِسکا قاعدہ یہ ہے کہ ہماری قوتوں (Facultees) میں جو قوت کمزور ہے اُسکو ترقی دینے کیلئے "اللہ" کے ایسے اسم (نام) کو منتخب کریں جو اُس کے مناسب ہے۔

سوال 83: کیا ذکر کرنے کے طریقہ عمل مختلف ہیں؟ اور ذکر کا انتخاب کرنا کن کا کام ہے؟

☆ ذکر کے طریقہ عمل میں اِختلاف ہو سکتا ہے۔ ہر شخص کا تجربہ جدا، مذاق (Method) جدا ہے۔ طریقہ ذکر تو اپنا اپنا انتخاب ہے، کامل استاد وہی ہے جو طالب کے حسب حال (ضرورت کے لحاظ سے) ذکر و شغل بتا دے۔

☆ جس طرح دواؤں (Medicine) میں گولی (Tablet) عرق (Syrup) انجکشن (Injection) ہوتے ہیں۔ اور ان دواؤں کا انتخاب (Selection) بیمار کے لحاظ سے حکیم یا ڈاکٹر کرتا ہے۔ اسی طرح کلمہ طیبہ، اسم جلالہ "اللہ" کا مختلف طور سے اَفکار و ذکر کیا جاتا ہے۔ اور اُن اذکار (Invocations) کا انتخاب اور طریقہ کسی شخص کے حسب حال منتخب کرنا "عارف" (اللہ والے، مرشد کامل) کا کام ہوتا ہے۔

Back to Questions

سوال 64: مرشدِ کامل کی نگرانی میں ''ذکر کثیر'' کرنے کی اہمیت اور فوائد کو اختصاراً بیان کریں؟

جواب: مرشد کامل کی نگرانی میں اسمائے الٰہیہ کے انتخاب کے بعد کثرتِ ذکر سے عالم مثال (World of Similitude) کھلتا ہے۔ خطرات دفع ہوتے ہیں۔ فنائے افعال و صفات و ذات کے منازل طئے ہوتے ہیں۔ اور انسان کی باطنی اصلاح کے ساتھ نفس، قلب (دل) اور روح کی پاکیزگی ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ بندے ناچیز کو مقرّب الٰہی بنا دیتا ہے۔ یعنی بندہ ایک قدم ذکر کے ذریعہ اللہ کی طرف آئے تو اللہ تعالیٰ دس قدم اُس کی طرف آتا ہے۔ حتی کہ بندہ اپنے رب کی یاد میں فنا ہو جاتا ہے۔ یعنی اپنا ارادہ کھو دیتا ہے۔ اَب اُسکا ہر فعل تحتِ حکم الٰہی ہو جاتا ہے۔ اسکا جینا اور مَرنا دونوں باعث رحمت ہو جاتا ہے۔

﴿26﴾ اقسامِ ذکر

Kinds of Invocation

سوال 65: ذکر کی دو قسمیں ذکرِ جہری اور ذکرِ خفی سے کیا مراد ہیں؟

جواب: پُکار کر یعنی با آواز بلند (جس آواز کو کم اَز کم خود سُن سکے) ذِکر کرنے کو ذِکر جَہری (Audible Invocation) کہتے ہیں۔ ذِکر جَہری کرنے والوں کو جو کیفیت طاری ہوتی ہے وہ آگ میں جلنے کے مشابہہ (جیسی) ہے۔ یا بچھو کاٹنے (Scorpion bite) کے مُماثل ہے۔

☆ آہستہ یا دل میں ذِکر کرنے کو ذکرِ خفی (Quit Invocation) کہتے ہیں۔

Back to Questions

ذکرِ خفی کرنے والوں پر جو فنائیت آتی ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کسی کو پانی میں ڈبو دیا (Drown) یا اُسکو سانپ نے کاٹ لیا (Snake Bite)۔ یعنی اس میں محویت طاری ہوتی ہے۔

سوال 66: ذکرِ جہری اور ذکرِ خفی کی کیفیات میں کیا فرق ہے؟

جواب: ذِکرجہری اور ذِکرخفی دونوں سے فَنائیت (Annihilation) طاری ہوتی ہے یعنی مَرتے دونوں ہیں۔ ایک جیسے جل کر مرتا ہے اور ایک جسے سانس رُکنے سے مَرتا ہے۔ توحید (Monothism) اور فنا (Extinction) دونوں میں ہے مگر ہر ایک کی کیفیت (State) جُدا ہے۔ جیسے اَفیون (Opium) سے بھی نشہ ہوتا ہے اور شراب (Wine) سے نشہ آتا ہے۔ مگر اَفیونی خاموش رہتا ہے اور شرابی چیختا چلاتا ہے۔

بعض چشتی لوگ دو سو (200) دفعہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھکر چار سو (400) دفعہ اِلَّا اللّٰہ کا دل پر ضرب (Impluse) لگاتے ہیں۔ اور چھ سو (600) دفعہ اللہ اللہ پڑھتے ہیں۔

سوال 67: ذکر کے دوسرے طریقوں کے نام بتاؤ؟

جواب: ذکر کے دوسرے طریقوں میں حَبس دم (Stilling Invocation)، ذِکرِعینی (Eyeing invocation)، ذِکر صَعود و نُزول (Invocation of Ascend & Descend)، ذِکرحَدّادی، ذِکر مشی اَلاَقدام (Invocation of Walking)۔ سُلطانُ الاَذکار (Supreme Invocation)، اَدّعیہ (دعائیں) وغیرہ ہیں۔

☆ وقت کو ضائع (خراب) نہ کرو۔ وقت لا قیمت (Costly) ہے۔ ذِکر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ کوئی ایک ذِکر بھی جم جائے تو غنیمت (Lucky) ہے۔

Back to Questions

سوال 68: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلوۃ وسلام پیش کرنے کی اہمیت و فضیلت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب: یاد رکھو! جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِمداد نہ ہو اور اُن پر صلوۃ وسلام نہ بھیجا جائے، کبھی اطمینانِ قلب پیدا نہیں ہوتا۔ وَبْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (مائدہ 35) یعنی "اللہ کا قُرب حاصل کرو اسکی بارگاہ میں وسیلہ سے" کے فردِ اعلیٰ (Supreme Person) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

حدیث شریف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے عرض کیا میں تمام وقت صلوٰۃ وسلام میں گزارتا ہوں اور تمام وقت اُسی میں صرف کرتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاٰنَ كَفِيَتَ اَمْرِكُ (اب تمہارے) کام کیلئے صلوٰۃ وسلام بالکل کافی ہیں۔

سوال 69: تزکیہ قلب کیلئے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے کے چار جامع طریقوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: "لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" پڑھنے کے چار طریقہ ہیں اور اُن کے خصوصیات جدا ہیں۔ وہ طریقہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ ذکر چار ضربی،   ۲۔ ذکر تین ضربی،

۳۔ ذکر دو ضربی،   ۴۔ ذکر ایک ضربی،

یہ سب طریقے ذکر خطرات ور تزکیہ قلب کیلئے نہایت فائدہ بخش ہیں۔

سوال 70: ذکر چار ضربی کا طریقہ بیان کرو؟ اس ذکر سے کیسے خطرات دفع ہوتے ہیں اور ذکر نفسِ امّارہ نفسِ مطمئنہ میں بدل سکتا ہے؟

Back to Questions

جواب: **ذکر چار ضربی** :Four Impuse Invocation: چارزانوں بیٹھو۔ بائیں پاؤں کے گھٹنے کے پاس سے ہلکا جھٹکا دیکر لا کو کھینچو اور خیال کرو کہ ضرب (Impluse) شیطان پر پڑا ہے۔ لا کو الٰـــہ کے ساتھ ملاؤ اور سیدھے گھٹنے (Right Knee) پر ضرب دو اور سمجھو کہ یہ ضرب خطرۂ نفسانی (Consideration of Anims) پر ہے۔ اُس کے بعد الٰــہ کو "ھ" کے ساتھ ملاؤ اور سیدھے شانے (Right Shoulder) پر ضرب دو۔ یہ ضرب خطرہ مَلَکی (Consideration of Angles) پر ہے۔ پھر بائیں جانب یعنی دِل پر اِلّا اللہ کا ضرب لگاؤ کہ خدا کے سوا کوئی باقی نہ رہے۔

یاد رکھو! شیطان اور نفس کا خطرہ (Anima's Considetion) نفس امارہ (Villainous Anima) کا نتیجہ ہے۔ اور بار بار متنبہ (Coution) کرتے رہنا، بُرے کاموں پر ملامت (Repoach) کرتے رہنا۔ یہ نفس لوامہ (Conscious Anima) کی صِفت ہے۔ خدا کی طرف ہمہ تن (Totally Devoted) ہو کر متوجہ ہو کر بیٹھ جانا۔ یہ کام ہے نفس مُطمئنہ (Satisfied Anima) کا ہے۔ اِسی لئے ذِکر چار ضربی کے معنی یہ ہوئے کہ نفس و شیطان کی کشمکش کی ضرورت نہیں۔ نہ کسی فِرشتہ کے مُتنبہ (Caution) کرنیکی حاجت ہے۔ اللہ تعالیٰ بس ہے کافی ہے۔

سوال 71: ذکر سہ ضربی کا طریقہ اور اس کے فوائد بیان کرو؟

ذِکر سہ ضربی (Three Impluse Invocation) : ناف (Navel) سے لا کو کھینچو پھر سَر کو سیدھے طرف گھماؤ اور جگر پر اِلٰہ کا ضرب دو اور دل پر اِلّا اللہ کا ضرب دو۔ اِس "ذکر سہ ضربی" میں تمام لطائف (Subtleties) پر سے گذر جانا ہے جو دفع خطرات

میں بہت مفید ہے۔ ایسا ذکر اکثر نقشبندی لوگ کرتے ہیں۔

سوال 72: ذکر دو ضربی کا طریقہ اور اس کا فائدہ بیان کرو؟

جواب: ذکر دو ضربی (Two Impulse Invocation) : لَا کو دل سے کھینچو اور اِلٰہ کیساتھ سیدھے طرف لیجاؤ۔ یعنی خدا کے سوا خطرات جتنے ہیں پسِ پُشت (پیچھے) پھینک دو اور پھر اِلَّا اللہ کہکر دل پر ضرب لگاؤ۔ یعنی دامن رحمت الٰہی میں چُھپ جاؤ۔ گم ہو جاؤ۔ باقی (اللہ) باقی رہے اور فانی (بندہ) فنا ہو جائے۔ اِس ذکر کو بعض قادری، رفاعی، شاذلی حضرات کرتے ہیں۔ بعض بیٹھکر بعض کھڑے ہوکر۔

﴿27﴾ اَشغال (Vocations)

سوال 73: اشغال سے کیا مراد ہے؟ اشغال کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب: ایک خیال ہے۔ ایک دُھن ہے، اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے، یہ لگاؤ کہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (الحدید 4) یعنی ''ہم جہاں ہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہی ہے۔'' یہ دھن کہ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ 115) یعنی ''جدھر منہ پھیرو اُدھر اللہ ہی کی صورت ہے'' یہ سوچ کہ وَفِىْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (ذاریات 21) یعنی ''اللہ ہمارے میں ہے، اندر بھی وہی اور باہر بھی وہی'' یہ احتیاط کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۃ ق 16) یعنی اللہ شہہ رگ (Jugular Vane) سے بھی قریب ہے''۔ اِسطرح اٹھتے بیٹھے چلتے پھرتے اور لیٹے ہوئے صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا کبھی زبان سے کبھی دِل سے ذِکر کرتے رہنا یہ ہی اَشغال ہیں۔

Back to Questions

نہیں ہوں میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں   خدا ہی ہے خدا ہے میں نہیں ہوں

(حسرت صدیقیؒ)

سوال 74: اشغال سے بالآخر کیسے بندے میں حبّ اللہ و رسول ﷺ پیدا ہوتی ہے؟

جواب: یاد رکھو! ذِکرو اَشغال کا مَقصد محبوب (اللہ اور اُسکے رسول ﷺ) سے نسبت (Connection) ہونا، ربط ہونا ہے۔ بلکہ محبت (Love) ہونا ہے۔ مُحبت سب سے آخر میں آتی ہے اور اپنا عجیب و غریب رنگ دکھائی ہے۔ بَرسوں کا راستہ دِنوں میں اور دِنوں کا مِنٹوں میں طئے کراتی ہے۔

سوال 75: آخر یہ حبّ یا محبت ہے کیا؟

جواب: محبت ایک جذبہ (Emotion) ہے جو اِنسان کے دل پر چھا جاتا ہے محبوب (Beloved) کو ملانا یعنی دو کو ایک کرنا محبت کا کام ہے۔ اِس طرح دوری باقی نہیں رہتی۔

جب محبت ہوجاتی ہے تو ابتداء میں خاموش رہتا ہے۔ محبوب کی باتوں کیلئے سراپا گوش (پیاسا) ہوتا ہے۔ نہ شرم، نہ حیا، نہ غیرت، محبت جب بڑھ جاتی ہے تو مُحِب یا عاشق غریب بَڑبَڑاتا ہے۔ مگر ہمت نہیں ہارتا۔ چاہِ محبت میں پھاندتا (Leaps) ہے اور کودتا (Jumps) ہے۔ واہی تباہی (Useless worlds) بکتا ہے۔ سب کچھ اُس پر پاش پاش (ختم) ہوجاتا ہے۔ اور خود باقی نہیں رہتا۔ بلکہ محبوب کو باقی رکھتا ہے۔ عقلمندوں کے پاس محبت بَلا (Curse) ہے۔ اُس سے جدا رہنا ہی بھلا ہے۔

یاد رہے کہ محبت ہوجاتی، کی نہیں جاتی۔ جب محبت پروان چڑھتی ہے تو عشق کہلاتی ہے۔ عشق اللہ یاد اللہ اللہ بس باقی ہوس۔

Back to Questions

بسم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے

صراطِ مستقیم

(Straight & Righteous Way of Life)

یعنی

Means

راہِ سُلُوک

The Polite & The Mystical Way of Life

حصہ پنجم

Part V

Back to Questions

﴿28﴾ بے شک خدا دکھائیگا صورت رسول ﷺ کی

حُب خدا بڑھائی ہے اُلفت رسول ﷺ کی
قرب خدا عطا کرے قربت رسول ﷺ کی

حکم نبی ﷺ تو اصل میں حکم خدا ہی ہے
لازم ہر ایک پر ہے اطاعت رسول ﷺ کی

اُنکے میں صدقے جاؤں گا قربان جاؤں گا
اللہ گر دکھادے جو صورت رسول ﷺ کی

شُوریدگی عشق نے دیوانہ کردیا
دل میں مرے بسی ہے محبت رسول ﷺ کی

حُب محمدی [ﷺ] مرے دل میں ہو جوش زن
سمجھوں گا اسکو ہے یہ عنایت رسول ﷺ کی

اُس کا بلند مرتبہ کرتا ہے ذوالجلال
کرتا ہے جان و دل سے جو عزت رسول ﷺ کی

اللہ کو تو سب ہی جہاں میں ہیں مانتے
راہ ہدیٰ پہ لاتی ہے سنت رسول ﷺ کی

شیطان و نفس سے رہیں محفوظ یا خدا
ہر ہر قدم پہ ہم کو ہے حاجت رسول ﷺ کی

پھولے سمائیگی نہ مری روح جسم میں
جب قبر میں دکھائینگے صورت رسول ﷺ کی

عزّت غُلام حضرت خیرالوریٰ ﷺ ہوا
کافی ہے دو جہان میں نسبت رسول ﷺ کی

عزّت صدیقی

Back to Questions

﴿29﴾ غِناء (سماع)

Religious Vocalization

سوال 78: غنایا سماع سے کیا مراد ہے؟ عشق ومحبت کیسے جذبات ابھارنے میں غناء کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب: منجملہ اور اُمور (کاموں) کے غناء (سماع) شعر گوئی، قوالی یہ ایسے اُمور (کام) ہیں جو باآسانی دل میں عشق ومحبت (Love and Affection) کی آگ لگاتے ہیں۔ جذبات (Emotions) کو اُبھارتے ہیں۔ گھٹے ہوئے جذبات باہر لاتے ہیں۔ خیالات کو ایک نقطہ پر قائم کرتے ہیں۔ یہ وہ کیفیات ہیں جس سے توحید ویادِ خدا کی طرف راہ نکلتی ہے۔

☆ واضح ہو کہ اِسلام کسی فطری جذبہ (Natural Inclination) کو مَعدوم (Suppress) نہیں کرتا بلکہ اسکی اِصلاح (Reform) کرتا ہے۔ اُسکو اِعتدال (Moderation) پر لاتا ہے۔ گانا یا شعر (Poetry) پڑھنا، اس کا بھی یہی حکم ہے۔ اسلئے گانے وغیرہ کے متعلق چند چیزیں دریافت کر کے صحیح حکم لگایا جاسکتا ہے۔

1) اول یہ دیکھا جائے گا کہ شعر (Couplets) کا مطلب (Meaning) اور اسکی غرض (Objective) کیا ہے؟ اُسکو گانے والا کون ہے اور سننے والا کون؟ ظاہر بات ہے اَشعار (Poetry) میں کُفریات (apostance) ہو تو یہ ناجائز (forbiddon) ہے۔ کفریات اگر نثر (Plain Language) میں بھی ہے تو یہ ناجائز ہے۔

Back to Questions

2) گانے والا اگر کوئی بدچلن (Loose Character) ہو تو اُسکا گانا بھی ناجائز اور سُننا بھی جائز نہیں۔ اِسلئے بے تحقیق (Without investigation) کوئی حکم لگا دینا اہل علم (Literates) کے شایانِ شان (Worthy) نہیں۔

3) یہ بھی یاد رہے کہ ہر شخص کی طبیعت (Temperment) ایک سی نہیں ہوتی۔ کسی کو گانا پسند ہے کسی کو گانا پسند نہیں۔ خود ایک شخص کی ہمشیہ ایک حالت نہیں رہتی۔ اسلئے جس چیز سے خدا کی یاد پیدا ہو یا ترقی (Improve) کرے تو وہ چیز اچھی ہے۔ اِسی طرح جس چیز سے غفلت (Forgetfulness from Allah) پیدا ہوتی ہو، نہ اُسکا سننا اچھا ہے نہ کہنا اچھا ہے۔

سوال 77: کیا غنا کا اثر فطری و طبعی ہے؟ ایسا اثر کیا جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے؟

جواب: غِناء سماع کا اثر ایک فطری و طبعی چیز ہے۔

☆ عرب میں کوئی حُدی (ایک قسم کا گانا) پڑھتا ہے تو اُونٹ (Camels) جوش (Exitement) میں آ کر تیز چلنے لگتے ہیں۔ ایک دفعہ اچھے حُدی پڑھنے والے نے حُدی سنائی۔ قافلے (Carvan) کے اُونٹ تیز چلنے لگے اور اُس میں بیٹھی ہوئی عورتوں کو تکلیف ہونے لگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رِفقًا بِالقَوَارِیرِ" یعنی اِن شیشوں (عورتوں) پر نرمی کرو۔

☆ سانپ (Snake) جو آدمی کا دشمن ہے اور آدمی اُسکا دشمن، مگر اُس کے سامنے بین (Flute) بجاتا ہے تو سانپ سوراخ (Hole) سے باہر نکل آتا ہے اور جھومنے لگتا ہے۔ معلوم ہوا کہ مُوسیقی (Music) کا اثر طبعی (Natural) چیز ہے۔ ممکن ہے بعض حضرات کو

Back to Questions

اچھی آواز اور اچھی طرز (Melody) سے تکلیف پہنچتی ہو۔ ایسے لوگ چند (Rare) ہونگے۔ اُن کے لئے احکام مُرتب (Device) نہیں ہوسکتے۔ اَحکام تو اکثریت (Majority) پر مُرتب ہوتے ہیں۔

سوال 78: کیا احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں غنا و سماع، شعر و نعت گوئی کے واقعات ملتے ہیں؟

جواب: غِناء (Vocalization) اَحادیث کی روشنی میں

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر (Couplet) کا ذکر آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "وہ کلام (Poetry) ہے۔ اچھا کلام اچھا ہے، بُرا کلام بُرا ہے۔" (اس حدیث کو دار قطنیؒ اور اِمام شافعیؒ نے روایت کیا)

☆ براء بن عازفؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حَسِّنُو الْقُرآنَ بِاَصْوَاتِکُم فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَةَ یَزِیْدُ الْقُرآنَ حُسْنًا" یعنی قرآن میں اپنی آواز سے حسن پیدا کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن (Elegance) کو ترقی دیتی ہے۔"

☆ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (نعت گو شاعر) کو مسجد میں منبر پر بیٹھاتے، وہ منبر پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اَشعار (Poetry) پڑھتے، فخر (Pride) کرتے اور آپ ﷺ کی طرف سے کافروں سے اور دشمنوں سے مدافعت (Defence) کرتے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Back to Questions

فرماتے جب تک حسانؓ رسولؐ کی طرف سے مدافعت اور فخر کرتا رہے گا روح القدس اُس کی تائید کرے گا۔ (بخاری)

☆ محمد بن حاطب جمحیؓ سے مروی ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ''حلال و حرام (Alloed and Prohibited) میں یہی فرق ہے کہ نکاح (Marriage) میں گانا بجانا ہوتا ہے۔'' (احمد، ترمذی، نسائی)

☆ ہاں! اپنا کام کرو میں یہودیوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے دین میں بڑی کشادگی (Generosiy) ہے۔ میں مضبوط (Firm) اور آسان (Simple) دین دیکر بھیجا گیا ہوں۔ اِس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتیں ہیں۔

گانے اور قوالی (سماع) کا حکم بھی غِناء کے حکم پر ہوگا کیونکہ غِناء وسَماع یعنی گانا بہت سے صحابہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ اجمعین سے ثابت ہے کہ اُنہوں نے سنا۔ اِمام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کے پاس ''مزامیر و معازف'' (Flute & Daf) کے ساتھ گانا ''مُباح'' ہے۔ حدیث کی ساری کتابیں اِس سے بھری پڑی ہیں۔ جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا، ابن عبد البر کی روایت میں ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سنا، اس کو ماوردی نے نقل کیا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے سنا، اس کو بیہقیؒ، ابن ماجہؒ اور سعید بن منصورؒ واحدی نے روایت کیا۔ ابو عبیدہؓ یہ عشرہ مبشرہ سے ہیں حضرت بلالؓ، عبداللہ بن ارقمؓ اور اسامہ بن زیدؓ نے سنا، بیہقی نے اسکی روایت کی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سنا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔ ابن عمرؓ نے سنا، اس کو ابن طاہر نے روایت کی۔ براءؓ نے سنا، اسکو ابو نعیم نے روایت کی۔

Back to Questions

☆ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کا کام ''اَمر بالمعروف اور نہی عَنِ المنکر'' تھا ایک دعوت ولیمہ میں بلائے گئے وہاں ''لَہو'' گانا بجانا تھا آپؒ نے سن کر صبر کیا۔

☆ نقشبندیہ سلسلہ کے جد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی نے فرمایا میں یہ کام نہیں کرتا اور کرنے والوں پر انکار بھی نہیں کرتا۔ قادریہ سلسلہ میں بعض سَماع (قوالی) کے قائل ہیں اور بعض مخالف۔ چشتیوں کے پاس سماع کی بڑی اہمیت ہے۔

سوال 79: سماع یا غنا، گانا، ایک طبعی چیز ہے اور طبعی چیز کے متعلق دینِ اسلام میں کس طرح تائید آئی ہے؟

جواب: گانا ایک طبعی چیز ہے۔ جب سے اِنسان ہے تب سے گانا بھی ہے، بجانا بھی ہے۔ لَا رُهْبَانِيَّةَ فِى الْاِسْلَام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو طبعی (Natural) اور فطری چیزیں ہوتی ہیں اُن سے اسلام میں ممانعت نہیں کی گئی ہے بلکہ اسکی اصلاح کی گئی ہے۔ مثلاً کھانا ایک طبعی چیز ہے۔ کھانا حرام نہیں کیا گیا بلکہ سُور کا گوشت اور دیگر مُردار چیزیں کھانے سے ممانعت کی گئی ہے۔ عورت کی طلب ایک طبعی چیز ہے، اسلام نے رُہبانیت (Monkey) سے ممانعت کی اور زنا کاری (Adyultry) کو روکا ہے۔ اِس طرح گانا بھی ایک طبعی چیز ہے۔ کفریات کے اَشعار گانے سے ممانعت کی گئی ہے۔ مگر اللہ کی محبت اور رسولؐ کی الفت بڑھانے والے اَشعار ضرور پڑھے جائیں گے۔ ان پر خوب سَر دُھنا جائے گا۔

سوال 80: کیا سماع یا قوالی میں 'وجد' طاری ہونے کا ماخذ قرآن وحدیث ہے؟

جواب: قوالی میں بعض لوگ وَجد (ایک سرور اور نشہ کی کیفیت) سے روتے ہیں،

Back to Questions

منہ کے بَل گرتے ہیں جیسا کہ اِس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ ترجمہ ''اور وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں، روتے ہوئے اور اُنکا خشوع خضوع بڑھتا ہی جاتا ہے۔'' (۱۰۹ بنی اسرائیل) سے ثابت ہوتا ہے۔ بعض کا دل دہل جاتا ہے جیسا کہ یہ حدیث سے واضح ہے۔ ''اِبنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاری کو پڑھتے سُنا اِنَّ لَدَیۡنَآ اَنۡکَالًا وَّجَحِیۡمًا (سورہ مزمل 12) (ہمارے پاس بیڑیاں [عذاب] اور دوزخ بھی ہے) تو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم چیخ اُٹھے''۔ بعض لوگ خوشی کے مارے کودتے ہیں۔ جیسا کہ امام غزالی ''کیمیائے سعادت'' میں فرماتے ہیں، ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ''تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں'' آپؓ مارے خوشی کے رقص کرنے لگے، کئی مرتبہ زمین پر پاؤں مارا جس طرح عرب کی عادت ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جعفر طیارؓ سے فرمایا کہ تم خَلق اور خُلق (اخلاق) میں میرے جیسے ہو تو وہ بھی خوشی کے مارے رقص کرنے لگے۔ پس جو کوئی اِس رقص کو حرام کہتا ہے وہ خطا کرتا ہے۔ (انتہی کلما غزالی)

☆ دیکھو! ٹھنڈے لوہے پر لاکھ گھن مارو کچھ نہیں ہوتا۔ دل کے لوہے کو آتشِ (آگ) محبت سے گرم کرو پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اَللّٰه اَللّٰه سے اُس پر ضرب لگاؤ پھر دیکھو تم کو تلوار بھی مل جائے گی اور بھالا بھی۔ یعنی اس لوہے سے تم مفید ہتھیار بنالوگے۔ یہ ایک تمثیل ہے جس کا مفہوم ہے کہ غناء (سماع) کے ذریعہ آتشِ محبت میں آنسو بہاکر، ذکرِ الٰہی کے ضرب لگا کر دیکھو۔ تمام خطرات کافور ہو جائیں گے۔ اور دل جو اللہ کا گھر ہے نورِ الٰہی سے روشن ہو جائیگا۔

Back to Questions

﴿30﴾ قُربِ نوافل و فرائض

(Suprererogatory & Obligatory Proximity)

سوال 81: قربِ نوافل اور قربِ فرائض سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے ارادے سے اچھا کام کرنا ''قربِ نوافل'' (Supprerogatory Proximity) میں شامل ہے یعنی نفل عمل کے ذریعے اللہ کا قرب (Proximity) حاصل کرنا۔

☆ حکم یا اَمر کے بعد یعنی تحتِ اَمرِ الٰہی کام کرنا ''قُربِ فرائض'' (Obligatory Proximity) میں داخل ہے۔ یعنی فرض عمل کی اَدائی سے قُربِ الٰہی حاصل کرنا۔

دیکھو! قربِ نوافل کی سو (100) رکعتیں چونکہ اپنے ارادے سے پڑھی گئی ہیں فرض نماز کے دو (2) رکعتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں جو تحت اَمرِ الٰہی ہیں۔

سوال 82: اَمرِ الٰہی کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟ اور ان پر عمل کرنے کا احسن طریقہ کیا ہے؟

جواب: اَمر (حکم) دو (2) قسم کے ہیں۔

(۱) امر ایجابی (Affirmative Cammand) یعنی معروف یا نیک کام کیلئے حکم۔

(۲) اَمر امتناعی (Prohibatory Command) یعنی نہی یا منکر (برایوں) سے بچنے سے متعلق حکم۔

☆ لہذا اَمر معروف یعنی جن کے کرنے کا حکم ہو۔ اسکے مطابق کام کرو اور جس کام سے نہی (منع) کی گئی یعنی منع کیا گیا اُس سے اجتناب کیا کرو یعنی دور رہو۔

☆ کسی کام کے کرنے سے پہلے اس کام کے کرنے سے متعلق قرآنی آیت پڑھ لیتے ہیں تو وہ کام ''قُربِ فرائض'' میں داخل ہو جاتا ہے۔ مثلاً کھانے اور پینے سے پہلے

Back to Questions

"کُلُوْوَشْرَ بُوْ مِنْ رِزْقِ اللّٰہِ پڑھ لیں۔ کلمہ طیب سے پہلے فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ لیں۔

اور درودِ شریف سے پہلے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھ لیں۔ پھر درود شریف پڑھیں۔

☆ اسطرح وَاٰتِ کُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ پڑھکر بیوی بچوں کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہ حکم کلّی ہے۔ ہر فعل (کام) کی ابتدا میں پڑھکر شروع کریں تو وہ فعل قربِ فرائض میں داخل ہو جاتا ہے۔ "قربِ فرائض" کا مرتبہ قربِ نوافل سے ستر [70] گنا زیادہ ہے۔

☆ بعض لوگ ذکرو اشغال و اوراد (درود) سے فارغ ہو کر دعا اِستخارہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُنکے دن بھر کے کام اپنی مرضی کے مطابق کر دیتا ہے۔ لیکن یاد رہے فرائض (Imperatives) اور مُحرمات (Prohibatives) میں اِستخارہ (Augury) درست نہیں کیونکہ وہ معصوم (نبیؐ) کے اَحکام ہیں اور واجبُ التعمیل (Complied with) ہیں۔

سوال 83: استخارہ کے بعد الہام اور کشف پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟ استخارہ کن باتوں (کاموں) پر کیا جاتا ہے؟

جواب: استخارہ (اللہ تعالیٰ سے خیر دریافت کرنا) میں تمہارے الہام (Inspiration) اور کشف (Unveiling) کو قرآن و حدیث پر پیش کرو۔ جو موافق ہو کر و اور جو نا موافق ہو نہ کرو۔

☆ مگر ہوشیار منصوص (اَمر و نواہی یعنی فرض و واجبات) کے مقابل (against) میں

Back to Questions

اِجتہادی حکم (Intepritation) یعنی ''استفارہ'' قابل قبول۔ہاں اگر کسی جلالی کیفیت اور حکم سے مجبوراً کام کرنا پڑا تو فوراً توبہ کرلو۔

☆ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامِ بَیِّنٌ وَمَا بَیْنَھُمَا متشبہاتٌ (حدیث) یعنی ''حلال واضح (صاف) ہے اور حرام واضح ہے۔اِن دونوں کے درمیان متشبہات ہیں'' معلوم ہوا کہ حلال وحرام کے بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ہاں مُتشبہات کے بارے میں پوچھنا پڑتا ہے کہ واضح کیا حکم ہے۔

سوال 84: ''استخارہ'' کا جواب آنے کی کیا صورتیں ہوتی ہیں؟

جواب: پوچھتے پوچھتے تھوڑے دن میں جواب آنے لگتا ہے۔شروع شروع خود پوچھنے کی آواز میں حکم آتا ہے۔پھر بعد میں ایک خاص لہجہ، خاص آواز آتی ہے۔یہ سب ''اِستخارہ'' ہی کی صورتیں ہیں۔بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ حکم (جواب) تو ملا ہے مگر اُس میں شبہہ (Doubt) ہے۔یعنی ''ڈُل مُل یقین'' ہے تو پھر پوچھتے ہیں کہ ''کروں یا نہ کروں'' میں تو غلطیوں کا بندہ ہوں۔تو اُس کا ثبوت دینے کیلئے اللہ تعالیٰ ایسی غیر معمولی بات واقع کرتا ہے کہ ہمارے خیال میں بھی نہیں تھی۔ اِس بات کو ''شاہد'' (Evident) کہتے ہیں۔''شاہد'' کے آنے کے بعد حکم بالکل صاف واضح ہو جاتا ہے۔شاہد (Evident) کے متعلق اِس مثال پر غور کریں۔

کسی شخص کو پوچھنے پر حکم آیا کہ ''فلاں'' کو اتنے روپئے دو''۔تو وہ اِس حکم کی صحت وعدم صحت (صحیح یا غلط ہونے) کیلئے متفکر رہتا ہے اور کہتا ہے ''اے اللہ! اس پر کچھ ''شاہد'' عطا فرما۔تو اللہ تعالیٰ ایک جگہ سے پانچ سو روپئے دلا دیتا ہے۔اُسکو ''شاہد''

Back to Questions

مل گیا۔ یعنی غیر معمولی بات ہوگی۔ اَب وہ جان گیا کہ فلاں کو روپے دینا ہے اور اُس حکم پر عمل کرے گا۔

☆ یاد رہے کہ ''کشف'' میں، ''عالم مثال'' (خواب) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیے ہوئے حکم واجب التعمیل ہیں۔ کیونکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں شیطان نہیں آسکتا۔

☆ اِسی طرح شیوخ طریقت میں سے اُن حضرات کا حکم جو فَنَا فِی الرَّسُوْل ہو چکے ہیں، کوئی حکم دیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہی سمجھا جائیگا۔

☆ اگر مرید مخلص ہو تو پوری توجہ سے حکم لیتا ہے۔ کیونکہ قران شریف میں ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت 69) یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے۔ یعنی دل میں یادِ خدا ہو اور ہاتھ پیر کام کاج میں مشغول ہوں۔

☆ ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی ہوشیار ہے اور ہاتھ پیر ہیں کہ اُسکے اِختیار میں نہیں۔ بات مونہہ سے نکل جاتی ہے اور ہاتھ سے کام ہو جاتا ہے اور اُسے خبر نہیں۔ سوچکر کام نہیں کرتا، کام کرنیکے بعد سمجھتا ہے۔ یہہ خدائی راستہ ہیں۔ راہ سلوک ہے یعنی دل بہ یار ہے ہاتھ بہ کار ہے۔

سوال 85: صراط المستقیم یعنی راہِ حق کونسا راستہ ہے؟ کیسے اس صراط مستقیم پر قائم رہا جاتا ہے؟

جواب: صراطِ مستقیم پر قائم رکھنا صرف خدا کا کام ہے۔ جیسے کہ ان آیات میں فرمایا گیا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ (الفاتحہ 5,6)

فَـاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيهِمْ مِنَ النَّبِيّنَ وَالصِّدِيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّـالِحِينَ وَاحسَنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا۔ (النساء69) ''اے اللہ: (اے اللہ) ہمکو سیدھا راستہ چلا (راہ مستقیم تک پہنچا)۔ اُن کا راستہ جن پر تو نے انعام و اکرام کیا (اپنی نعمتیں دی)۔ / وہ لوگ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے اپنا بڑا انعام فرمایا یعنی نبیوں، صدیقین، شہداء اور صالحین (نیک لوگ) میں سے ہیں اور وہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق (طریقہ خدا کے دوست) ہیں۔''

اس حدیث سے قرب نوافل ثابت ہیں۔

☆ حدیث قدسی:۔ وَمَا يَزَالُ عَبدِی يَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَـإِذَا اَحبَبتُهٗ كُنتُ سَمعَهُ الَّذِی يَسمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِی يُبصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِی يَبطِشُ بِهَا وَرِجلَهُ الَّتِی يَمشِی بِهَا ط (بخاری، باب التواضع)

ترجمہ: ''میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب چاہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے دوست رکھتا ہوں پھر جب اُسے دوست رکھتا ہوں تو اسکی سماعت (Hearing) ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اسکی بصارت (Seeing) ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔''

سوال 88: قربِ نوافل اور قربِ فرائض والوں میں کیا کوئی فرق ہوتا ہے جبکہ دونوں سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اَحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قرب نوافل والے لوگ نیک خواہشات رکھتے

Back to Questions

ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اُنکے حاصل ہونے کی التجاء کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں بن جاتا ہے یعنی اُنکے حاجات پورے کرتا ہے۔ چونکہ یہہ لوگ نیک خواہشات رکھتے ہیں۔ اُن لوگوں کے پاس ''حرکت میں برکت'' ہے۔

☆ مگر یہ بات بھی یادرہے کہ اِرادہ پیدا ہونے کے بعد ہی آدمی پر افعال کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر کوئی اِرادہ ہی نہیں رکھتے تو اُن پر افعال کی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

☆لہذا قُربِ فرائض والے کوئی خواہش نہیں رکھتے، نہ نفسانی نہ روحانی۔ اِسواسطے اللہ تعالیٰ کو کچھ دینا یا کام کرانا ہوتا ہے تو اُنکے ہاتھ سے کراتا ہے۔ یعنی یہہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں بن جاتے ہیں۔ بے غرض جیتے ہیں۔ بے اِرادہ چلتے پھرتے ہیں۔ اِن لوگوں کے پاس ''سکون میں راحت ہے۔''

ہاتھ میں اُنکے ہاتھ دونوں جگت میں ساتھ پھر ڈر کا ہے کا

حسرتؔ صدیقیؒ

☆ اہلِ طریقت حضرات میں سے بعض اپنے دلوں میں نیک خواہشات رکھتے ہیں اور اُن کو دربارِ غوثیہ سے حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ قادری ہیں ''مگر قُربِ نوافل'' قادری والے ہیں۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

کیا حسن و عشق کا ہے چرچہ تیری گلی میں مجنوں تیری گلی میں لیلیٰ تیری گلی میں

حسرت صدیقیؒ

☆ بعض جو اپنے دل میں کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ نہ خیر کی طلب نہ شر سے

Back to Questions

مطلب۔اُن کی نظر(کُن کَالمَیِّتِ فِی یَدِ الغَسَّالِ) یعنی ''ایسا ہو جاؤ جیسے مُردہ نہلانے والے غسال کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔'' یا اَیسے جیسے شیر خوار بچہ دودھ پلانے والی دایا (خادمہ) کے گود میں۔دایا کھلاتی پلاتی، کپڑے ناپاک ہو جائیں تو نہلاتی، دھلاتی ہے بچہ چلاّتا ہے تو کب چھوڑتی ہے۔پاک وصاف کریگی تو ماں باپ کے گود میں دے گی۔ یہہ لوگ ''قُرب فرائض'' والے قادری ہیں۔ پکّے قادری ہیں اور جانشینِ غوث اعظم ہوتے ہیں۔

﴿31﴾ فنائے افعال وصفات وذات

(EXTINCTION OF DEEDS, ATTRIBUTES & PERSON)

سوال 87 :فنائے افعال وصفات کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ یہ عمل کس طرح تزکیہ قلب کا باعث ہوتا ہے؟

جواب: فنائے افعال(Extinction of Deeds): خدا کی طرف چلنے کی پہلی منزل ''فنائے افعال'' ہے۔ یہ اسماء الٰہیہ کے ذکر کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ذاکر پر اسماء الٰہیہ کا ظہور ہوتا ہے تو مخلوق کے افعال (Deeds) نظر سے گر جاتے ہیں، یعنی فناء ہو جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے افعال نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ فنائے افعال ہے۔اب اگر کوئی کھانا کھلاتا ہے تو کہتا ہے لَا مُطعِمَ اِلّا اللّٰہ یعنی نہیں کوئی کھلانے والا مگر اللہ تعالیٰ۔اس طرح کوئی کچھ دیتا ہے تو کہتا ہے لَا مُعطِیَ الا اللّٰہ یعنی نہیں کوئی دینے والا مگر اللہ تعالیٰ۔

بندہ اور آگے ترقی کرتا ہے تو فنائے صفات کی منزل میں قدم رکھتا ہے۔

Back to Questions

فنائے صفات (Extinction of Attributes): دوسری منزل ''فنائے صفات'' کی ہے۔ ماسوا اللہ کے صفات نظر سے گر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے صفات کی تجلی ہوتی ہے۔ ہر شئے میں کمالاتِ حق کا ظہور ہوتا ہے۔ اب کوئی خوبصورت نظر آئے تو کہتا ہے'' لَا جَمِیلَ اِلَّا اللّٰہ'' یعنی نہیں کوئی حسین مگر اللہ تعالیٰ۔ گویا وہ اب اپنے افعال وصفات کو معدوم (فناء) اور اللہ تعالیٰ کے افعال اور صفات کو ظاہر (عیاں) پانے لگا۔

سوال 88: فنائے ذات سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے مراحل میں حاصل کیا جاتا ہے؟

جواب: **فنائے ذات** (Extinction of person) تیسری منزل ''فنائے ذات'' کے مراحل کی ہے۔ اپنے عدم ذاتی (Non Existence) کا احساس اور ذات حق (اللہ تعالیٰ) کو مشہود پانا (Evedent) ''فنائے ذات'' کے لوازم ہیں۔ فنائے ذات تین مرحلوں میں طے ہوتی ہے۔

ا۔ ''میں اللہ کو یاد کررہا ہوں'' یعنی ذِکر لفظی ہے۔ ذاکر، ذکر اور مذکور تینوں کا خیال ہے۔ یہ کیفیت ''نسبت زمانی'' (Periodic Related) سے متعلق ہے۔ یہ پہلا مرحلہ ہے۔ ابتداء حالت ہے۔

۲۔ ''بس اللہ اللہ'' یہ ذکر قلبی ہے۔ ذاکر نہ رہا۔ صرف ذکر اور مذکور ہے یہ کیفیت ''نسبت دہری'' (Periodic related) سے متعلق ہے۔ یہ دوسرا مرحلہ ہے درمیانی حالت ہے۔

۳۔ ''بس صرف یاد'' یہ ذکرِ روح ہے۔ ذکر لفظی بھی نہ رہا۔ یہ ''نسبت سرمدی'' (External Related) سے متعلق ہے۔ اپنے تعین کا احساس ختم۔ ایک غشی ہے۔ یہ مکمل فناء ہے۔

جب سالک اِس حد کو پہنچ جائے تو ''ولی'' کا نام اسکے لئے مُسلّم (authorised) ہو جاتا ہے۔

سوال 89: فناء کے بعد بقاء کے حصول کا کیا مطلب ہے؟ حالتِ بقاء سے کیا امتیاز حاصل ہوتا ہے؟

جواب: **بقاء** (Perpetuity): بہت کم عرصہ فناء (Extinction Period) کے بعد پھر تعین (خود) کا احساس واپس ملتا ہے۔ کھوئی ہوئی صلاحیتیں سب واپس دی جاتی ہیں۔ پہلے عبدو

Back to Questions

رب کو جدا۔ بندہ اور آقا کو الگ سمجھتا تھا۔ اب بندہ کو اسکا (اللہ کا) مظہر اور تجلی گاہ (Manifestation) جانتا ہے۔ ''یہ بقاء'' ہے، مکمل دوامِ حضور اور کمالِ حضور کے ساتھ ہے۔ مگر ہوشیار کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ملحوظ رکھنے میں محبت کا پہلو تباہ نہ ہونے پائے۔ یہ انتہائی حالت ہے۔

سوال 90 : دوامِ حضور اور کمالِ حضور کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب: **دوامِ حضور** (Perpetuity of presence): يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ (آل عمران 191) ''وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے، اور اُنکے پہلو پر یعنی لیٹے ہوئے۔'' یہ دوامِ حضور (ہر وقت یادِ الٰہی میں رہنا) ہے۔

کمالِ حضور (Epetome of Presence) : اگر خدا کی طرف رجوع کریں تو عالم (مخلوق) کا خیال تحت الشعور (Subconcious) ہوتا ہے۔ اور اگر عالم ومخلوق کی طرف توجہ کریں تو اللہ کا خیال تحت الشعور ہوتا ہے یہی ''کمالِ حضور'' ہے یہی انسانِ کامل ہے جو نقشِ قدمِ رسول ﷺ ہوتا ہے۔

یہ بات خوب سمجھنے کی ہے کہ

فنائیت کی قابلیت اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کو عطا فرمائی ہے اور خلیفۃ اللہ کے اعجاز (Distinction) بھی سرفراز فرمایا۔ فرشتوں (Angels)، جنوں (Spirits) یا کسی دوسری مخلوق کو یہ اعجاز نہیں ملا نہ ان میں فنائیت کی قابلیت ہے۔

Back to Questions

سَیر ﴿32﴾

Preambulation or Delightful Experience

سوال 91: سیر سے کیا مراد ہے؟ اور یہ کتنے قسم کی ہوتیں ہیں؟

جواب: ''سَیر'' تین (3) قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ **سَیر بللشّیخ فی الشّیخ** [Preambutation in Shaik] :۔ اِس میں شیخ کے کمالات (Excelence) سے واقفیت ہوتی ہے۔

۲۔ **سَیر للنّبی فی الشّیخ** [Preambution of Prophet[pbun] in Shaik] :۔ اس میں کمالات محمدی ﷺ کا شیخ کے توسط سے پرتو (Reflection) پڑتا ہے۔

۳۔ **سَیر للّٰہ فی الشّیخ** [Preambulation of Allah[Tsk] in Shaik] :۔ اِسمیں شیخ کے توسط سے تجلیات الٰہی (Devine-Refulgences) کا علم ہوتا ہے۔

سوال 92: فنافی الشیخ، فناء فی الرسول، اور فنافی اللہ کے کیفیات اور احوال کے مطلق تم کیا جانتے ہو؟

جواب: اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ فنافی الشیخ (Extinction in sheikh) ہو گئے ہیں۔ اُنکی جسمانی صورت (Features) بھی شیخ سے ملنے لگتی ہے۔ چلتے پھرتے ہیں تو لوگوں کو شیخ کی جھلک (Appearance) معلوم ہوتی ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فنائیت کی حالت میں حضرت ﷺ کے صفات، صُورت، شکل، آواز، چلنا پھرنا سب آجاتے ہیں۔ یہ ہے فنافی الرسول کے معنٰی۔

☆ اور آدمی اُسوقت فنافی اللہ ہو جاتا ہے جب خدا کے سوا کسی کا خیال باقی نہیں رہتا۔ یہ بے ہوشی کی حالت ہے۔ پھر اُسکے بعد تمام کھوئی ہوئی چیزیں واپس مل جاتی ہیں۔ اور نسبت الی اللہ سے غفلت نہیں ہوتی۔ یہ حالت ''بقاء'' ہے۔

Back to Questions

سوال 93 : کیا سیر فی اللہ ہر کسی کو میسر ہوتی ہے؟ برزخ کبریٰ وواسطہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور ضرورت بیان کرو؟

جواب: جب مرید کو فنا فی رسول فی شیخ سے آگے ترقی ہوتی ہے تو شیخ سے گذر (آگے) جاتا ہے اور تو سیرِ الرَّسول فی الرَّسُول نصیب ہوتی ہے اور آگے بڑھتا ہے تو سیرِ اللہ فی الرَّسول ہوتی ہے۔ یعنی نبی ﷺ کے توسط سے تجلیات الٰہی کا ظہور (Manifestation) ہوتا ہے۔ یہہ بڑے بزرگوں سے متعلق ہے جو اپنے شیوخ طریقت سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ جیسے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔

☆ اب رہ گیا سیرِ اللہ فی اللہ۔ مِنَ اللہ۔ اِلَی اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص (Exclusive) ہے۔ بعض دفعہ اچھی عینک (Glasses) کیطرح حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم شفاف (Transparent) ہوکر اللہ کو دکھا دیتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ راست (Direct) خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ !

میں یہہ عینک لگا کر جسکو چاہوں دیکھ لیتا ہوں — اگر اِس آنکھ پر عینک نہو تو پھر نور ظلمت ہے

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عینک لگا کر (بتوسط رسول ﷺ) ہم دیکھ لیتے ہیں ورنہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

نہ اُٹھا ہے نہ اُٹھے گا یہ بیچ سے پردہ

تو اَے نورِ خدا ﷺ بیشک حجاب رُوئے وَحدت ہے — (حسرت) صدیقیؒ

یعنی آپ ﷺ ہمارے اور اللہ کے درمیان ایک پردہ (برزخ کبریٰ) ہے، ہمیشہ سے ہے اور رہیگا۔

سوال 94 : اہل طریقت سالک حضرات کتنے طرح کے ہوتے ہیں؟

جواب: ایک اور بات کہ سلوک (Devine Way) میں دو (۲) طرح کے لوگ ہیں۔

Back to Questions

(۱) ایک وہ جو فنائے ذات کی منزل میں بے ہوش ہو جاتے ہیں اور نہ، ذاکر رہتا ہے نہ ذکر نہ مذکور۔ صرف یاد ہی یاد ہے۔

ایسے لوگوں میں فناء (Extinction) اور بقاء (Attainning Back Senses) دونوں کے درمیان زمانہ اور فاصلہ (Period & Distence) ہے۔ اور اُن کے سلوک کی اِنتہا (End) بیہوشی اور نیستی (فناء) پر ہے۔ یہ لوگ قربِ نوافل والے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ لوگ ہیں جو فنا ہو جاتے ہیں یعنی انکو یہہ اِحساس ہو جاتا ہے کہ نہ ذکر، نہ ذاکر، نہ مذکور ہے۔ مگر اُن کو بے ہوشی طاری نہیں ہوتی۔ اُن کے سلوک کی اِنتہا علمِ صحیح پر ہے۔ اِن بے ہوش نہ ہونے والوں میں فناء اور بقاء دونوں کے درمیان زمانہ اور فاصلہ نہیں ہوتا۔ اِن لوگوں کو فناء افعال (Extinction of Deed) یعنی اپنے افعال کی ناپائیداری (Ineffectiveness) کا علم ہو جاتا ہے۔ اور جب علم قوی ہو جاتا ہے تو اِحساس (Perception) بن جاتا ہے۔ ''اِحساس'' غیر علم نہیں۔ افعال (Deeds) کی ناپائیداری کا ''علم'' پھر ناپائیداری کا ''احساس''۔ اور یہ مرتبہ ''اِحسان'' (gratitude) ہے۔ بندہ کو اپنی ناپائیداری کا احساس ہی اُسکو اللہ تعالیٰ کے وجود کا اِحساس پیدا کرتا ہے۔ اِسطرح سے ہر وقتِ استحضارِ حق (Omnipresence of Allah) ہونا ہی ''مرتبۂ اِحسان'' ہے۔

احسان کی تعریف کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد عالی ہے کہ عمل ایسا کرو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو یا پھر یہ کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔ (دونوں صورتوں میں بندہ کو اِستحضارِ حق رہتا ہے۔) اور یہ ''احسان'' ہے۔ مگر ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ یہ لوگ قرب فرائض والے ہیں۔

﴿33﴾ تمثیل مُحبت

The Parable for love

سوال 95 : محبت کیلیے مجاز کو حقیقت کی تمثیل کے طور پر بیان کرو؟ کہ اس میں کس طرح تفرید سے توحید کی طرف اشارہ نکلتا ہے؟

جواب: محبت کی اس تمثیل پر غور کرو اس میں تمہارے لئے اشارہ ہے کہ مجاز (Metaphor) سے حقیقت (Fact) کی طرف راہ نکال لینا تمہارا کام ہے۔

☆ یہ شادی (Marriage) کیا ہے؟ لڑکی جوان ہوتی ہے۔ آنکھوں سے مستی ٹپکتی ہے۔ ماں باپ کو فکر دامن گیر ہوتی ہے کہ کب اِسکو دولھا ملے گا۔

شادی کرانے والیاں نکلتی ہیں اور دُولھے کا پتہ لگاتی ہیں۔ غرضکہ ماں باپ دولھے کا انتخاب (Select) کرتے ہیں۔ وہ ہوشیار ہوتے ہیں اور تجربہ کار ہوتے ہیں۔ شادی ہو جاتی ہے۔

بیوی اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ دیتی ہے۔ اپنی سہلیوں (Friends) کو بھول جاتی ہے۔ اور اپنے دوسرے خواہشات کو چھوڑ دیتی ہے۔ سب تو سب اپنی عزت وآبرو (Herself and her honour) کو بھی شوہر (Husbend) کے نذر (Sacrify) کر دیتی ہے۔ اَب اُس کا خیال ایک نقطہ پر قائم ہو جاتا ہے۔ اَب تو وہ ہے اور اُس کا شوہر ہے۔ یعنی کثرت (Multipilicity) وحدت (Oneness) سے بدل جاتی ہے۔ اب بیوی شرکت (دوئی) کو پسند نہیں کرتی۔ اور تو اور کبھی ہمارے شوہر کہنا یا شوہر کا نام بھی لینا گوارہ نہیں

Back to Questions

کرتی۔ یہہ ہے تفرید (Uniteness)، اِس کا نام ہے توحید (Unifecation) ہے۔

میں لِپٹ رہونگی سینے سے — تیرے گلے کا ہار بھلا
غیر سے مجھکو کام نہیں — میں اور میرا یار بھلا

اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ (حسرت صدیقیؒ)

تیرے بچے سو میرے بچے میں تیری ہوں — تُو میرا ہے تُو اور نہیں میں اور نہیں
میں جو تیرا ہوں تو ہر چیز ہے میری تیری — پھر یہہ کیا بحث لگا رکھی ہے میرا تیرا

(حسرت صدیقیؒ)

سوال 96: تمثیلِ محبت میں کس طرح کثرت سے وحدت کی طرف راہ معلوم ہوتی ہے؟

جواب: دیکھو! کثرت (Multiplicity) وحدت (One ness) کا رنگ لیتی ہے۔ بیوی عزّت دیتی ہے تو میاں کی عزّت بن جاتی ہے۔ جب بیوی میاں کی ہو جاتی ہے تو میاں بھی اُس کا ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی بیوی کی طرف بدنگاہ (Evil Eye) سے دیکھ نہیں سکتا۔ بیوی کا دشمن میاں کا دشمن۔ بیوی کی آبرو (Honour) کے سامنے میاں کی جان۔ بیوی کا ساتھ میاں کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

ساس نندیا بگڑی تو بگڑی — بگڑے نہ میرا یار
مجھکو نہیں ماں باپ کی حاجت — مُجھکو بَس میرا غم خوار

(حسرت صدیقیؒ)

سوال 97: تمثیلِ محبت میں کس طرح ایثارِ جان و مال عزت و آبرو ہی عبدیت کے لوازم تصور ہوتے ہیں؟

جواب: ذرا غور کرو! اپنی عزت کا دینا نہ ماں کر سکتی ہے نہ بہن کر سکتی ہے نہ بیٹی۔ اَب

Back to Questions

گھر کس کا ہے؟ بیوی سمجھتی ہے کہ گھر میرا ہے اور حق سمجھتی ہے۔ تمام کاموں کی تمام چیزوں کی ذمہ داری اُسی (بیوی) کے سر (ذِمّہ) آجاتی ہے۔

یہ ہے عبدیت (Servitude)۔ اولاد کی پرورش اُنکی تعلیم و تربیت کا انتظام موٹر کے پیڑول کا انتظام، نوکروں کو رکھنا۔ اُن سے کام لینا۔ یہہ سب بیوی کا فرض (Obligation) ہے۔ وقت پر کھانا پکوانا، کھانا کھلانا۔ دن بھر دھندے (کام) میں پھنسی رہتی ہے۔ جو کام شوہر نہیں کرسکتا اُن سب کو پورا کرنا بھی بیوی کے فرائض میں ہے۔ گویا بیوی کو شوہر کا ''دوامِ حضور'' حاصل ہے۔

سوال 98 :اِس تمثیل میں ہر ایک کے حقوق کی ادائی کے ساتھ کس طرح فناء و بقاء کے منازل طے کرنے اور کمال عبدیت تک پہنچنے کا سبق ملتا ہے؟

جواب: جب شام ہوتی ہے اور بیوی کام دھندے سے فراغت (Leasure) پاتی ہے۔ نوکر چاکر سب ہٹ جاتے ہیں۔ اپنی جگہ سو جاتے ہیں، تو میاں کی طرف مونہہ کرکے پلنگ (Bed) پر آکر لیٹ جاتی ہے۔ میاں سے ہستی بولتی ہے۔ میاں بات کرتے کرتے غیب (گُھو) ہوجاتے ہیں بیوی پوچھتی ہے اَجی آپ کہاں تھے۔ بولتے بولتے چُپ کیوں ہوگئے۔ میاں ہنس کر جواب دیتے ہیں۔ میں تو یہیں تھا یعنی میاں اور بیوی ایک خیال ہوگئے۔ واہ رے عبدیت کہ تو کسی نقطہ کمال (Peak Heights) تک پہونچ گئی ہے۔ جو کچھ کہنا تھا سو کہہ دیا گیا۔ اب آپ کا کام ہے۔ مجاز (Melophoric) سے حقیقت (Fact/real) کی طرف تمثیل (Parable) لینا عقلمندوں کو اشارہ کافی ہے۔ ''اللہ بس باقی ہوس۔'' (Except Allah The Remaining are false)

Back to Questions

﴿34﴾ عَبۡدُ اللہ

(Servant of Allah)

سوال 99 : رجوع الی اللہ کتنے طور سے کیا جا سکتا ہے؟

جواب: رجوعِ اِلی اللہ (Submission to Allah) بندوں کو مختلف طور پر ہوتا ہے۔ کوئی ہر شئے کو اپنے حصول کمال (Achievment of Excellance) میں خدائے تعالیٰ کا محتاج پاتا ہے۔ اور اُس کی رُبوبیت (Sustainer hood) کی شان جلوہ گر ہوتی ہے۔

کوئی مخلوق کو سراپا احتیاج (Total Indigence) سمجھتا ہے اور قیومیت (Independent Existance)، اُس کے رُوبہ تجلی ہوتی ہے۔

کسی کی ہر ایک کے مَرنے اور فنا ہونے پر نظر پڑتی ہے۔ اور اِسم اَلْقَھَّار یا اَلْمُمِیْتُ نمایاں ہوتا ہے۔

کوئی دنیا کی ہر شئے (چیز) کو نیست (Non-Existance) سے ہست (Existance) ہوتا ہوا دیکھتا ہے اور ''اِسۡمُ الۡبَدِیۡعُ'' کی اُس پر تجلی ہوتی ہے۔

غرض کہ کسی پر دو کسی پر چار کسی پر دس کسی پر بیس صِفات (Attributes) کا اِنکشاف (Revelation) ہوتا ہے۔ اور وہ ان تجلیات کا مظہر ہوتے ہیں۔

سوال 100 : ایک عارف کب ''عبداللہ'' کہلاتا ہے؟

جواب: عارف کو خدا تعالیٰ کے صفات (Attribute) کا علم ہوتا ہے تو اپنے صِفات کو کالعدم (Suppress) پاتا ہے۔ بلکہ اپنے صفات کے اثبات (Affirmation) کو شرک فی الصفات (Poly-theism of Attribute) اور دُور از توحید (Far from Monotheism) سمجھتا ہے۔ جس

Back to Questions

اُمر (کام) میں جس قدر کسی کو اپنے فقر (Indigence) یا عاجزی کا علم ہوگا، اسی قدر خدائے تعالیٰ کی غناء (Riches) کا انکشاف ہوگا اور یہ علم اس کو خدائے تعالیٰ سے ایک نسبت اور ربط (Connection) پیدا کردے گا۔ اور وہ عبداللہ کہلائے گا۔

شخصی خطرات، ذاتی تجربہ و مشاہدہ، صحبت اہلِ نسبت، دوام حضوری، قوتِ توجہ سے اُس نسبت کو قوت (Strength) ہوتی ہے۔

سوال 101: عارفین کے مختلف اقسام پائے جانے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جس اِسم الٰہی (Epithet) سے کسی کو نسبت ہوگی اُس اسم کی تجلی اُس پر ہوگی اور اِس سے اس تجلی کا اثر ظاہر ہوگا۔ اور وہ شخص اُس اسم کا بندہ کہلائے گا۔

☆ مثلاً (For Exp.) کسی شخص کی نظر خدائے تعالیٰ کی شان ہائے رحمت پر پڑتی ہے اور رات دن اُسی خیال میں مُستغرق (ڈوبا ہوا) رہتا ہے تو یقیناً اُس شخص پر خدائے تعالیٰ کا رحم بھی ہوگا۔ اور وہ بھی خدائے تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرے گا۔ ایسا شخص عبدالرحمٰن، عبدالرحیم سے موسوم ہوگا۔

☆ یا کسی کو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے نسبت و رَبط (Connection) ہوگا تو وہ عبدالقادر یا عبدالمقتدر ہوگا۔ اس طرح عارفین مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔

سوال 102: حقیقت میں کون ''عبداللہ'' کہلانے کا مستحق ہے؟

جواب: مگر کامل (Perfect) بندہ تو وہی ہوگا جس کو خدائے تعالیٰ کی ذات مُستجمع جمیع کمالات (اللہ تعالیٰ جو جملہ صفات کمالیہ کا مرکز یا منشا ہے) سے وَابستگی ہوگی۔ اور یہی شخص ''عبداللہ'' کہلانے کا مُستحق ہوگا۔ وہ اپنی عدمیت محض (Absolute Non Existance) پر رہیگا۔ نہ کسی شئے کو اپنی مِلک (Property) جانے گا نہ کسی قوت سے خود کو موصوف

Back to Questions

(Possessor) سمجھے گا۔ وہ خود کو بالکل عاجز پائے گا۔ اور خدائے تعالیٰ اُس سے عظیم الشان آثارِ قدرت (Suprime Traces of omnipulance) وخوارِق عادت (معجزہ وکرامات) نمایاں فرمائے گا۔ بالجملہ عبداللہ (Servent of Allah) وہ ہے جو اپنا کچھ نہ سمجھے اور خدائے تعالیٰ ساری دنیا کو اُس کا کردے گا۔ ''عبداللہ'' کے ان خصوصیات کو دیکھیں تو یہ ساری کی ساری ہمارے نبی کریم حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی پائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جو بندگی کے اِقتضاء (Requirement) کی پوری تکمیل فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ''عبداللہ'' کہلانے کے مُستحق ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کیا اور پیروی کی وہ ''محمدی'' ہوگیا اور اللہ کا پسندیدہ ومقبول ہوگیا۔ ایسا شخص انسان کامل ہے۔ وارث رسول ﷺ ہے۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو حُضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے اور ان کے اسوۂ حسنہ (Idial Ethies) پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی خوشی اور رضامندی حاصل کرتے رہیں جس کی مثال خود سیرت نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

خادم و فقیر

الحاج سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری

فرزند وجانشین ڈاکٹر حضرت خواجہ ابوالخیر میر مومن علی شاہ قادریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِهْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ 5,6)۔

"اے اللہ: (اے اللہ) ہمکو سیدھا راستہ چلا (راہ مستقیم تک پہنچا)۔

اُن کا راستہ جن پر تو نے انعام واکرام کیا (اپنی نعمتیں دی)۔

فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ

النَّبِيّنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ

وَاحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِيْقًا۔(النساء69)

وہ لوگ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ نے اپنا بڑا انعام فرمایا یعنی نبیوں، صدیقین، شہداء اور صالحین (نیک لوگ) میں سے ہیں اور وہ لوگ کیا ہی اچھے رفیق (طریقہ خدا کے دوست) ہیں"

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتے ہیں اُنکو اللہ تعالیٰ راستہ دیکھا دیتا ہے

صدق اللہ العظیم

الحمدللہ اس ابتدائی نصاب دینیات (اخلاقیات) برائے طلباء و طالبات کیلئے حسب ذیل کتب شائع کئے گئے۔

۱۔ توحید و رسالت حصہ اول تا چہارم
۲۔ دینیات حصہ اول تا چہارم
۳۔ اخلاقیات حصہ اول تا چہارم
۴۔ ارکان دین حصہ اول تا چہارم
۵- آسان علمِ تجوید قرآن
۶- صراطِ مستقیم یعنی راہِ سلوک

ٹیلی ایجوکیشن کے مدِ نظر تفسیر قرآن مجید کے آڈیو سی ڈیز اور کیسٹ بھی تیار کئے گئے

جو کتب زیر طباعت ہیں ان میں قابلِ ذکر

۱) غزوات نبوی ﷺ ۲) مراءتِ معراج المبارک
۳) طریقہ و مسائلِ حج و عمرہ ۴) فضائلِ رمضان المبارک
۵) ''کشکول قادریہ'' (حقائق و معارف پر مبنی)

باب اول : الاحسان و تصوف باب دوم : توحید و معارف

۶) نقشِ قدمِ رسول ﷺ (ائمہ و مجتہدین اور فنِ حدیث کے متعلق) ہیں۔

Ph. 23568160
http://lateefacademy.page.tl E Mail: lateefacademy@gmail.com

Lam'a_n Computer Graphics, Hyd. Cell : 9440877806